

فَالسَّوَاءُ لِلَّهِ الرَّحِيمِ تَحَنُّنًا إِلَىٰ مَنَاسِكَةٍ

Checked  
1987

درینو لایق فضل خالق عالم

۱۹۹۳

RARE  
END TO BE

CHECKED

نخل مکتم



ما لیت ذاکر عالی مقام شیخه لایق البیت کرام مقبول الکلام

حاج البیت الحرم و طائف المشعر و المقام مبارک

جعفر علی نقیج احادیث و احادیث السلام

مب فرمایش مؤمنین

CHECKED 1995

در مطبعه مطبوعه واقع سنخ جدید و تمام از فخر علی المطبعه مطبوعه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسے قلم کھینچ کر بسم اللہ  
استغاثت ضرور ہے اول  
کر قسم حمد حامد محمود  
وصفت اوسکا رحیم و رحمان ہے  
جو یزد و جنتی پاک حق کے پیارے ہیں  
خیر کو نخل ہیں نہ تر ہا ہیں شاخ گل پذیر  
حبیب کے واسطے جنت کا درکشادہ ہے  
سودت آں عبا کی بھونہر و زیب ہے  
آئینہ روز شادی آں عبا پیش اورین  
شاد و مس بزم خواہی مسیحا کی چہ جہاں  
بہ بزم ماتم خیر ہے سلسلہ  
ارباب سے آئے ہیں ان بزم میں ملک

ہے سرحدِ حد بسم اللہ  
 و بہ نیتین کہ کچل  
 جسے معدوم کو کیا موجود  
 حق از ہم غیب پہ او کا احسان ہے  
 یہ ایک نور سے خلق پانچ تار ہے  
 حسن حسینؑ طرب ہیں محب ہیں برگِ شجر  
 جو چمن گل سے پھرا وہ ترا مزاد ہے  
 جو ہنسکے تختی اونکو یہ مناسب ہے  
 اور اوکے روزِ صحبت میں ناراد ہیں  
 سہا ہنر آئینہ سے دیکھ کر بختان کا  
 انہیں کے ذرا قدر و نعتِ علو  
 رہے شکر و ثناء و حشر تک گریان

عرب پہلے نخل ماتم کا بیان نفیست ختمن پاک اور شیعہ کی اور  
کات حجاج کہ ایک سید کا قتل چاہتا تھا سید نے اثبات حق کر کے قتل

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

سے نجات پائی یہ پھر بیان کر کے ذکر قتل حسینؑ و خوب رویا بشور شہین  
شہین و تب لعین او کے خون سے باز آیا و بیجا تھا ولیک شہدایا  
آغا و شروع مجلس ہے مجاہد حیدر کرار تغزبہ دارانِ عسرت اطہار  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خوشا حال او کا جنگی سینے محبت ملیت  
سے لبریز ہیں اور آنکھیں بزمِ عواے حسین میں گہر ریز ہیں فضائل  
عسرت اطہار شکر شاد ہوتے ہیں اور مصیبتِ فرزند صاحبِ لولہ کے  
دھیان میں لا کر بانالہ و فریاد روتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ  
وسلم لہذا من یوم فرمایا ہے انا الشجرۃ و فاطمۃ قرعہا و علیہ القاحل  
یعنی میں ایک درخت ہوں سرسبز اور فاطمہ زہراؑ اوسکی شاخ ترو تازہ  
اور علی مرتضیٰؑ اوسکا پھول ہے شکفتہ و شاداب و الحسن و الحسین  
ثمرتھا اور میرے نواسے حسنؑ اور حسینؑ اوس نخل کے رطب ہیں شیعتہ  
اہل البیتؑ و اولیائہا اور شیعہ و موالی ہم اہلبیت کے اوس درخت کہتے ہیں  
و قال علی مرتضیٰؑ ہما جو کوئی اوس درخت کو سایہ میں پناہ لایا آتش آفتاب  
محشر سے اللہ نے اوسکو بچایا لطمہ

مٹھارے نامہ اعمال دھوئے آئی ہیں  
تواو سکر حق میں عاقرتی ہو وہ کھیا ری  
مٹھاری چشم تر ہو نہ اشک جاوے  
عوا کے بزم میں روئے نہ چھپاؤ  
مٹھارے ہاٹے کرتے رہو دھابھیر  
ستم ہے رووین نہ ہم شاہ محترم کرلیے

محبوبہ فاطمہ مجلس میں روتی آتی ہیں  
 جو کہ ان کی کمراسہ، تعمیر کے لیے نزاری  
 غائب ہے۔ فاطمہ سرگرم آمد نزاری  
 پیشمنشی ہے کہ تعمیر کو سنبھالو شتم  
 سپردہ خنجر برآں کے کر گلا شہید  
 سر حسینؑ کا بخشش امم کے لئے

[illegible]

حکایت حاج لڑا وہ مل سیدی ارادہ بود  
 حُجَّی مِنَ الشَّعْبِ الْحَافِظِ الْكَابِلِ لِلَّهِ تَعَالَى قَالَ دَعَانِي الْحَاجُّ ابْنُ  
 يُوسُفَ فِي يَوْمٍ عَيْنِكَ لَا تَضَعُ حُكَايَتِ كِي هِيَ حَافِظُ شُعْبِي سَيِّدِي  
 اپنے وقت کا عالم حافظ قرآن تھا کہا اوسنے کہ حاج ابن یوسف جو  
 نائب خلیفہ بنی اُسَیہ تھا اوسنے مجھے عید قربان کے دن طلب کیا فقال  
 اَيُّهَا الشَّيْخُ اَيُّ يَوْمٍ هَذَا فَقُلْتُ هَذَا يَوْمُ الْاَضْحَى مَجْبُورٌ بِحُجَّاجِ اَيُّ شَيْخٍ كُنَا  
 روز ہے میں نے کہا آج عید قربان ہے حاجی اشعرین مشغول طاعات و عبادات  
 ہیں قَالَ فِيمَا يَتَقَرَّبُ النَّاسُ فِيهِ وَفِي مِثْلِهِ مَجْبُورٌ بِحُجَّاجِ لَمَّا كَمْ  
 آج کے دن کیا اعمال و افعال بجالانے مناسب ہیں اور مثل اس روز کے  
 جو عید بن ہیں کیا چاہیے کہ نَافَقْتُ بِالْاُضْحِيَّةِ وَالصَّدَقَةِ وَافْعَالِ الْبَرِّ  
 وَالتَّقْوَى میں نے جواب دیا آج کے دن قربانی سنت موکدہ ہو شتر ہو یا گاؤ یا  
 گو سپند اور سلمان محتاجوں کو صدقہ دینا نیک کام تقویٰ و برہنہ گاری بجالانا  
 فَقَالَ اَعْلَمُ اَنْ قَدْ عَزَمْتُ اَنْ اُضْحِيَ الْيَوْمَ بِرَجُلٍ حَسَنِيٍّ  
 اوس وقت ظالم ناپاک نے کہا کہ آگاہ ہوا اے شیخ میں نے ارادہ کیا ہو کہ امی عیدین  
 ایک مرد سید حسینی کو قربانی کروں حسین عید عاشوری کو قتل ہوا ہے سنت جانتا ہوں  
 آج کے دن ایک سید حسینی کو قح کروں تا ثواب عظیم ہو قَالَ الشَّعْبُ قَبِيْلًا هُوَ  
 يَحْتَاطِبُنِي اِذْ سَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتٌ سَلْسِلَةٍ وَحَدَّثَ حَافِظُ شُعْبِي كَتَا  
 کہ وہ ظالم مجھے مخاطب تھا یہ باتیں کر رہا تھا ناگاہ جھڑپ میری پٹھن تھی  
 اودھر سے آواز زنجیر کی آئی ایسا معلوم ہوا کہ کوئی لوہے کا طوق وزیر میرے  
 جلا آتا ہر غشائت اَنْ التَّوْفِ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَيَنْتَبِہُ میں نے ظالم کے قوت سے بھر کر  
 ندیکھا ڈرا کہ یہ میری طرف مخاطب ہے میں اگر اور طرف متوجہ ہوں تو یہ غشبت

حاجی بنی شریف  
 لکھا کہ اگر کوئی شیخ  
 شریف بنی شریف  
 آغاز تو یہ کہ عید قربان  
 عالم ہے حاجی  
 احسان بنین اگر کوئی  
 آئے تو تیار مصطفیٰ بن  
 آئے تھے کہ حاجی  
 گری ہی کے دن میں  
 کے کہ بلاتین  
 حاجی  
 حاجی بنی شریف  
 جابر بنی شریف  
 سلت بن بن بن بن  
 افلاک بن بن بن بن  
 بن بن بن بن بن بن





تو کیا سمجھتا ہے کہ حق و حسین کو کہ وہ رسول مقبول کے فرزند و لبندہ کلیجے کے ہوئے  
 ہیں امام ہیں سردار جو انان جنت شافع است میں قال و کان مستحکماً علی  
 مستنداً فانه شریکاً و قد استغضب منی کتا ہے کہ حجاج کی  
 کان کے سمندر پر بیٹھا تھا یہ کہہ سکتی ہی بقرار ہو گیا سیدھا ہو کر بیٹھا مار غصے  
 کیے کہ یہ جو ہو رہا ہے کیا فیہ الکی چہرہ آگ کے مانند لال ہو گیا و انتفخ سے اودا جا  
 حجة قطعت ازاد برودتہ قد عابرد و غیرہا فلیسہا یعنی ایسا غضبناک  
 ہوا کہ گردن کی رگین پھول آئین ایک الخالق کر ان قیمت گلے میں پہن رہا  
 است اسکی ساری گھڑیاں ٹوٹ گئیں اوسے اوتار کے اور نگاہ کر رہا  
 انما الشیء یأونک ان اکتبت بدلیل من القرآن یدل علی ان الذی  
 اولست بد و الامام رسول اللہ دخلا فی ظہرہ و خر جاً من صدرہ  
 یکتب لک فی هذا الخبر انہ قتل فی بعد از ان دشمن سادات نے کہا  
 سید ہے کہ اگر تو قرآن سے دلیل نہ لایا کہ حسینؑ فرزند نبی کی اور پشت میں  
 داخل ہوئے صلیب کے نکلے تو لا بد تجھے میں قتل کرونگا بلکہ اس جوہر کی  
 مکافات میں بڑی طرح سے مارونگا و ان اکتبت بدلیل یدل علی ان الذی  
 اعطیت هذه البردة و خلیت اور اگر دلیل حکم آیات حکمت کلام اللہ سے  
 تو لایا کہ حسینؑ فرزند نبی ہیں تو یہ الخالق تجھے خلعت دوں گا اور قی قتل سے  
 ازاد کروں گا قال الشیء و کنت حافظ کتاب اللہ کل وانا کفوف و عدا  
 و و عید و ناسی و ملسو و خفم لخط بقلیہ آیت تدل علی ان الذی  
 شہمی کتا ہے کہ میں حافظ قرآن تھا بلکہ حافظ تفسیر آیات و عہد و عہد نامہ و نسخ  
 کما نبی امیر تھا و اسم میں نے جو خیال کیا کوئی آیت دھیان میں نہ آئی

## بیان قتل حسینی

کہ دلیل ہو کہ دعویٰ سید کی فحوت و قلت فی نفسہ یعنی واللہ علیہ  
 ذہابُ هذا الرجل العالیٰ میں میں غمیں ہو گیا اپنے ولین کہا وہ  
 بڑا ستم ہوا ایسے سدا علی فاطمی شجاع جلیل القدر کا راجا جابر بن یزید  
 فابتدأ الرجل یقرئ آیاتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم شعری کہتا رہتا تو  
 اس سوچتا تھا اور اس سعید ہار نے بسم اللہ کہا جانتا تھا کہ یہ بڑا غارت  
 فقط علیہ الحجاجہ قرات وقال لعلاء یرید محبۃ علی بن ابی طالب  
 ناگاہ جراح نے اس کے کلام کو قطع کر کے کہا شاید تو چاہتا ہو کہ دلیل لاوے آئے  
 سبیلہ وہ یہ ہر وہ قولہ تعالیٰ قل تعالیٰ انتم ابناءنا واولیائناکم وبنائنا  
 وبنائناکم واولیائناکم واولیائناکم یعنی جناب رسالتؐ فرزندوں کی جگہ  
 حسنین کو لائے اور بی بیوں کی جگہ جناب فاطمہ زہراؑ کو اور جان و سر کی جگہ  
 علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو وقال العالیٰ فی واللہ محبۃ صوبہ  
 معتمد نہیں سید نے کہا اسے جراح کو اپنی زبان سے اس کا قائل ہوا اور اسے  
 سبیلہ دلیل محکم و مضبوط کر کے اسے دے رہے حسنین کو رسولؐ کی بیٹی کہا اور  
 بی بیوں کی جگہ اولاد کو لائے وَلَکِنَّ اٰیٰتَکَ بَیِّنَاتٌ لِّکُنْ مِنْ حَظِّ  
 دوسری بھی دلیل میرے پاس ہے بھراؤ نے اتھارے قرأت کی اور کہا  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَوَهَبْنَا لَـۤاٰسَمٰکَ وَیَقُوْبَ وَاٰیۡتَ کَلا  
 هٰدِیۡنَا وَنُوْحًا هٰدِیۡنَا مِمۡ قَبْلُ وَذُرِّیَّتَکَ دَاوُدَ وَسُلَیۡمٰنَ وَاٰیۡتَ  
 وَمُوسٰی وَهَارُوْنَ وَکَذٰلِکَ نَجۡمِی الْحُسَیۡنِ وَذُکْرِیَا وَیَحٰی وَسَکَتَ  
 یعنی فوج کی ذریت بن سے ہی داؤد و سلیمان و ایوب و موسیٰ و ہارون و ذریت  
 و یحییٰ آگے جب رک گیا آیت نامہ چھوڑ دی فقال الحجاجہ قلہ لادلت





عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُكَ وَبِذَا مَعُ زَيْنَبُهَا وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّهَا آهُ جَوْثِ الْأَشْجَامِ  
 دکنہ کی آہ استہ ہو کر صفت آرا ہوئے حضرت کے لشکر میں اکائشی سوار و پیادہ کچھ تو  
 یاور و دستدار تھے کچھ خواہش و فرزند و بہروران و غنچہ دار تھے کچھ غلامان حق شناس  
 تھے سبہ بھوکہ پر پائے شہید ہوئے حسینؑ غلام یکہ و تنہا باقی رہے عیال و طفل  
 خیمہ میں فریاد و زاری کرتے تھے ذنیب و ام کلثوم نے خاک بر سر کر کے واہ مجاہد  
 و اعلیاء کا شور بلند کیا تھا عجب طرح کا ماتم تھا اور حسینؑ پر یہ عالم تھا کہ بیکسی  
 کہ کیستغیث ولا یغاث کیستغیر ولا یتغیر فریاد و استغاثہ کرتا تھا کوئی فریادیں نظر  
 نہ آتا تھا یطلب جرحۃ من الماء لیطفر بہا حر الطمأ ہر کسی سے  
 ایک گھونٹ پانی کا مانگتا تھا کوئی رحم نہ کھاتا تھا پیاس کی حرارت نہ بھگتا  
 اور سب کلمہ گو اور حافظ قرآن اور مسلمان تھے فرزند پیغمبر تلواریں  
 لگاتے تھے پانی نہ پلاتے تھے نیزے پر نیزے لگاتے تھے علامہ رسول خداؐ  
 خون میں ڈبوئے تھے فلینما ہو واقف کیستغیث الی اللہ اذ جاءکم  
 انسان قطعۃ یساکینا سے حلاج و حالیکہ حسینؑ کھڑے میدان میں انہو خانی  
 سے نجات و استغاثہ کر رہا تھا مشغول دعا و بکا تھا آہ سنان ابن انس  
 لعین نے برابر اگر ایسا ایک نیزہ سینہ مبارک پر مارا کہ نوک نیزہ پشت مبارک  
 باہر نکل آئی حسینؑ مظلوم نے فرمایا بسم اللہ و یا اللہ و علیٰ ملکہ رسول اللہ  
 او سوقت فاطمہؑ کی روح بقیعہ قملگاہ میں حاضر تھی نظم

آئی خیمہ جنگ با جبر  
 آئی خیمہ جنگ با جبر  
 رباب  
 دل چوڑا حسینؑ جنتا تیر  
 جوں گاہین تیرین تیر  
 حسینؑ کسب کر کے کج  
 آتش شہر و دیو و غلام تیر  
 رباب  
 سونج سے جبر کج سوار  
 جسک لافانک باغی  
 یو پنجابی سے طرز ارشاد  
 قریب آواز بخاری آئی  
 رضوین  
 صغیر اگر حسینؑ تیر  
 اعضا شکنی کج جی  
 بین

اس طرح کرتی تھی زہر آشوب و شہین	نیزہ مارا تھکوا ہوا سے حسینؑ
سینے سے دریائے خون بہنے لگا	یہ ستم امت کے تو سننے لگا
بین نے اس دن کے لڑے بالا تھا	جوسنان ابن انس نیزہ لگا



و اے میرے گود کے پالی حسین  
مین نے اس است کی کیا تفصیر کی  
نیزہ یہ کاری لگا سلوم کو  
یا رسول اللہ کیا بیداد ہے  
گٹتی ہے میری کمائی یا رسول  
قتل ہوتا ہے میرا جا یا حسین  
بھوٹ نکلی پیٹھ کے باہر آئی

تجھ پہ اب چلنے لگی جہالی حسین  
جان جاتی ہے میرے شہر کی  
غش لگا آنے میرے معصوم کو  
ظلم است نے کیا فریاد ہے  
کو کہہ جلتی ہے دو ہائی یا رسول  
نیزہ کھا کر گل سا کھلا یا حسین  
جان پر جانی کے میرے آنی

وَرَدًا كَاخْرَجُوا مِنْهُمْ كَقَوْمٍ قَدْ قُتِلُوا  
سنبھلنے نہا است کہ سامنے آ کر خولی اصبحی نے ایک تیرا را وہ تیر حضرت سے  
گلے پر آ کاری لگا خون گلے سے جاری ہو کر غش طاری ہوا آنکھیں  
سے بند ہو گئیں سر مبارک خم ہو گیا وَ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِ جَوَادٍ إِلَى الْأَرْضِ  
یجود صدمہ چھ ناگاہ نہ محال ہو کر حسین مظلوم پشت ذوالجناح  
سے زمین پر گر خاک پر اپنے دست و پا مارنے لگا ہو میں ڈوبا ہوا شہر نیم  
زمین پر تڑپنے لگا قَتْلَ الشَّهِيدِ لَعَنَهُ اللَّهُ تَعَالَى اُس شہر لعین آہو بخیا  
امام کو تڑپنا یا زانوے نایاک سے سینہ مٹھ کر دیا یا خیر نکال کر دن سے ملا نظم

رسول اور سے نے اس وقت آنکھ کو کھولا  
تو کون شخص ہے کیا قصد ہی تھا شہید  
پسینہ زخمی ہو دکھتا ہے نیزہ کھیا ہے  
کہا لعین نے کہ میں شہر ہوں تیرا دشمن  
کہا امام نے میں کون ہوں تجھ سے خیر

لعین کو دیکھ کے سینہ پہ اس طرح بولا  
یہ کیا شہید ہو زانوے میرا سینہ نہ دبا  
ابو دھر سر کہ مجھے زانو سے کیوں دیا  
یہ قصد ہو کہ کروں تیغ سے جدا گردن  
کہا حسین ہی تو ابن بنت پیغمبر

و رطب پہلا حسین اور کھانا  
نیزہ یہ کاری لگا سلوم کو  
یا رسول اللہ کیا بیداد ہے  
گٹتی ہے میری کمائی یا رسول  
قتل ہوتا ہے میرا جا یا حسین  
بھوٹ نکلی پیٹھ کے باہر آئی  
تجھ پہ اب چلنے لگی جہالی حسین  
جان جاتی ہے میرے شہر کی  
غش لگا آنے میرے معصوم کو  
ظلم است نے کیا فریاد ہے  
کو کہہ جلتی ہے دو ہائی یا رسول  
نیزہ کھا کر گل سا کھلا یا حسین  
جان پر جانی کے میرے آنی  
وَرَدًا كَاخْرَجُوا مِنْهُمْ كَقَوْمٍ قَدْ قُتِلُوا  
سنبھلنے نہا است کہ سامنے آ کر خولی اصبحی نے ایک تیرا را وہ تیر حضرت سے  
گلے پر آ کاری لگا خون گلے سے جاری ہو کر غش طاری ہوا آنکھیں  
سے بند ہو گئیں سر مبارک خم ہو گیا وَ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِ جَوَادٍ إِلَى الْأَرْضِ  
یجود صدمہ چھ ناگاہ نہ محال ہو کر حسین مظلوم پشت ذوالجناح  
سے زمین پر گر خاک پر اپنے دست و پا مارنے لگا ہو میں ڈوبا ہوا شہر نیم  
زمین پر تڑپنے لگا قَتْلَ الشَّهِيدِ لَعَنَهُ اللَّهُ تَعَالَى اُس شہر لعین آہو بخیا  
امام کو تڑپنا یا زانوے نایاک سے سینہ مٹھ کر دیا یا خیر نکال کر دن سے ملا نظم  
رسول اور سے نے اس وقت آنکھ کو کھولا  
تو کون شخص ہے کیا قصد ہی تھا شہید  
پسینہ زخمی ہو دکھتا ہے نیزہ کھیا ہے  
کہا لعین نے کہ میں شہر ہوں تیرا دشمن  
کہا امام نے میں کون ہوں تجھ سے خیر  
لعین کو دیکھ کے سینہ پہ اس طرح بولا  
یہ کیا شہید ہو زانوے میرا سینہ نہ دبا  
ابو دھر سر کہ مجھے زانو سے کیوں دیا  
یہ قصد ہو کہ کروں تیغ سے جدا گردن  
کہا حسین ہی تو ابن بنت پیغمبر













ویدہ دل واکرود کچھ سوے بزم عزا  
مصطفیٰ کی چشم تر و مرقی بہوش ہیں  
کیا تھیں خیر النساء کا لاڈلایا رہیں  
وہو پمین عریان طہری تھی لاشہ فیروز  
یا محمد یا علی یا فاطمہ فریاد ہے  
یہ صدا زینب کی گرا آتی تھا کلاں  
ردنق بزم عزا ہے نالہ و فریاد آہ  
ہو اگر الفت میں کامل شاہ کا ماتم کرو

موسر نشان رورہین ہیں حضرت خیرا  
کیون مجبان حسین ابن علی خاموش ہیں  
یا ستم گاروں نے اسکو تشنہ مارا  
کہتی تھی رورہو زینب و حسنا و حسین  
آپکی عزت بہ جو ر و ظلم اور بیداد ہے  
کیا کر تے اشکباری قتل کے میدان  
اے مجبور گیا ہے مومنوں کا پاد  
دل کرو اپنے گداز اور چشم کو پریم کرو

رَوَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُقْبِلُ النَّيْشَابُورِيُّ فِي سَنَدِهِ قَالَ قَالَ  
الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الْحُسَيْنِ وَالحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَدْ  
أَذْكُرَهُمَا الْعِيدُ وَابْتِ كَيْ هِيَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَفِيدِ نَيْشَابُورِي نَعَى كَيْ هِيَ حَضْرَتِ الْأَمِيرِ  
نَعَى فَرَمَا كَيْ اَكْبَرِ حُسَيْنِ كَيْ بَاسِ لِبَاسِ نَمَحَا اَوْرَعِيذِ زَوِيكِ تَهِي فَطَالَا  
لَا مَرِيهَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ يَا أُمَّهُ قَدْ تَزَيَّنُوا أَوْلَادُ الدِّينِ إِلَّا نَحْنُ  
قَالَ لَكِ لَا تُبَيِّنِينَا شَيْءٌ مِنَ الثِّيَابِ فَخَنَّ عَمَّا يَأْكُلُا تَزَيَّنَ  
دو نون شاہزادوں نے اپنی مادر مہربان جناب فاطمہ زہرا سے عرض کی اے  
اما جان کل عید ہے اور آج سب اہل مدینہ کے بچوں نے زینت کی اچھی چھ کر ہے  
ہم نے مگر ہم دو نون بجائی بلا زینت ہیں کیا سبب ہے کہ تم ہمیں عید کی پوشاک نہیں  
پہناتی ہو ہمارے پاس سیلے کرتے ہیں میرے جلے بھی نہیں ہیں بدن  
ہمارے برہنہ ہیں کیا عید کے دن بھی ہم شگے گھوڑے پہنے رہیں باہر نہ نکلیں  
حضرت فاطمہ علیہا السلام یہ بات منکر بقدر ہو میں آنسو آنکھوں میں بھر گئے

انکس من لکے  
وہو پمین عریان طہری تھی لاشہ فیروز  
یا محمد یا علی یا فاطمہ فریاد ہے  
یہ صدا زینب کی گرا آتی تھا کلاں  
ردنق بزم عزا ہے نالہ و فریاد آہ  
ہو اگر الفت میں کامل شاہ کا ماتم کرو  
موسر نشان رورہین ہیں حضرت خیرا  
کیون مجبان حسین ابن علی خاموش ہیں  
یا ستم گاروں نے اسکو تشنہ مارا  
کہتی تھی رورہو زینب و حسنا و حسین  
آپکی عزت بہ جو ر و ظلم اور بیداد ہے  
کیا کر تے اشکباری قتل کے میدان  
اے مجبور گیا ہے مومنوں کا پاد  
دل کرو اپنے گداز اور چشم کو پریم کرو  
رَوَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُقْبِلُ النَّيْشَابُورِيُّ فِي سَنَدِهِ قَالَ قَالَ  
الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الْحُسَيْنِ وَالحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَدْ  
أَذْكُرَهُمَا الْعِيدُ وَابْتِ كَيْ هِيَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَفِيدِ نَيْشَابُورِي نَعَى كَيْ هِيَ حَضْرَتِ الْأَمِيرِ  
نَعَى فَرَمَا كَيْ اَكْبَرِ حُسَيْنِ كَيْ بَاسِ لِبَاسِ نَمَحَا اَوْرَعِيذِ زَوِيكِ تَهِي فَطَالَا  
لَا مَرِيهَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ يَا أُمَّهُ قَدْ تَزَيَّنُوا أَوْلَادُ الدِّينِ إِلَّا نَحْنُ  
قَالَ لَكِ لَا تُبَيِّنِينَا شَيْءٌ مِنَ الثِّيَابِ فَخَنَّ عَمَّا يَأْكُلُا تَزَيَّنَ  
دو نون شاہزادوں نے اپنی مادر مہربان جناب فاطمہ زہرا سے عرض کی اے  
اما جان کل عید ہے اور آج سب اہل مدینہ کے بچوں نے زینت کی اچھی چھ کر ہے  
ہم نے مگر ہم دو نون بجائی بلا زینت ہیں کیا سبب ہے کہ تم ہمیں عید کی پوشاک نہیں  
پہناتی ہو ہمارے پاس سیلے کرتے ہیں میرے جلے بھی نہیں ہیں بدن  
ہمارے برہنہ ہیں کیا عید کے دن بھی ہم شگے گھوڑے پہنے رہیں باہر نہ نکلیں  
حضرت فاطمہ علیہا السلام یہ بات منکر بقدر ہو میں آنسو آنکھوں میں بھر گئے



کہ کہنے پر بہن تن پر نہ چھوٹا  
بھجونا سخا نہ کیہ سخا نہ سہا  
یہ اسخا خاک و خون سر بریدہ  
فَلَمَّا كَانَ كَيْلَةُ الْعِيدِ أَعَادَ الْقَوْلَ عَلٰى  
أُمِّهَا فَبَكَتْ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنُ لَهَا جِب عَيْدِ كِي رَاتِ اَلْمِي  
التماس لباس کا اپنی مادر حور بان سے کیا اور سوقت جناب فاطمہ علیہا السلام  
رو میں رحم آیا او کی بے سروسامانی پر بقیار ہو ہو کے خوب رو میں قَالَتْ  
لَهَا يَا قَرْنَا عَيْنِي طَيِّبًا نَفْسًا اِذَا اَنَا فِي الْحَيَاةِ نَزَيْتُكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ  
تعالیٰ سپر رو کر فرامی لگین اس سے نو چشمہ وادہ حم خاطر جس کی کو  
دزری تمہارے کپڑے لا تا ہوں تو اشارتہ لگا لگا ہو ہنا کر آ رہے مزیں کی  
ہوں یہ سکر سہیں نے آرام فرمایا جناب فاطمہ اسی فکر میں بقیار رفتی تھیں  
فَلَمَّا مَضَتْ فَمِنْ اللَّيْلِ وَكَانَتْ كَيْلَةُ الْعِيدِ اِذْ قَرَعَ الْبَابُ فَارْعَ  
جب آدھی رات گزری چکا کہ کسی نے آکر دروازہ کو کولایا فَوَقَّاتِ فَا طَهَّرَ  
مَنْ هَذَا جَنَابِ فَا طَهَّرَ فَبُجَّجَا كِه دروازہ پر کون ہے فَمَنَادَى بِالْاِسْمِ  
رَسُولُ اللّٰهِ اِفْتَحِ الْبَابَ اَنَا السَّيِّدُ اُطْقِدْ جِثْتَ رَشِي يَابِ الْحَسَنِ  
الحسین آواز آئی کہ اسے بہت روعندام دروازہ اگر نہ مل میں دزری ہو  
کپڑے حسین کے سیکر لایا ہوں فَا نَتْ فَا طَهَّرَ فَبُجَّجَتْ الْبَابُ رَجُو  
جناب فاطمہ نے دروازہ کو کولایا فَوَقَّاتِ فَا طَهَّرَ فَبُجَّجَتْ الْبَابُ رَجُو  
شہیمہ واطیب منہ لاشعہ فاطمہ زہرا فراتی ہیں کہ ناگاہ میں نے  
ایک مرد کو دیکھا کہ کسی نہ دیکھا تھا اب شخص صاحب قافہ و شو شیرین گفتار کہ  
دماغ میرا دسکی بوسے سطر ہو گیا فَا وَلَنِي مُنْذِرًا مُّسَدَّدًا وَكُنْتُ مُنْذِرًا لِّشَرِّهِمْ

من جَنَابِ فَا طَهَّرَ فَبُجَّجَتْ الْبَابُ رَجُو  
فَلَمَّا مَضَتْ فَمِنْ اللَّيْلِ وَكَانَتْ كَيْلَةُ الْعِيدِ اِذْ قَرَعَ الْبَابُ فَارْعَ  
جَبْ اَدْحٰی رَاتِ گَزَرِی چکا کہ کُسی نے آکر دروازہ کو کولایا فَوَقَّاتِ فَا طَهَّرَ  
مَنْ هَذَا جَنَابِ فَا طَهَّرَ فَبُجَّجَا كِه دروازہ پر کون ہے فَمَنَادَى بِالْاِسْمِ  
رَسُولُ اللّٰهِ اِفْتَحِ الْبَابَ اَنَا السَّيِّدُ اُطْقِدْ جِثْتَ رَشِي يَابِ الْحَسَنِ  
الحسین آواز آئی کہ اسے بہت روعندام دروازہ اگر نہ مل میں دزری ہو  
کپڑے حسین کے سیکر لایا ہوں فَا نَتْ فَا طَهَّرَ فَبُجَّجَتْ الْبَابُ رَجُو  
جناب فاطمہ نے دروازہ کو کولایا فَوَقَّاتِ فَا طَهَّرَ فَبُجَّجَتْ الْبَابُ رَجُو  
شہیمہ واطیب منہ لاشعہ فاطمہ زہرا فراتی ہیں کہ ناگاہ میں نے  
ایک مرد کو دیکھا کہ کسی نہ دیکھا تھا اب شخص صاحب قافہ و شو شیرین گفتار کہ  
دماغ میرا دسکی بوسے سطر ہو گیا فَا وَلَنِي مُنْذِرًا مُّسَدَّدًا وَكُنْتُ مُنْذِرًا لِّشَرِّهِمْ

وہ شخص مجھے ایک رومال کا بقیہ بندھا ہوا دیکر جلدی سے روانہ ہوا فذلک خلعت  
فاطمہ علیہا السلام وفتحت المندیل پس راوی کہتا ہے  
جناب فاطمہ وہ بقیہ لیکر گھر کے اندر آئیں اور اس رومال کو کھولا فذلک ذیبت  
فیضان ودعتان وسرطان وردان وعصمتان وحققا دیکھا تو دگر  
اوسین نفیس بین دو قبائین صوت کی بین دو پاجامہ دو عبائین پاکیزہ بین  
دو پکڑیان دو جوڑے کفش سوز کے عمدہ بین کسرت فاطمہ الزہراء  
علیہا السلام بذلت سرو وکاعظمت دیکھ کر فاطمہ زہرا جیسے روتی تھیں  
شاد ہوئیں اور سجدہ شکریہ بجالائیں فلما استیقظا المحضان البستھما  
الثیاب وارتدھما باحسن زینب صبح روز عید ہوئی حسنین خواب راحت  
بیدار ہوئے انے آکر بلا میں لیں نہلا دھولا کر کپڑے پنہائے عامی باندھے  
سر لگا یا زلفون میں لنگھی کی آراستہ و پیراستہ کر کے نہایت شاد ہوئیں دونوں  
شانہ زوے خوش مخرم گھر سے باہر سدا رفتہ کل اللہ الیہا کو مالعید  
وہا خیرین و قبلہما وعانقہما وھما بالعیل  
پس جناب پیغمبر خدا سے راہ میں ملاقات ہوئی حضرت نے عید کے دن اپنے  
نواسون کو لباس فاخرہ پہنی آراستہ و پیرستہ جو دیکھا شاد ہو کر دونوں گلوں سے  
لگا کر خسار پر ہوسے دیئے عید کے مبارکباد دی وھما کما اللہ کما وھما  
علی کیفہ و مشی بہما الی اہل بھر دونوں جگر گوشوں کو اپنی دونوں کانڈ  
پر پیار سے سوار کیا اور فاطمہ زہرا کے شریف لہ لہاں یا فاطمہ را کتب الخیاط  
الذی اعطاک الثیاب هل تعرفیہ پھر فرمایا اے فاطمہ تو نے دیکھا  
اوس وزری کو کہ جسے تجھے کپڑے لاکر دیئے آیا پچانا وہ کون تھا

اوس کے قریب  
آوارہ کے قریب  
اوس کو قسم خدا و رسول  
دی بین اور پچھا کہ کون  
ہو اور سب تہا سے سونے کا  
کیا ہے اسنے کہا ہم عورتیں  
جن کی میں کیلی لہ  
فصل فی بیان  
المساجد العظمتان  
الذین علیہما  
نزل اوس پر چھا کر سوار  
کے اور بھی کچھ کام کر کے  
دیکھ کر شاد ہوئے  
عید کے دن حسین شہید  
عین کیا ہے کہ میری  
تشریف لے کر  
کیا میں نے فقلت  
الحسین



دھوپ میں ہوگا برنہ اسکان | لوٹ لیونگے پُرانا پیرہن

آئے جہانِ اہلبیت یہ جاگریہ وزاری ہو سقام فریاد و بقیاری ہے کہ  
یا تو عیدِ کون حسینِ جنت کھلے پہنے خوشحال ستھایا عاشورے کے روزِ اہ  
لہو میں لالِ سخاوتِ مبارک پارہ پارہ جلتی ریت پر دھوپ میں برنہ پر  
گردن کی کٹی ہوئی رگوں سے خون پڑا ٹپکتا تھا کسی فسے پرانی چادر بھی  
لاش پر نہ اڑھائی کسی نے ایک پٹھی تو شک بھی لا کر نہ بچھائی مگر ہوا خاک پر  
اُڑاتی تھی غبارِ مین اوس ماہِ انور کو چھپاتی تھی زخموں میں ریت مائی بھی  
صرصر کر دیا دینکر لاش کے قربان جاتی تھی زینب و کلثوم سب اہلبیت  
اطہار و احسان و اماما لکھ کر جلاتے تھے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو  
کچھ تہہ پر چھینر و کفن بن آتی تھی سکینہ لاش سے باپ کے لیٹی جاتی تھی  
چنانچہ جب ظالموں نے اگر شور و ہنگام کیا ناچار ہو کر اہلبیت کو لاشِ امامِ معلوم  
تھا کہ پر برنہ چھوڑ دیا سر پہ اوٹھوں پر سوار ہوئے حضرت امام زین العابدین  
ہمارے بات میں لیکر شہوار ہوئے سکینہ کو بھر لاش پر سے چھوڑا یا روار کوئی  
کی طرف بھٹی لگی اوس دم بجا کر بلاؤ عارین مار کر رونے لگی سکینہ ماسے با  
با کی باک کر جلاتی تھی مگر مگر لاش کو دور تک دیکھتے اتنی تھی دردِ فراق سے  
بے ہوش تھی گو دسے بچو بھی کسے گری جاتی تھی کہتی تھی اے میرے بابا کی  
لاش چھوٹ گئی اب زندگانی کی اس ٹوٹ گئی خدا کے ہاتھ اوت پر سے  
اوتارو میرے بابا کے پاس مجھے لیا کر تار سے مارو مٹھم

خدا کے واسطے بابا سے مت چھڑاؤ | خدا کے واسطے قتل میں چھوڑ جاؤ مجھے  
میں اپنی آنکھوں سے اونکے قدم کا خون لگی

اگر یہ لڑھکہ اہلبیت ۱۸  
دھوپ میں ہوگا برنہ اسکان  
لوٹ لیونگے پُرانا پیرہن  
آئے جہانِ اہلبیت یہ جاگریہ  
وزاری ہو سقام فریاد و بقیاری  
ہے کہ یا تو عیدِ کون حسینِ جنت  
کھلے پہنے خوشحال ستھایا  
عاشورے کے روزِ اہ لہو میں  
لالِ سخاوتِ مبارک پارہ پارہ  
جلتی ریت پر دھوپ میں برنہ پر  
گردن کی کٹی ہوئی رگوں سے  
خون پڑا ٹپکتا تھا کسی فسے  
پرانی چادر بھی لا ش پر نہ  
اڑھائی کسی نے ایک پٹھی تو  
شک بھی لا کر نہ بچھائی مگر  
ہوا خاک پر اُڑاتی تھی غبارِ  
مین اوس ماہِ انور کو چھپاتی  
تھی زخموں میں ریت مائی بھی  
صرصر کر دیا دینکر لاش کے  
قربان جاتی تھی زینب و کلثوم  
سب اہلبیت اطہار و احسان و  
اماما لکھ کر جلاتے تھے  
حضرت امام زین العابدین علیہ  
السلام کو کچھ تہہ پر چھینر  
و کفن بن آتی تھی سکینہ لاش  
سے باپ کے لیٹی جاتی تھی  
چنانچہ جب ظالموں نے اگر شور  
و ہنگام کیا ناچار ہو کر  
اہلبیت کو لاشِ امامِ معلوم  
تھا کہ پر برنہ چھوڑ دیا  
سر پہ اوٹھوں پر سوار ہوئے  
حضرت امام زین العابدین  
ہمارے بات میں لیکر شہوار  
ہوئے سکینہ کو بھر لاش پر  
سے چھوڑا یا روار کوئی کی  
طرف بھٹی لگی اوس دم بجا  
کر بلاؤ عارین مار کر رونے  
لگی سکینہ ماسے بابا کی  
باک کر جلاتی تھی مگر مگر  
لاش کو دور تک دیکھتے اتنی  
تھی دردِ فراق سے بے ہوش  
تھی گو دسے بچو بھی کسے  
گری جاتی تھی کہتی تھی اے  
میرے بابا کی لاش چھوٹ گئی  
اب زندگانی کی اس ٹوٹ گئی  
خدا کے ہاتھ اوت پر سے  
اوتارو میرے بابا کے پاس  
مجھے لیا کر تار سے مارو مٹھم  
خدا کے واسطے بابا سے مت  
چھڑاؤ خدا کے واسطے قتل  
میں چھوڑ جاؤ مجھے میں اپنی  
آنکھوں سے اونکے قدم کا  
خون لگی





اَجْعَلْ مَحْتِ تِيَاكِي لِّلْاَجْرِ دَعْنُ بَعْدَ قَتْلِي چاہتا ہوں کہ اپنے  
 کپڑوں کے نیچے پہنوں تاجِ بوقتِ مجھ کو قتل کریں اور میرا لباس و سلاح لوٹیں اس  
 پیرا ہن کو پُرانا پارہ پارہ دیکھ کر چھوڑ دین نہ اوتارین کہ میرا بدن برہنہ نہوے  
 جامہ کہنے سیکسی کی وقت میرا شیکا سا تر ہے قَالَ فَارْتَفَعَتْ اصْوَاتُ  
 النِّسَاءِ بِالْبُكَاءِ وَالتَّحْنِيبِ راوی کہتا ہے کہ یا تو اہلبیت حیران حضرت کی روئے  
 مبارک کی طرف بنگاہ یاس دیکھتے تھے یہ بات جب حضرت کی سنی بتیاب ہو کر  
 چلائی گئی ایک گہرا م پڑ گیا صدائے وائجہ و اغرتاہ بلند ہوئی نظم

کسی نے نالہ کیا اور بلند کی فریاد  
سکینہ شہ کر گلے سے لپٹ کر رونے لگی  
پکارتی تھی کہ بانو کا راج لٹا ہوا  
میرے امام کا دنیا سے کوچ ہوتا ہے  
میرے امام کے چہرہ پر کیا اوداسی ہے  
سدا حار تے ہن میرے پھر د آئینکے  
میرے امام چلے شہ کام دنیا سے  
خدا کرے میں مروں پڑ شاہ کو آگے  
دو مائی فاطمہ زہرا کی بانو لٹتی ہو

آو سوقت امام مظلوم نے فرمایا کہ ہے اہلبیت رسالت پر دو گیان غصمت و  
طہارت استقدر بقرار نہوا لازم ہے مٹکو کہ صبر اختیار کرو صابرون کو خدا کو  
کہتا ہے جنوع و فرخ نکرو و مبدم خدا کی رضا پر راضی رہو فاطمہ زہرا کی حلیہ  
ثابت قدم رہو جو دستم چھا کا روں کی ستے دیو رضا بقضاء اللہوی

[illegible]



ایک دلدار لڑکا بحرن کعب آیا سلاح و لباس نہ پایا سچا پایا جامہ نیا سچا  
و دشمن خدا للہ پایا اور پاسے مبارک سے اوتار لایا و تو کہ عیسیٰ یا یا العزیز  
محمد اعلیٰ الرحمن ضاء بھر اوس ظالم ناپاک نے وہ بچا پیرہن سلی  
لیا اور تن سطر کو دھوپ میں تنگا گرم زمین کے اوپر ڈال دیا فشکتیدا  
الحال فصل العذاب النکال اوس وقت اوس رعبہ کو دلوں میں  
عذاب عظیم تر خدایں گرفتار ہوا فز کذلک الارض و اظلم الشرق و المغرب  
ناگاہ زمین تھرنے لگی زلزلہ آیا شرق و مغرب میں زہیر اچھایا

اے شور اوٹھا جاوڑت ارض سماپن  
 زریزہ سہ مظلوم محمد کے ہوا سے  
 ہو خون لڑ خلق سے جاری سیر کنڈلا  
 اور لاش تیری حو بہ عین یان پری  
 تو خاتم انگشت رسالت کا لگین کٹا  
 افسوس یہ عریان بدنی سب مظلوم  
 صد حیف تجھے تشنہ دہن نہر بہارا  
 خورشید کی تابش سے بدن الہ زرا  
 جنت کے جواؤن کا تو سردار تھا سب  
 سب کو دیون کے شامیوں کے لا شکر گئے ہیں  
 قربان تیری شان غریب الوطنی کے  
 بر تو نے دم فرج بھی بہت کی دعا کی  
 بارے گئے فرزند ترے کہت ہیں پاک

اک وجود قیامت کی اوجھی دشت بلایا  
 آتی تھی صدا لوحہ وزاری کی آواز  
 مان فاطمہ پہل تیری داری میرے  
 کیسی یہ زمین گرم ہے کیا دھوپ کی ہے  
 تو زمین سماوات تہا اور زمین زمین تھا  
 افسوس تیری بکفنی سید مظلوم  
 صد حیف تیرا جامہ کہنہ بھی اوتارا  
 اسے فاطمہ کے لال عجب حال تیرا  
 تو حلیہ حینت کا منہ دار تھا شبیر  
 یا اور تیری بے وقف کنیں میں سپرد گنا  
 میں صد تیری کیسی بکفنی کے  
 است نے میر کی عجب تجھے نکالی  
 کیا تو نے سے طلب محمد کے لڑے

[illegible]

اکبر کو لگا نیزہ پھر اصغر کو لگا تیر  
ہر طوق گلے میں تیرے پلار لبر کے  
سوچے ہوئے ہیں کان عجیبائی ہر کا  
بابائی جدائی میں مصیبت جو سہی تھی  
یعنی میرے بابا ہیں کہاں کیوں نہیں تھے  
قربان تیری بہنوں کے ہر دیر مطلقا

لوئی گئی بالو تیری قیدی ہوئی تھی  
گاہک ہوئے ہر دم سکینہ کے گھر کی  
رخسار طابخون سے ہوا لال ہے اسکا  
وہ این ابی این ابی پوچھ رہی تھی  
وہ ہوتے تو ہر دم طابخے نہ لگاتے  
میں بلوے میں سر کھولی ہو کر نہ کلنگ

الحاصل اوس قتل کے میدان میں فاطمہ زہرا سرنگے پاؤں برہنہ لودہ و زاری  
کرتی پھرتی تھیں اور ہر ایک شہید کی لاش پر نالہ و فریاد کرتی تھیں جن  
پر ہی ہوا میں دور و کر چلاؤ تھے جو رو ملک جو جوق آسمان سے زیارت کو  
شہیدان کر بلا کرتے تھے ارواح انبیاء اولیاء نبی و علی کو آکر پرساؤ تھے  
اور بلوے حلق پریدہ شہید غریب کے لیتے تھے جانور پرندہ لاش مبارک پر  
یرد نکاسا یر کرتے تھے اور بیتاب ہو کر بال و بر اپنے لہو میں بھرتے تھے  
راتوں کو شیریا بان میں اون لاشوں کی نگہبانی کرتے تھے غزالان صحرا  
دن کو اعلان مجاہدوں پر نثار و قربان تھے چرندے سرگرم فریاد و فغان تھے  
رود و کر جان کھوتے تھے غرض اولاد نبی آدم نے اولاد پیغمبر پر ظلم و ستم کیا  
بہائم و طیور نے جمع ہو کر جہلم تک ماتم برپا کیا اگرچہ تمام روز لاش مٹھو  
و خاک و خون میں غلطان تھی گوشت و عسک خوشبو مکتی تھی حسین نے ستم  
ہمشکوہ واسطے اوٹھائے لاکھ لاکھ گناہ و فتنے سے بچائے اللہم ارحمنا  
شَفَاعَةُ الْحُسَيْنِ وَ شَفَاعَةُ جَدِّهِ وَ آبِيهِ وَ أُمَّهِ وَ أَخِيهِ وَ شَفَاعَةُ  
رطب تیسرا بیان شہادت چارہ معصوم علیہم السلام اور بیوی نے

میرے خاں جنگ  
و اس وار قاتلین بیان  
کراں اپنے پیر کو راز نام  
چرا اپنے راجی مادیع  
روایکے ہر دم روئے  
میرے ہر دم روئے  
فرزند نبی کا کہہ کیا  
کین منہ باغ و گار  
کے باب کو پرست کر  
فضائل اہلبیت  
ایک اور ایک شہادت  
حشر میں وارد ہے جب  
بہشت سے عزت روایا  
کرتے تھے جہانگیر  
بہن اسی حال ہے  
ادب و قتال عالم ہوا کہ





۴۹  
 هَرَبْ حَوْفًا مِّنَ الْمُتَوَكِّلِ إِنَّهُ أَرَادَ قِتْلَهُ وَيَا بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنِّي أَمَرْتُ  
 مُوسَىٰ أَنِ يَصْنَعَ لَكُمُ الْفَصْلَ لِيُفْرِكَ بَيْنَكُمُ الْفِرْقَانِ الْفَارِغِينَ  
 هُوَ السَّيِّئُ الْفَعْلِ  
 ہرے خوف سے متوکل سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام غائب ہو چکے  
 ہیں۔ متوکل نے اللہ کے وقت میں چاہا تھا ظالم نے کہ اس امام کو  
 کو بھی قتل کرے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس کا نذر روشن رہے اگرچہ  
 مشرکوں کو ناگوار ہو۔ لفظ

فَجَعَلَ يَسِيرُوا فِي جَنَاتِهَا وَيَقْرَأُ فِي مَصَادِرِهَا سِرَّ كَرْتِے دینے  
 کے باہر نکل گئے مگر مے کے باغوں میں یہودی بستانوں میں جا پہنچے اور ایک  
 لڑکپن کا عالم تھا بخوف و خطر اور درختوں میں خرا مان تھے سبزہ و بہار کو دور  
 پھرتے تھے ہنرون کے کنارے پہ کیلتے تھے فریہودی بقال صالح ابن  
 رِفْعَةَ الْيَهُودِيَّیْ اِک یهودی کا دہان گذر ہوا نام اوس کا صاحب بن رِفْعَةَ  
 فَاذْخَلَ اِلَى بَيْتِ يَهُوْدِيٍّ وَهُوَ يَهُودِيٌّ بَاغ سے جناب امام حسین کو  
 بسلامت لایا گیا وَاخْفَا عَنْ امِّ حَتَّ بَلَمَ اَنْتَهَارَ اِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ  
 وَالْحُسَيْنُ لَمْ يَبْیْنْ لَدُنْهُ اَكْ اِک حجب میں لگا کر حجاب فاطمہ حسین کو  
 چوڑا یا حتی کہ دن تمام ہوا عصر گزرے وقت شام ہوا شاہزادہ گہر میں آیا  
 اُس نے کچھ بتا و نشان و اثر نہ پایا فَاذْخَلَ بَابَ فَاطِمَةَ الرَّحْمَةِ اِلَى الْبَلْعَمِ  
 وَالْحُسَيْنُ غَلَى وَلَدَهَا الْحُسَيْنِ ناگاہ محبت مادی نے عوش مارا تیر  
 کا دل ٹپنے لگا در و فراق سے وہ جناب بے قرار ہوئے چشم اشکبار ہوئی  
 رنج و الم و مہم زیادہ ہونے لگا قلق مفارقت ہوش گھونے لگا اور غلغلہ  
 آتش محبت مجر سینہ سے بلند ہونے لگا اور پکاری لفظ

کہاں سے لاؤں میں پناہ میں  
 میں نیچے نازوں کے پائے حسین پر قربان  
 کچھ سینہ کے اندر میرا تڑپتا ہے  
 ہزار بار لپٹا سنا اپنی ماور سے  
 ادا و سکو قید میں آب طعام کو ترسا  
 ڈرا دے اوس کو چھری سے دشمن شہر

کہ مگر کیا وہ میرے دل کا چین کے لوگو  
 اکیلا دیر سے نگاہ میرا راحت جان  
 تمام روز وہ باہر رہا سبب کیا ہے  
 وہ عصر تک کہی باہر رہا نہیں مگر  
 مجھے یہ ڈر ہے نہ دشمن کوئی پکارا کیا  
 جو کر کے یاد مجھے روئے میرا لال صغیر

یہودی بستانوں میں جا پہنچے  
 لڑکپن کا عالم تھا بخوف و خطر  
 درختوں میں خرا مان تھے سبزہ و بہار کو دور  
 پھرتے تھے ہنرون کے کنارے پہ کیلتے تھے  
 فریہودی بقال صالح ابن رِفْعَةَ الْيَهُودِيَّیْ  
 اِک یهودی کا دہان گذر ہوا نام اوس کا صاحب  
 بن رِفْعَةَ فَاذْخَلَ اِلَى بَيْتِ يَهُوْدِيٍّ وَهُوَ  
 يَهُودِيٌّ بَاغ سے جناب امام حسین کو بسلامت  
 لایا گیا وَاخْفَا عَنْ امِّ حَتَّ بَلَمَ اَنْتَهَارَ  
 اِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ وَالْحُسَيْنُ لَمْ يَبْیْنْ  
 لَدُنْهُ اَكْ اِک حجب میں لگا کر حجاب فاطمہ  
 حسین کو چوڑا یا حتی کہ دن تمام ہوا عصر  
 گزرے وقت شام ہوا شاہزادہ گہر میں آیا  
 اُس نے کچھ بتا و نشان و اثر نہ پایا  
 فَاذْخَلَ بَابَ فَاطِمَةَ الرَّحْمَةِ اِلَى الْبَلْعَمِ  
 وَالْحُسَيْنُ غَلَى وَلَدَهَا الْحُسَيْنِ ناگاہ  
 محبت مادی نے عوش مارا تیر کا دل ٹپنے  
 لگا در و فراق سے وہ جناب بے قرار ہوئے  
 چشم اشکبار ہوئی رنج و الم و مہم زیادہ  
 ہونے لگا قلق مفارقت ہوش گھونے لگا اور  
 غلغلہ آتش محبت مجر سینہ سے بلند ہونے  
 لگا اور پکاری لفظ

کہیں حسین میرا زار راز رہا ہے  
تو یکسوں کا لگھان ہے خداوند

کلیجہ پھٹتا ہے دل میقار ہوتا ہے  
کنیز ہے تیری زسرا حسین ہر بند

فسادت الی باب السجد سبعین مرة فلم تزل تبتعد فطلب الحسين  
ای مجو شباب فاطمہ زہرا اسی بقیر ہو میں کہ چادر اوڑھ کر سب نبی کے تک  
نشر بارگین اور آئین لیکن سن سان بھٹا کوئی نظر نہ آیا کہ حسین کی تلاش کو  
بجو امین کوئی نہ تھا کشا نہ ہو کو ڈھونڈ کر گھڑت لا تم اقبلت الی اولی اهل الحسین  
وقالت یا امی قلی وقرۃ عینی فاطمہ خاں الحسین فان کل منی منی آخر حالت  
اضطرار لا علاج باچار ہو کر امام حسن کی طرف توجہ ہو میں دور و کر حسن فتنہ عرا  
نہا ہو میں منت کر کے فرمایا اے حسن میرے دل کے سرور میرے آنکھوں کے نور  
میں صدمے لڑاؤ ٹھک جا اپنے بھائی حسین کو ڈھونڈ کر لا کر میرا دل آس  
فراق سے جلتا ہے بجو لا بجو لا کھڑا اوسکا یاد آتا ہے کھجے سینے سے نکلا جا رہا ہے

حسن میں تھے تیرے ڈھونڈ کر حسین لا  
جب تلک وہ میرا نور عین آویگا  
و عابین دو گئی تجھے ہو کے شاد و این  
نبی دینے میں جب غیر سے ہو دخل  
علی سے رو کے کوئی کہ ایشہ مردن  
کہ میرا یہ صفت گم گشتہ ڈھونڈ کر لایا  
میرے جن کو گلے سے لگا کے پیار کرو

حسن میں تھے تیرے میرے دل میں  
نہ صبر ہو و یگا دل کو نہ چین آویگا  
کو نگلی شکر تیرا حق سے ہر زبان پر  
کو نگلی شکر تیرا باپ کو گلے لے لی  
حسن نے عجیب کیا ہے بہت بڑا حسن  
شہا حسن کے بدولت حسین کو پایا  
میرے جیب پر لعل و گہر شاکر

فقام الحسن و حویر من المدينة واتی ادا وحو لها فخل کثیر و جعل نناد  
یا حسین بر علی یا حمزة عین البقر ان انت یا اخی

میں نے اپنے دل میں  
ایک ایسی فضا بنائی  
جس میں حسین کی یاد  
ہر لمحہ میری زندگی  
میں گونجنے لگی ہے  
میں نے اپنے دل میں  
ایک ایسی فضا بنائی  
جس میں حسین کی یاد  
ہر لمحہ میری زندگی  
میں گونجنے لگی ہے  
میں نے اپنے دل میں  
ایک ایسی فضا بنائی  
جس میں حسین کی یاد  
ہر لمحہ میری زندگی  
میں گونجنے لگی ہے

اوسوقت جناب امام حسن علیہ السلام تھے جو فاطمہ زہرا کو تیسرا دلیما کہہ کر  
 اٹھے گھر سے باہر نکلے دیشے کے کوچوں میں دھوڑتے پھرتے تھے رازدار  
 مثل ابرہہار حسین کے غم میں رہتے تھے موتی آنسوؤں کے صدقہ چشم سے  
 کرتے تھے تلاش کرتے باہر سینہ کے نکل گئے باہر شہر کے جو لوگوں کے گھر  
 تھے اور اونکی اس پاس نکلاستان و بستان تھے وہاں جاہو پونچے  
 اون باغوں میں اکیلے بکارتے پھرتے تھے نعرے مارتے تھے یا حسین یا حسین  
 اے فرزند رسول انقلیس ہے، بلند شاہ بدر وحین اے نور چشم قبول عذرا  
 تم کہاں ہو کیون ہماری آنکھوں سے نہاں ہوا و زانی سناؤ کہ میں  
 قَالَ لَئِنْ مَآ هُوَ يَنَادِي بِذِكْرِكَ لَمْ يَغْرُلْ فِي قِتْلِكَ الْمَكَانَ فَالْهَمَّ اللَّهُ  
 الْمَحْسَنَ أَنْ كَيْسَ الْغُرَالَةِ فَقَالَ لَهَا يَا ظَلِيَّةُ هَلْ رَأَيْتِ حُسَيْنًا  
 راوی کہتا ہے حضرت امام حسن باغوں میں یا زنی یا زنی کہہ کر نعرے مارتے  
 ناگاہ ایک ہرنی باغوں میں نظر آئی سنبھرتی تھی اوسوقت بالہام النبی  
 حضرت امام حسن نے بکارا اے ہرنی تو بتا میرا بھائی حسین کہاں ہے  
 اگر تو نے پیغمبر کے نواسے کو کہیں دیکھا ہے بتا دے جہاں حسین کہلاتا ہے  
 وہاں کا بتا دے فَأَنْطَقَ اللَّهُ الْغُرَالَةَ بِبَرَكَاتِ الرَّسُولِ قَالَتْ يَا تَوْحِيدُ  
 عَيْنِ الْمُصْطَفَى وَسِرُّ رَقَبِ الْمُرْتَضَى يَا مُبْتَكَ فَوَادِ الْوَهْدَى أَنْ أَخَالِدَ  
 أَخَذَ صَلَاتُ الْبُيُوتِ مِنْ وَاسْطِهَا فَهَسَّ وَأَخْفَاهُ بَسَّ اللَّهُ تَعَالَى فِي بَرَكَتِهِ  
 رسول خدا کے معجزہ عیان کیا اوس حیوان مطلق کو صاحب زبان کیا ہرگز  
 فصیح بکارے اے محمد مصطفیٰ کی چشم کے نور اے علی مرتضیٰ کے دل کے نور  
 اے فاطمہ زہرا کا گھر میں نے دیکھا ہے حسین اس باغ میں کہلاتا

اوقت حضرت آدم علیہ السلام  
 اس دروازہ کے کھلنے پر  
 سران پہنچے جس کے کھلنے پر  
 احوال جناب امام حسین علیہ السلام  
 از زمین طیبہ بیان کا یہ بیان  
 وہ شاول میں پختہ تھا  
 اچھا اللہ علیہ السلام  
 کہ کہیں نہیں آئے تھے  
 کہ کہیں نہیں آئے تھے  
 الفانیات اور ان کے  
 منوہات غیب سے اور ان کے  
 مانوس و غیبی کے کہہ دے  
 یونانی کے کہہ دے  
 جواب کہان میں وہ لوگ کہہ دے  
 عمارت کویم کے کھلنے پر  
 عمارت کویم کے کھلنے پر  
 عمارت کویم کے کھلنے پر



مجر حسن اور بھائی میرے حسین کا جب وہ جناب فضائل و مناقب  
 اپنے نانا کے بیان کر چکے یہودی کے دل سے زنگ کفر کا دور ہو اسلام  
 کے نور کا ظہور ہوا نام و لیشیمان ہوا اشک حیرت دیدہ حیرت سے  
 ٹپکائے اور کہا کہ اے سرور سینہ خیر النساء اے باغ دل مضطرب  
 نور چشم علی مرتضیٰ قبل اسکے کہ میں تمہارے بھائی کو لا کر تھیں بہر  
 کروں براے خدا مجھ کو دین اسلام کے احکام سے خبر دار کرو اور سوت  
 جناب امام حسن نے احکام اسلام کی تلقین کئی حلال و حرام سے آگاہ  
 کیا جب امام ابن امام کے ہاتھ سے وہ مسلمان ہو چکا تو فی الحال کھر  
 مین سے جناب امام حسینؑ کو لا کر حضرت کے سپرد کیا بعد ازاں ایک  
 طبق روپے اشرفیوں کا لا کر دوڑوں شاہزادوں پر سے تار کر کے  
 فقرا و مساکین کو دیا تم ان لکھن آخذ بیدار خیم و آتیا الی اقصیٰ  
 بعد ازاں حسن مجتبیٰ نے اپنے بھائی حسینؑ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی راس  
 ماجدہ پاس آئے جب جناب فاطمہ زہرا نے اپنے دوڑوں پیاروں  
 دیکھا دل کو چین آیا نظم

ہو جو دخل خانہ وہ نور چشم رسول  
 بیکاری میں تیرے قربان احسن بیکار  
 لیا حسین کو بچہ گو ویشیوں شہزاد  
 کہاں بد جلا تھا اسی میرے ناز پرورد  
 تو اتنی دیر نہ آیا جو کہ میں اولدار  
 حسن یہاں کہ بیان سنکے ہو گویا چین  
 بلا میں دوڑ کے لینی لگی حسین کے بتول  
 میرے حسین کو لایا تو ڈھونڈھکر بار  
 بیکاری فاطمہ صدقے تیرے امام حسین  
 ہوا ہے کیلئے یہ گل سا چہرہ پر مردہ  
 نہ یاد آئی تجھے فاطمہ جبکہ افکار  
 کہا کہ قید میں تھا اب تک محمد ابن

امام حسن اور عباس  
 نامدار اور حسن و حسین  
 علمدار بن رہے تھے  
 جناب امام حسین اور زینب  
 ام کلثوم و سکینہ نام و لیشیمان  
 کو تین تاروں سے منسوب  
 فاطمہ زہرا و حسن و حسین  
 اعداد الحسن و حسین  
 المیزان و الحسن و حسین  
 خاندان و حسن و حسین  
 ارادہ کیا کہ نہ رہے درانہ دونوں  
 ام سلمہ و حسن و حسین  
 کہ حسن کو کون تھار  
 جا گیا اور حسن و حسین  
 حیات شاہ و حسن و حسین  
 نہ رہا فاطمہ و حسن  
 داؤد و حسن



الہی تمام وہ سب سرگزشت رور و دل  
 بیان حال کیا بقیہ رار ہو ہو دل  
 مجبان حسین او وقت جناب فاطمہ و حضرت امام حسن علیہم السلام کہاں  
 کہ جہوت سر نور امام حسین کا تن اطر سے جدا ہوا خولی ملعون نے لوک  
 نیزہ پر سوار کیا اور بارہ شخص اہلبیت اطہار سے ایک رسن میں باند  
 اور جناب امام زین العابدین کو تازیانہ لگائے اور بطوق و زنجیر قید کر  
 برہنہ پا روانہ شام بد انجام ہوئے۔ القصہ وہ یہودی و دوسرے دن  
 ستر شخص اپنی قوم سے لیکر حضور امام مین آکر اسلام لائے پھر صلح  
 و روانے پر جناب زہرا کے آیا مسح و ثنا زبان پر لایا اور اپنا بیٹا  
 طوارحی سفید چو گھٹ پر لٹا تھا اور رو کر پکارتا تھا کہ اے دختر محمد صطفی  
 میں نے بڑی بے ادبی کی تیرے فرزند کو اذیت دی میں نے گنہ گار  
 روتا تھا توجہ اوسکے حال کا نہوتا تھا پشیمان و زانو ہوا تو یہ کرتا ہوں اے  
 خاتون قیامت خطا میری معاف کرو جناب فاطمہ نے کھلا بھیجا کہ اے صلح  
 میں نے سبنا جو یہ لگناہ کیا تھا لیکن یہ فرزند زینب علی رضی کا ہوا تو  
 عذر خواہی تجھ کو لازم ہے یہ سکر صلح روتا ہوا گھر گیا اور مولیٰ کے آنے  
 کا منتظر رہا جب حضرت سفر سے پھر مدینہ میں رونق افزا ہو کر صلح  
 خدمت میں حاضر ہوا سارا ماجرا عرض کیا حضرت کے آگے رویا اور اپنی  
 خطا کی معذرت کی عفو جہانم کا طالب ہوا جناب امیر نے فرمایا کہ اے صلح  
 میں نے قصور تیرا معاف کیا مگر یہ دو فرزند ریحان رسول خدا کے ہیں پس  
 چاہیے کہ حضرت کی خدمت میں جا کر معذرت اپنی خطا کی عرض کر بعد اوسکے  
 صلح حضرت کی خدمت میں غلگین و حرمین آیا اور کہا اے سرور این زمین

یہ روئے فاطمہ  
 صفا کہ جان نہ کوئی نہ پوچھو  
 شمر سنی خاطر داری اور علان  
 غافل نہ ہونا اس کے لئے چھٹے  
 سچا اور سچ بہت پر گئی تھی  
 فاطمہ نے  
 اور علامہ کا بیان  
 انہوں نے  
 میری مان فاطمہ نے سنا تو نے  
 بجز فاطمہ سے نہ سنا تو نے  
 اے بابا جان تم جگہ کو اس  
 جاتے ہو کہ میری بی بی اس  
 جو جا بہت مشکل  
 نہایت سے روز و رخصت  
 زیادہ ہو جائے گا تم قاتل  
 لایا تھا حسین  
 علیا و اہل بیت  
 کہیں کہیں





عن محمد بن الوضوء آری کوئی مسلمان بچانے والا ہو کہ آج حرم رسول کو آفت  
 سے بچا لے اے اذانی الشمر اللعین الیحدی صا رب القرب منه و ناد  
 ابن انت باحسن سما گاہ شمر لعین و ہاں آیا حتی حسین کے قریب  
 پہونچ کر چلا یا حسین تو کہاں ہے فقال ہا انا حسین نے کہا یہ دیکھ  
 میں تیرے پاس کھڑا ہوں فقال لہ اطلب شرب صف المساء  
 بولا کہ آیا تو مجھے پانی کا طالب ہے آیا تبر بیاں غالب ہے ہذا مطلب  
 محال و لکن اکتشبا لئلا و الحمراء و شرب المحجم یہ امر محال ہے  
 یہ بیاں خیال ہے یہ درخواست ناممکن ہے یہ اسے مطلق ہے یا حسین خلیفہ  
 پر یہ غضب اللہ علیہ سی باغی ہو پانی کا ایک قطرہ نپاؤ گے پیاسے مارے جاوے  
 اس ہوس سے درگزر یہ آرزو مست کہ لیکن اسے وارگاہ دہتی ہوئی  
 لال لال کے مشتاق رہو کھولتے ہوئے پانی کے اوبال کے تھپا ہو عذرا  
 الیم کے آمادہ ہو مار حمیم حجم کے معاذ اللہ اسے مجبور انصاف کے مقام  
 گر یہ ہے جو امام خلد و سقر کا قاسم ہو فرزند و لبند ابو القاسم ہو اس  
 برگزیدہ خدا سے ظالم یہ گفتگو بے ادبی کے کلام کرے رہنمائی امت کے  
 باغی و باغی ٹھہراوے بشارت شرب مار حمیم کے دینے اوسے کیا بچا ہے  
 کیا شقاوت ہے کیا سفاہت کیا قسوت ہے لعنت کرے خدا اوس لہ الحرام  
 ننگ کفر و اسلام پر کہ لعین نے نام اسلام کیا خراب کیا فقال کہ مر  
 المحجم من انت الیحدی اے مجبوری ادبی کی کلام امام کو ناگوار معلوم ہوئی  
 زخم زبان سے دل و جگر دونوں فکار ہوئے مشہور ہے کہ زخم تیر و شتان سے  
 زخم زبان مشہور ہے زخم تیر و شتان سے زخم زبان مشہور ہے زخم تیر و شتان سے

محمد بن الوضوء آری کوئی مسلمان بچانے والا ہو کہ آج حرم رسول کو آفت  
 سے بچا لے اے اذانی الشمر اللعین الیحدی صا رب القرب منه و ناد  
 ابن انت باحسن سما گاہ شمر لعین و ہاں آیا حتی حسین کے قریب  
 پہونچ کر چلا یا حسین تو کہاں ہے فقال ہا انا حسین نے کہا یہ دیکھ  
 میں تیرے پاس کھڑا ہوں فقال لہ اطلب شرب صف المساء  
 بولا کہ آیا تو مجھے پانی کا طالب ہے آیا تبر بیاں غالب ہے ہذا مطلب  
 محال و لکن اکتشبا لئلا و الحمراء و شرب المحجم یہ امر محال ہے  
 یہ بیاں خیال ہے یہ درخواست ناممکن ہے یہ اسے مطلق ہے یا حسین خلیفہ  
 پر یہ غضب اللہ علیہ سی باغی ہو پانی کا ایک قطرہ نپاؤ گے پیاسے مارے جاوے  
 اس ہوس سے درگزر یہ آرزو مست کہ لیکن اسے وارگاہ دہتی ہوئی  
 لال لال کے مشتاق رہو کھولتے ہوئے پانی کے اوبال کے تھپا ہو عذرا  
 الیم کے آمادہ ہو مار حمیم حجم کے معاذ اللہ اسے مجبور انصاف کے مقام  
 گر یہ ہے جو امام خلد و سقر کا قاسم ہو فرزند و لبند ابو القاسم ہو اس  
 برگزیدہ خدا سے ظالم یہ گفتگو بے ادبی کے کلام کرے رہنمائی امت کے  
 باغی و باغی ٹھہراوے بشارت شرب مار حمیم کے دینے اوسے کیا بچا ہے  
 کیا شقاوت ہے کیا سفاہت کیا قسوت ہے لعنت کرے خدا اوس لہ الحرام  
 ننگ کفر و اسلام پر کہ لعین نے نام اسلام کیا خراب کیا فقال کہ مر  
 المحجم من انت الیحدی اے مجبوری ادبی کی کلام امام کو ناگوار معلوم ہوئی  
 زخم زبان سے دل و جگر دونوں فکار ہوئے مشہور ہے کہ زخم تیر و شتان سے  
 زخم زبان مشہور ہے زخم تیر و شتان سے زخم زبان مشہور ہے زخم تیر و شتان سے







جی کا گھر ہوا بر باد وقت گدہ آباد  
سنان یہ ہر سر بیان کھلے ہو گیسو

بڑے بین خیمہ یسسان یا امام حسین  
ہوا سے اور تھے بین سران یا امام حسین

رطب چوتھا نخل ماتم کا بیان غصب فہرک اور خواہ بین دیکھنا متون  
کا جناب زہرا و جناب رسول خدا کو اور محشر میں آنا شہد اکا۔  
آغاز و شروع مجلس ہے لغز یہ و اڑاں نبی کے دوستدار و گوش دل  
فاطمہ زہرا کی مصیبت پر لگا دفعتاً کل آل نبی کے شکر شاد ہو مصیبت جیسا  
میں لاکر مشغول نالہ و فریاد ہو فاطمہ زہرا مغموہ مظلومہ ہر زمانہ دنیا میں  
بقیم و الم ہمہ رہے جوہر است ہی دلگیر ہے۔ روایت ہرام امین و ایہ جناب  
رسول خدا سے کہ میں حاضر ہوئی خدمت میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
کے وَ سَلَّاتُ عَلَیْہِ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنِّیْ دَاۤءِیْتُ حُجَّۃً اَمَّا رَاسُہَا کَبَدًا  
پہلے میں نے ادب و حضرت کو سلام کیا پھر عرض کی اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
ایک ماجرا عجیب دیکھا کہ کسی عمارت میں اجرا کبھی نظر نہیں آیا فقال امّا راسہا  
یا اَمْرَ اَمِنْ حضرت نے پوچھا اسے ام امین بیان کر کیا دیکھا تو نے فَقُلْتُ  
اِنِّیْ قَصَدْتُ مَنْزِلَ سَیِّدِنِیْ فَاِطْمَ اَلْزَمْرَاءُ فَرَأَیْتُ لِبَابِہِمْ لُفَاو  
اِذَا بِالْحِیْ طَحْنُ الْبُرْءِ وَہِیْ نَامِثَةٌ وَتَدُوْرُ مِنْ غَیْرِیْ دِیْنِ سَے  
عرض کی یا رسول اللہ ابھی میں اپنی صاحبزادی فاطمہ زہرا کے گھر ہی تھی  
لیکن دروازہ بند پایا دروازے کی نگاہوں میں سے جو دیکھا تو بلی بی سیری  
جناب سیدہ علی کے متصل آرام میں تھی اور چکی آپ ہی آپ چلتی تھی قَدِ اَیْتُ  
مُحَمَّدَ الْحُسَیْنِ بْنِ فَاِطْمَ تَھْتَمُ مِنْ غَیْرِیْ دِیْنِ تَھْتَمُ ہ اور یہ ماجرا دیکھا کہ  
حبولا حیرت کا غور و غور و جنبش کر رہا تھا وَ اَیْتُ کَفَا لَیْسَ بِہِ اللّٰہُ تَعَالٰی

خارج اور شدت کی سی سی  
چلنے والے اور ان کی سی سی  
اور غور و اندازہ کی سی سی  
فہرک کی سی سی  
بریکہ جان فدا و صبر با جفا کا  
کہ وہ اصل جناب زہرا کی سی سی  
کہ روایت امام کا کہ  
جیسے کہ کلمہ سے اور ان کی سی سی  
دل کے اندر شدت کی سی سی  
حال یہ ہو چکا تھا کہ سر کی سی سی  
پوچھنے والے اور سر کی سی سی  
میں نہ ہو چکا تھا کہ سر کی سی سی  
خون کی سی سی  
روان ہو جانے کی سی سی  
خاص شخصیت کا سی سی



وہ تسبیح پڑھی فاطمہ کے ہاتھ کیاس اور ثواب تسبیح کا فاطمہ کیوسے ہو  
 لَآ اِنَّ فَاطِمَةَ كَرَّمَتْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَادَا نَامَتْ جَعَلَ اللّٰهُ  
 ثَوَابَ تَسْبِيحِ ذَلِكَ الْمَلِكِ لَهَا عَلَيْهِ سَلَامٌ یہ فضل الہی اسواسے بنا لیا ہوا  
 کہ فاطمہ جب تک بیدار رہتی ہر باوجود اسے غافل نہیں ہوتی عبادت سے  
 نہیں ہٹ سکتی ہمیشہ تسبیح بتلایں و تکبیر میں مشغول رہتی ہر اسوقت جو سو گئی  
 اللہ تعالیٰ ثواب فرشتے کے تسبیح کا اوسکو عطا کیا۔

اے مومنو اس مر سہ و شان کو دیکھو  
 کیا تمہارے جس بی بی کو خادم ہوں ملک کر  
 رونے کی بھی مانع تھی انہیں باپ کے غم میں  
 دل ات جو روتی تھی ہمیں کایہ لے نام  
 جیسے کہ مانع کر دنت نبی کو  
 ناچار ہوئی فاطمہ اور چھوڑ دیا کہہ  
 جاتی تھے اُحد کو کبھی باگریہ وزاری  
 قبروں میں کبھی روتے گیت حق پر  
 احمد کی جدائی سے دل انکار تھی نہرا  
 خاتون قیامت کو سنا تھے تنہا کہ  
 محروم کیا ارث سے اور گھر بھی جلایا  
 چھینا فک اور ضبط کے نخل غواے  
 ایک باپ کے غم نے اوسرافسردہ کیا تھا  
 دھڑا پڑی تھی میں ملک ظلم کا لوطا

اس فاطمہ پر ظلم کی طعنان کو دیکھو  
 محروم کرین دشمن میں باغ و فک کر  
 کہتی تھی کہ جائز نہیں فریاد حرم میں  
 ہم سوئے نہیں پاؤں میں جاتا ہا آرام  
 بچیں کرے ہکو ذراتون کو یہ رورور  
 رونے کے لئے جا کے رہی شہر کے باہر  
 کہ سوئے بقیع آتے تھے وہ درکار  
 ہادویت گرفتار ہے رنج و محن میں  
 است کج جفا کاروں سے بیزار تھی نہرا  
 ماتم زدہ بی بی کو رولاتے تھے تنہا  
 محسن کا کیا خون بھی اور دھجی گرایا  
 افسوس ہر مظلومی بنت شدہ عالی  
 اور دوسری ہستی دل آزدہ کیا تھا  
 میراث بھی ضبطی میں گئی باپ چھوڑا

اودی انکا  
 دیکھا ہے اون میں  
 دین سے ایک شکی سرور ہے  
 رونے سے بھی اتنی  
 بین جگر خروش اتنی ہی افسوس  
 اے ان جانی ہی وقتیں ہوا خدا  
 فتن کر کے اون کو گونہ کو فوجوں  
 نہ تھے قتل کیا اور نہ بچا  
 کیا بین ہاتھ کے لڑائی میں  
 جانی کیا تو شہید کا کمون سے  
 جاری ہے پھر خباب ام حبیبہ  
 پر کیا ان عصمت کو دلا سا دبا  
 خیمہ میں لیکے لوطہ لڑکے لایا  
 قائم سے جہانوں سے خراخرا  
 لیکر لٹکتے تھے اور تھے  
 لاش خیمہ میں لیکے

قِيلَ لَمَّا بَلَغَ فاطمة الزهراء (عليها السلام) ابوبکر علیہ السلام منعها فأنكروا وألغوا إلى  
کتب معتبره میں مذکور ہوا ہے کہ جبوقت فاطمہ زہرا نے سنا کہ ابوبکر قحافہ نے  
فدک اور عوالی کو ضبط کیا ہر خند کہ لوگوں نے سفارش کی کہ یہ حق ہے  
فاطمہ زہرا کا اس شخص نے قبول کیا پھر جناب فاطمہ نے چاہا کہ حجت تمام  
کریں اپنا حق بدرجہ اثبات پہنچا کر لیویں جناب معصومہ اوٹھیں کئی سیال  
بنی ہاشم کی چند خادمہ مخدومہ ووجہان کو ساتھ رفیق ہو کر جانب مسجد  
وہوئے مسجد اقصیٰ کو حاکم کہ کچھ سے من المہاجرین و الانصار  
اسوقت ابوبکر قحافہ مسجد نبی میں بیٹھا تھا پہلو میں اسکا مشیر وزیر علی  
معہ دیگر مہاجرین و انصار گردا گرد مجتمع تھے فاکہرت ان کیصرت  
یہ تھا کہ سب تو ا جناب سیدہ نے جاتے ہی حکم کیا کہ ایک پردہ چھینیں  
خاد سے جب پردہ بندھا ایک طرف جناب فاطمہ زہرا اور سب بیٹیاں  
بیٹھیں دوسری طرف ابوبکر قحافہ اور سب مزدور ہی تم انہا انت کہتے  
اجہش لہا الہ دم بالبحاء و النجیب و رحمة لہما اور مہمان فاطمہ  
اسوقت جو مسجد نبی کو اس معصومہ نے دیران دیکھا پیغمبر زینت  
سیر کو دیاں بنایا ابوبکر قحافہ کو پر بندہ گوا کے تمام پر بیٹھا دیکھا دل بھر آیا  
ضبط کا یار نر یا بتیاب منہ ڈھانک کر زار زار رونے لگیں و امجدادہ  
جیبیاہ و اسیدہ کہہ کر جان کھوئے لگیں آہ وادیاہ اس دروسے وہ  
مخدومہ معصومہ رونے لگی کہ منافق اور منافق جتنے وہاں حاضر تھے تاثیر ہو  
تالہ و فریاد کرنے لگی فاطمہ کی تہی پر رحم کھاتے تھے اور امجدادہ و رسول اللہ  
کہہ کر چلاتی تھے غرض جناب معصومہ آپ بھی خوب روئیں اور سبکو رو لایا

اس سے پہلے  
تمام روئے کا پیر کا فکر  
الحسن کیسے تھا ان کے چہرے  
جبسکے جبوقت حضرت  
احمد حسین نے سیدہ کو لایا  
انور کا اوتھانے والا باقی رہا  
خاد فاطمہ صغیرا کہتی ہیں کہ  
میں خند کے دروازے پر بیٹھا  
کھڑی ہوئی دیکھتی تھی  
باب امام حسینؑ پر بیٹھا  
عزیزہ انصار کی طرف قریب  
تھے انکو سفند ان قریب  
دھون میں غلطان پڑی ہیں اور  
احمد ابن ابی بکر جیوں کو بوجھ  
عزیزہ نے بین اور کچھ پاس اور  
چوب رسو خادہ ہنوز  
سرفی ہیں



تبضعہ میں میرے ہوا ابتدا سے	کر شرم تو روج مصطفیٰ سے
شاہد ہے علی و ام ایمن	آگاہ ہیں سارے مرد اور زن

پھر یہاں تک سخنان درشت درمیان میں آئے کہ ابوبکر فحاشہ نے غصہ ہو کر کہا کہ اگر تیرے پاس ہبہ کا کوئی شاہد کالایا گوارا ہو تو اگر میرے گواہی دے فقار الیہ رجل من المؤمنین وقال من شهد لعلمہ بیعة الرضوان فوالغدير في ذلك الحجة الغدير حتى يشهد لفاطمہ القداسة والعوالي جب ابوبکر نے گواہ طلب کیے اوسوقت ایک مرد من مجلس میں سے اوٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے ابوبکر علیؑ کو بنی زخم غدیر میں اپنا وصی کیا ہزاروں مسلمان اوسوقت حاضر تھے بیعت رضوان کے بیشمار گواہ تھے سبکے سامنے علیؑ کو نبیؐ نے اپنا جانشین کیا جب توفیق ہوا علیؑ کو حق سے محروم کیا ایک نے بھی اون ہزاروں میں سے اگر گواہی نہ دی کہ وصی برحق مصطفیٰؐ کے علی مرتضیٰؑ ہیں جب خلائق کا یہ حال ہووے تو فائزہ کی ہبہ کی گواہی کا کیا ٹھکانا ہو اس گواہی کا کتمان بہت آسان ہے بعد اسی کہ ام ایمن نے گواہی دی پھر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میری حضور فاطمہؑ کو پیغمبر خدا نے فک و عوالی ہبہ کیا ہو میں شاہد ہوں ایسا التاس اوسوقت نا انصافوں نے جواب دیا کہ انکی شہادت سے دعویٰ اثبات نہیں ہوتا ہو افسوس صد افسوس علی مرتضیٰؑ اور حسنینؑ کی گواہی مقبول نہ ہو فاطمہؑ زہراؑ کے لئے والے کا دعویٰ نامسموع کر دیا ام ایمن سے حقیقی بی بی کو نہ مروت مانی افسوس فاطمہؑ زہراؑ کے حق پر کسی نے حمایت نہ کی اور عائشہ کے ساتھ واقع علیؑ سے لڑے فضیلت فاطمہؑ عند ذلک انصرفت

جناب ابوبکرؓ  
کہ غدر تین آگے ہوئی  
کہ تیرے حق میں کسی کا آپ سے  
کہتے ہیں جاسے کر شادی  
در پیش ہے التاس توجہ  
کہ جناب فاطمہؑ علیہ السلام کو  
جی اجازت ہے کہ بیعت  
ہو دین کہ وہ خود اعلان  
کے گواہی ہو ہر خدا و مخلوق  
اس باب میں بہت زیادہ آج  
کیا حضرت نے فرمایا ہے  
کہ جناب علیؑ کے برادر ابوبکرؓ  
سے التاس کیا کہ آپ ہی جناب  
امیر علیہ السلام سے بیعت  
میں ان بیعت میں کیا ان کی  
میں ان بیعت میں کیا ان کی







حیدر کی مصیبت میں کلیجہ جل رہا ہے دست تاسف ملنے کے واسطے پیدا ہوئے تھے ہمیشہ بلا میں مبتلا رہے گرفتار جزو جبار ہی ایک دن چین نہ پایا دیکھ کے سوا کچھ کبھی نظر نہ آیا یا ابنا کہ قتلوا بعلی امیر المؤمنین اسے بابا جان پہلے بگناہ بے تقصیر میرے شوہر علی مرتضیٰ کو سجدے کے مار لیا بچوں کو یتیم و بے پر کیا وادیر الخطب حول بیتی واضربت النار میرے گھر کے گرد ظالموں نے لکڑیوں کا انبار لگایا کچھ ادب خاندان نبوت کا کیا میرے دروازے میں گھر کی آگ لگائی و سمن مستعد تھے کہ بجائے شوہر و فرزندوں کو جلادین و قتل باب ناری علی کو کھاؤ قتل و لیدی المحسن سقطان عالم مجھے ترش ہو کر سخت بوئے کیوار کا پٹ مجھ پر مارا اسکی ضربت سے محسن میرا شہید ہوا و انت تعلم ما صنعوا لی کسر العین ضلعت حتی میت یا سقنی مقروحة علیک و علی المحسن و علی ولیدی الحسن والحسين یا لله وانا لکیا رسول الله مکروب معلوم ہو جو کچھ مجھ پر ظلم و ستم ہوتا ہے ایک نفی نے میرے استخوان ہڈیوں کے توڑے مازیا نہ لگایا اسی کے دیکھ سے وفات پائی تمہارے ماتم و غم میں دل میرا زخم دار تھا محسن کے مرنے سے کلیجہ فگار تھا حسنین کے فراق سے دل میرا بے قرار تھا انکی قیمتی انکے بے مادر ہونا ناگوار تھا اس حالت میں دنیا سے اوٹے یا رسول الله یا رب اعظم من هذا انتم صنعونے بالکاء و المذنیات پھر فاطمہ نے فریاد کی یا رسول الله اے میرے بابا رحمت الله ان سبقتوں سے عظیم تر یہ مصیبت کہ روز سے فدا مل کی آگ کم ہوتی ہے تو ظالم روئے دیگر و ہم منع کرنے آتے تھے کچھ خلق ہو ہو کر شکوہ کرتے تھے کہ فاطمہ کو رونے سے

مردہ جو چاہے  
تمام شہر سے  
جب وہ حال  
نص کی یہ  
لجھڑی میں آیا  
دور عبادت  
کیا کہی  
زیادہ ہوا  
شخص کے  
کی کشتی  
اور فضیلت  
ابن ابی  
وہم





شیر خدا کہاں ہو دے اسے حسنؑ نور و یدہ میرے غنّے زہر کا جام بی لیا  
و اے حسین میرے خلق پر یدہ تلو پایا سا کر بلا میں شہید کیا قتل و کدے  
الْحُسَيْنُ بِالْغَاضِيَّاتِ وَلَمْ تَخْضَرْهُ كَلْبُوثُ الْغَوَاثِ وَلَا عَجَلُ  
كَاشِفُ الْكُرْبَاتِ و اے در لیا مارا گیا میرا نور عین کھو  
پایا سانچ ہوا امام حسینؑ صحراے کربلا میں بیکس شہید ہوا و احسراہ تم  
غروا ت کہ شہرون میں سے کوئی کرا کہ کو حسینؑ کے حاضر نہوا افسوس ہم  
بہا ورون میں سے کوئی حسینؑ کی مدد کو نہ پہونچا اور کوئی بکسی میں  
اوسکا یار و ناسر نہوا و او بلا علی مرتضیٰ شکل کشائی کو نہ آئے و اے  
میرے حسینؑ نے تہا سید ان میں کلیجہ پر تیر کھائے و اور لیا و او بلا و  
کے ہمچہ کی صدا غاضبات میں نہ آئی میرے نوا ہے یہ تیر ورون کا  
مہنہ برستار ہا میرا پیرا جبرئیل کو برستار ہا خنجر گلے پر چلتا رہا  
گلے کا چھری پر لٹا رہا فَنَكَّرُ مِنْ دَحْرِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَسْقُوكٌ وَ سَوْدٌ  
عَنْ حُوصَةِ الْإِسْلَامِ مَهْشُوكٌ آہ آہ عاشورے کے دن کتنے خون بہو  
کیسے کیسے خدا پرست موئے کیا عابد و زاہد دلا و رہا درد و پیریں گلے  
کیا کیا جوان سر و قد گلغدار تیغ آبار سے چھٹ گئی آہ کیسے کیسے اسلام  
کی خواری و مہتاب حرمت ہوئی و کہ کہن شکیبہ بالذمائم مَحْضُونَةٌ  
كَرِيمَةٍ مِنَ النَّسَاءِ مَسْلُوبَةٌ وَ اَصِيبَتْ اَہْ کِیَا سَمِ ہوے آہ و او بلا  
کتنی ریشہا سے سفید کر بلا میں اہو سے خضاب ہوئیں کتنے عزت دار  
بیبیوں کی چادرین چھین گئیں ذلیل و خوار ہوئیں فاطمہ زہرا کی بیٹیاں  
لٹ گئیں پوتیاں سر پر ہنہ بھین علی کی بیٹیاں بے نقاب بھین سلم کی







سیری راحت جان سے اور کیا سلوک کیا میرے بڑھون لیش سفید و س  
 اور بچے لاوازون سے و ما فعلکم یتانی و اطفالی و ما فعلکم  
 باہل ایکے و مکیا لے میں متھارے پاس اپنی بیٹیاں اور بچے چھوڑ کر سو  
 تھے تھے اونٹنے کیا سلوک کیا میرے عیال و اطفال متھارے سپرد تھے کیا  
 مراعات اور محبت اظہار کی یہ فریاد فاطمہ سنکر و شیمان آل محمد شرمندہ و شیمان  
 رہا نیلے کچھ بات منہ سے نہ نکلی گی گردنیں جھکائی گئیں تم صخر صخر  
 عا لیت و تقول یا عدل یا حاکم احکم مکین و کین فاولد جناب فاطمہ نے  
 سوال کا جواب نہ پائیں گی رو کر چلا نیکی بقیار ہو کر چیخ مار نیکی اپنے اللہ کو رو کر  
 پکاریں گی کہ اے عادل اے حکیم منصف عظیم میرا انصاف کر میرے بیٹے کے  
 قاتل میں اور مجھ میں حکم کہ تو احکم الحاکمین ہے فیقال لھا یا لیت ادا  
 الجنت پس ملا یک پکاریں گی اے مخدومہ بہشت میں داخل ہوتا میر  
 دل غم دیدہ کو خرمی حاصل ہو فیقول لا ادخل الجنة حتی اعلم ما صنع  
 بولدہ الحسن بن عبدی فاطمہ پکاری گی لاواستین جنت میں اگر  
 نجاؤنگی رو رو کر عرش کا پایہ ہلاؤنگی حتی کہ معلوم کرونگی میرے حسین پر  
 کیا ستم گزے میرے بعد میرے پیارے پر کیا دکھ پرے بعد میرے مظلوم کو  
 لاؤ مجھے کربلا کا ماجرا دکھاؤ فیقال لھا انظری بین اهل القیمۃ  
 آواز آو گی اے فاطمہ اہل محشر کی طرف غور سے دیکھو تیرا حسین میدان  
 میں حاضر ہے فتنی میاں و شاکستی الحسنی و هو واقف لاداس  
 یہ نہ سنکر جناب فاطمہ راست و جب مڑ مڑ کے نگاہ کری گی ناگاہ حسین اوی  
 ہوا محشر میں

خبر از حضرت زینب علیہا السلام  
 کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو خبر ہوئی کہ حضرت زینب علیہا السلام  
 نے کربلا کو چھوڑ دیا تو فرمایا  
 کہ زینب! یہ کون سا بیچارہ ہے  
 جو تم کو چھوڑ دیا؟



ناز پروردہ حسین و اسے ادا میرے بچہ پروردہ حسین و اسے ادا میرے سید  
غریب و اسے ادا میرے سید و محنت لغیب خدا کے حبیب ظہر

سر کیون نہیں تن پر یہ مظلوم  
میں چومتی رخسار مجھے کیون دکھایا  
بوسہ نظر آئے مجھے یہ ان میں ہر  
شہرگ سے اوبلتا ہر پڑاؤں متھارا  
سوفار تو ہیں سینہ پر اور سر کچھ  
جس سر کی لیا کرتے تھے رورو کو بلائیں  
کس ظلم سے مار گئے بچان کے تم  
پانی بھی دم فوج پلایا نہ ٹھہرین آہ  
سجے سے میں چلا حلق پہ جلا د کا خنجر  
بچے کے پلانے کے لیے بھی نہوا  
خیمہ میں تڑپتے رہنے پر آب سکینہ  
پھر ظالموں نے مارے تھپی میں طمان  
قاسم کو تیرے سانسے میدان میں کیا  
گردن میں لگا تیرے خلد بدھارا  
ہاتھوں کو کٹائے ہوئے ہے ساتھ  
یہ اہل حرم اونٹوں پہ سوار کھڑے ہیں  
وہ زینب منوم وہ کلثوم ہر معنی  
نیتے ہوئے وہ بیڑیاں ہمار کھڑا

قربان ہو مادر میری مظلوم حسینا  
 وہ روئے منور میرے مظلوم حسینا  
 اسے کشتہ خنجر میرے مظلوم حسینا  
 پوشاک ہوئی تربیرے مظلوم حسینا  
 بین میٹھے کے باہر میرے مظلوم حسینا  
 کا آگیا وہ سر میرے مظلوم حسینا  
 اے جان پیمبر میرے مظلوم حسینا  
 اے مالک کوثر میرے مظلوم حسینا  
 اے وارث حیدر میرے مظلوم حسینا  
 ایک قطرہ میر میرے مظلوم حسینا  
 دہنتے سی دختر میرے مظلوم حسینا  
 اور چین گئے گوہر میرے مظلوم حسینا  
 مار گیا اکبر میرے مظلوم حسینا  
 بیابا اعلیٰ صغر میرے مظلوم حسینا  
 عباس لاؤ میرے مظلوم حسینا  
 برفقہ و چادر میرے مظلوم حسینا  
 وہ بانوی مضطرب میرے مظلوم حسینا  
 کی جسم ہے لاغر میرے مظلوم حسینا

اور نہایت  
اگر محمد بن عبد اللہ  
یہ سب اس لئے کہ وہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اور زار و سوز کے  
اہل کو فائدہ پہنچانے  
خیر و برکت اور نجات  
و جنت و جہنم کے  
کہ ترے لئے حضرت امام  
علیہ السلام نے دنیا و آخرت  
اس اہل کو فائدہ پہنچانے  
پر روضے میں قیام  
کے لئے کیا ہر حضرت  
شیخ کا جس کا اسم اہل کو  
واس اہل کو فائدہ پہنچانے  
نفاق کی راہ سے بچانے  
یہ سب اہل کو

وَأَحْمَدُ تَلْبَاهُ عَلَى تِلْكَ الْأَعْصَادِ الْحَارِ بَيْتِهِ وَأَوَّلًا كَلْبِيَّةً جَلَسَتْ حَيْثُ  
 عُيَانُ بَدَنٍ دِيكِهِ دِيكِهِ كَرَبِيعُونَ كَسْرُ كَيْسٍ هِنَ جِهَرِ بَيْتِ نَقَابِ شَيْخِ شَيْخِ  
 كَسْرُ تَنَ بَرَلِاسِ نَهْنِ غَارَتِ كَرُوتِ كَرُوتِ كَرُوتِ كَرُوتِ كَرُوتِ كَرُوتِ كَرُوتِ  
 وَأَوَّلًا تَلْبَاهُ عَلَى تِلْكَ الْحِجُومِ الْمُحَرَّمَةِ وَأَوَّلًا كَيْسِ بَدَنٍ نَارِ نِينَ خَالِدِ خُونِ  
 مِينَ آلودِ زَنُحُونَ سَ جُورِ جُورِ مِينَ وَالْمَفَا عَلَى تِلْكَ الْأَعْصَادِ  
 الْمُقَطَّعَةِ وَأَوَّلًا كَيْسِ يَهْ عَضَا يَارَهُ يَارَهُ خُونِ مِينَ مَغْشَتِ سِيرِ كُوسِ دُورِ  
 قَالَ فَكَلِمَةً تَنْفِي فِي ذَلِكَ التَّوَقُّفِ الْأَوَّلِ بَلَا لِي كَا ثَمًا بِهَرِ جَنَابِ رُوحِ خَدَا  
 فَرَمَا يَكُ جَبِ فَاطِمَةُ يَهْ بَيَانِ كَرُوتِ جِلَا دِيكِي مُحْشَرِ مِينَ قِيَامَتِ آوِي كِي كُوتِي كُوتِي  
 اِي سِي نَهْ كِي جَوِ اشْكِارِ نَهْ كِي كُوتِي دَلِ اِي سِي نَهْ كِي جَوِ كَرُوتِ اَزْ وَبِقَرَارِ هُوسِ  
 سَبِ فَاطِمَةُ كَا لَوْحِ سَنَكِرِ زَارِ زَارِ رُوحِ جِلَا دِيكِي سَبِ مِينَ مِثْنِ كَسْرِ  
 مَكْرُوتِي كِي فَعِنْدَ ذَلِكَ يُمَثِّلُ اللَّهُ الْمُحْسِنِينَ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَتُحَاصِمُ ظَلَامِيَّةُ  
 بِأَحْمَدِ اللَّهِ تَعَالَى بِقَتْلِ الْأَعْدَاءِ ۝ اَوْسُقْتَ اللَّهُ تَعَالَى اِي  
 قَدْرَتِ كَا مَلِ سَ حَسِينِ كُوسِ رَفِيقَانِ وَعَدِ مِرَانِ بِهَرِ صُورَتِ اَصْلِي بِرُوحِ كَا  
 صِيحْحِ وَسَالِمِ تَهْمِيَارِ يَانَدِ هُوسِ كُوسِ بِرُوحِ مِيرَانِ مُحْشَرِ مِينَ لَوِي كَا  
 دِشْمَنِ بَهِي مَثَلِ سَالِقِ صَفِ آرَا هُونِ كِي بِحُكْمِ خَدَا حَضَرَتِ اِي سِي دِشْمَنُونَ بِرُوحِ  
 فَتَحِ يَارُوتِي كِي عَمْرُوتِ مَعُونِ سَبِ اَرِ جَاوِي كِي وَكَذَلِكَ عَلَى الْحُسَيْنِ  
 وَذُرِّيَّتِهِ الْحُسَيْنِ ۝ اَوْسُقْتَ لِي قِيَامَتِ جَنَابِ اَمِيرِ عَلِيهِ السَّلَامِ اِي سِي  
 مَخَالِفُونَ سَ جَبَالِ كَرُوتِي بِهَرِ حَضَرَتِ اِمَامِ مَثَلِ اِي سِي دِشْمَنُونَ سَ قَتَالِ كَرُوتِي  
 سَاعَاوِي مَعُونِ شَكْتِ يَارُوتِي يَزِيدَارِ اَجَاوِي كَا سَطِيحِ سَبِ لَمِ مَعُونِ مِينَ  
 قَاتِلُونَ سَ عَصَةِ مُحْشَرِ مِينَ جَنَابِ كَرُوتِي كَا فَرَمَا اَدِ هُونِ كِي مَوْسِنِ شَادِ هُونِ

یہاں سے آواز  
 کیا اور لباس پہنا  
 پہنچ کر باعث کار  
 رسول ہوئے اور باقی  
 بتوں ہوئے بہترین عالم کے  
 بہترین اولاد آدمی  
 کیا فرزند رسول خدا کی پوری  
 علی تاکہ سب سے پہلے  
 سے لڑا اور اپنے سے  
 حال پر رہی تو اس میں  
 روح پیغمبر سے  
 شہر شہر آئی اور اس کے  
 جوشے عمل میں آیا اور اس کے  
 زبان ہمارے اور اس کے  
 ایک ایک مومن کے  
 ایک ایک مومن کے



ثُمَّ يَا هَرُ اللَّهُ تَعَالَى نَادَا اسْمَهَا كَسَبَتْ  
 اِيك اگ کو نام اوس کا بہب ہر قدا اوقد علیہا الْفَعَام حَتَّى  
 اسودتِ اظلمت وہ اگ ایک ہزار برس بھر کالی ہے دھونکتے دھونکتے  
 سُخ ہو کر سیاہ ہو گئی ہے روشنی کا نام اوسمین باقی نہیں رہا۔  
 فَبَلَّغَهُمْ عَنْ اَوَّلِهِمْ اِلٰی اٰخِرِهِمْ اوس اگ بہب کا شعلہ بنی  
 ہو کر آوگیا اور لاشے ملعونوں کے نکل جاوے گا لعنةُ اللہ علی الظالمین

رطب چھٹا مغل ماتم کا بیان فضیلت جناب امیر علیہ السلام اور جناب رسول خدا کا همان ہونا گویں جناب سیدہ کے اور رطب بہشت کے لئے پنجتن پاک نے نوش فرمائے اور شہادت جناب امیر علیہ السلام کی

آغاز شروع مجلس ہے شیخ جان علی ابن اسحاق ابی محمد مجتہد  
اساتذہ الغالب، تھارامولایم قبول رب جلیل ہے فخر ابراہیم و اسمعیل علیہ السلام

فضائل جناب رسالت مآب کے بیان کرنے امر محال ہے علی صاحب فضل و کمال ہے علی کی رتبہ نبی جانتے تھے خاتم الاولیا کو خاتم الانبیاء پچھتے

روایت از ابن عباس: کہ جناب رسول خدا نے جناب میر کی شان میں فرمایا لَئِنْ رَآتُكَ الرَّيَاءَ الْبَلَامَ وَالْجَرْمَ صِلَادًا وَكُنْجُ حُسَابٍ وَالْأَنْسُ كِتَابٍ مَا أَكْصُو مِنْ قَضَائِلَ عَلَى نَبِيٍّ أَبْطَابِ قَضَائِلٍ وَاحِدٍ

اگر سارے باغون کے درختوں کے قلم بناوین اور دنیا محیط کو سیاہی کے بدلے  
مصرت میں لاوین اور سب جہنم کو حساب کریں اور سب نبی آدم کتابت میں  
شباب کریں ہرگز نہ لکھ سکیں گے فضیلت میں سے علی مرتضیٰ کے ایک سچی فضیلت  
ابن عباس سے روایت ہے کہ اہل کعبہ میں نے ابو ذر کو پتھر سے کعبہ کے لیٹا ہوا

پکارا تھا کہ ایسا الناس جو مجھے پہچانتا ہو جانتا ہو اور جو نہیں پہچانتا اور  
 معلوم ہو کہ میں ابوذر غفاری بنی کا صحابی و خادم ہوں قَالَ لَوْ كُنْتُمْ  
 حَتَّى تَكُونُوا كَالْأَنْبِيَاءِ وَصَلَيْتُمْ حَتَّى كُنْتُمْ كَالْحَبَايَا مَا كُنْتُمْ مَعَكُمْ حَتَّى  
 تَجْعَلُوا عِلِّيًّا بَعْدَ كَمَا أَرَدْتُمْ رَكْتَمُ رَكْتَمُ تَارِسَ دُبْلَى بُو جَاوُگے سو کہہ کر باز  
 در کوع و سجود کرتے کرتے پیردن کی طرح دو ہر خمدار ہو جاوے گا اس روزہ نماز نافع  
 نہ ملے گا جب تک علی مرتضیٰ کی محبت نہ ہوگی بشرط صحت عبادت محبت شاہ و ملائکہ

علی کی دوستی ہے جزو ایمان	جسے اُلفت نہیں ہے نا سلمان
ہر شرط صحت طاعت یہ اُلفت	نہو اُلفت تو پھر طاعت ہر کلفت
وہ مومن ہے جسے ہر حُب حبیب	جسے اُلفت نہیں سگ ہے بد
علی مرتضیٰ سے جو ہے بیزار	یقین جانو کہ او سکی مان ہے بدکار

روایت کی ہے جماعت اصحاب نے کہ ایک دن جناب سولخام جناب فاطمہ  
 کہ روئے افزا ہو فقال يَا فَاطِمَةُ إِنَّ أَبَاكِ ضِعْفٌ اور فرمایا کہ اے  
 فاطمہ آج میں تیرا حمان ہوں میری صیانت کہ فقالَتْ يَا أَبَتِ إِنَّ  
 الْحَسْنَ وَالْحُسَيْنَ يُطَالِبَانِي بِشَيْءٍ مِمَّنِ الزَّادِ فَلَمْ أَجِدْ لَهُمَا  
 شَيْئًا فَيُضَانَانِ یہ جناب فاطمہ نے عرض کی ہے اباجان آج میرے گھر میں  
 کچھ حاضر نہیں حتیٰ مسنین مجھے غذا مانگتے تھے کہ اپنے ساتھ لیکر باہر کیلئے  
 جاوین میں نے بہت ٹھونڈھا تلاش کی کچھ ہاتھ نہ آیا کہ اونکو کھلاؤ یا سہتہ  
 کہتے آخر جو کچھ ہی بیٹھے رہے باہر نہیں نکلتے ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ وَجَلَسَ  
 مَعَهُ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ باوجود معرض کو جناب سولخام  
 داخل ہوئے علی و فاطمہ و مسنین کے ساتھ بیٹھے فاطمہ نے مسنین کو مانگ دیا

بہشت میں پہنچا  
 تعارف میں اس کے ساتھ  
 کہ میں اس کے ساتھ  
 اوس وقت میں تھا جس وقت  
 اوس سرور کا حکم کہ  
 کہ جو بازار کو فتنہ میں لے جا کر  
 مجھے جب بار بار کہہ رہے تھے  
 نیز وہ دار پہنچا تو میں نے  
 چاہا کہ اس کے ساتھ  
 جو اس میں نہیں ہیں  
 مبارک اور کمر و زانو  
 اور یہ تو ان کے لئے  
 اور یہ اس کے لئے  
 اور یہ اس کے لئے  
 اور یہ اس کے لئے

کیف یصنع فاطمہ زہرا اوسوقت حیران و شرمندہ یحسین حسین کچھ دھیان  
 میں آتا تھا سوچتی رہتیں کہ کیا تدبیر کروں کہ ان سے لاؤں پیغمبر کو کھلاؤں  
 اِنَّ النَّبِيَّ نَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ وَ اَنَاجِبَ رَبِّهِ قَدْ نَزَلَ اَبَدُ مَعْرُوفٍ دیر کے  
 جناب پر تو خدا فرما دیا کہ آسمان کی طرف دیکھا ناگاہ جبریل نازل ہوا  
 قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَلَيْسَ اَلَا اَعْلَىٰ اَيُّكُمْ اَلَسَّلَامُ وَيُخَصِّصُكَ بِالْخَيْرَةِ وَالْاَكْوَا  
 اور کہا کہ یا محمد خدا بزرگ و برتر تو کو سلام کہتا ہے اور خیریت و اکرام کا مخصوص کیا ہے  
 وَ يَقُولُ تَعَالَىٰ لَكَ كُلُّ عِلْمٍ يَا نَاطِلَةً وَيَا حَسَنٌ وَيَا حُسَيْنٌ اِنَّ رَبَّ الْعَرْشِ  
 عَلَّمَ اَنْتُمْ جَمَاعَةً مِّنْ شَيْءٍ يَسْتَسْمُونَ مِنْ فَوَاحِشِ الْجَنَّةِ اور فرمایا کہ یا محمد  
 کہو علی و فاطمہ اور حسن حسین سے کہ خدا نے جاننا کہ تم جو کہ ہو پس کون میوہ  
 چاہتے ہو میوہ ہائے بہشت سے جناب امام حسین از بسکہ کم سن تھے کہنے لگے  
 اے بابا امیر المومنین اگر آپ کا حکم ہو اسے اماں ان اگر تم اجازت دو اسے بھائی اگر  
 تم شخص کو تو میں تمہارے ہم جو میوہ بہشت کا مجھے مرغوب ہو اسد تک سے  
 طلب کروں فقالوا جميعاً قل يا حسين مما شئت فقد وصينا بما  
 تختنا رَحْمَةً سب سے خوشی سے کہا اے حسین مانگ جو تیرا چاہے تو ہمارا کیل ہے  
 سب راضی ہیں جو تو طلب کرے گا ہم بھی اسی کے طالب ہیں فقال يارسو الله  
 قل جبريل انا نشتي رطباً جنيثاً من غير اوانه  
 اوسوقت حسین پر اس زمانہ جان جبریل سے کہو کہ ہم بے رت کا میوہ کچھ تازہ  
 چاہتے ہیں فقال النبي قد علم الله تبارك و تعالیٰ بنی نے فرمایا اے حسین  
 اللہ تبارک و تعالیٰ نے اتنا سننا میرے عرض کرنے کی محتاج نہیں تھے قال يا فاطمہ  
 فومني وادخلي البيت فاحضري لنا فيسبح بحمدنا و نوحنا

جبرائیل نے جناب امام حسین سے فرمایا کہ میں نے تم کو جو میوہ بہشت کا مجھے مرغوب ہو اسد تک سے طلب کروں فقالوا جميعاً قل يا حسين مما شئت فقد وصينا بما تختنا رَحْمَةً سب سے خوشی سے کہا اے حسین مانگ جو تیرا چاہے تو ہمارا کیل ہے سب راضی ہیں جو تو طلب کرے گا ہم بھی اسی کے طالب ہیں فقال يارسو الله قل جبريل انا نشتي رطباً جنيثاً من غير اوانه اوسوقت حسین پر اس زمانہ جان جبریل سے کہو کہ ہم بے رت کا میوہ کچھ تازہ چاہتے ہیں فقال النبي قد علم الله تبارك و تعالیٰ بنی نے فرمایا اے حسین اللہ تبارک و تعالیٰ نے اتنا سننا میرے عرض کرنے کی محتاج نہیں تھے قال يا فاطمہ فومني وادخلي البيت فاحضري لنا فيسبح بحمدنا و نوحنا

کہا اے فاطمہ داخل ہو حجرے کے اندر اور جو کچھ دیکھے لاکے حاضر کرو <sup>خلفہ</sup>  
 وَرَأَتْ طَبَقًا مِّنَ الْبُخَارِ مَطْطَعًا مِّنْ دِلٍّ مِّنَ الشَّيْءِ لَاحْضَرِ فَعَقِبَهُ وَطَبَقًا  
 جناب فاطمہ نے ہر حسب الامور حجرے کے اندر گئیں دیکھا ایک طبق بلور کا دھوا،  
 اوپر ایک روال باریک بنہ سندس کا ڈنہکا ہوا اس طبق میں تازہ لوتے  
 ہوئے کھجورین بھری ہوئی مہین <sup>مہین</sup> قَالَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَامِلَةٌ  
 لِّمَا لَيْتُهُ يَا فَاطِمَةُ إِنَّ لَكَ هَذَا پس فاطمہ زہرا وہ دسترخوان طباق  
 اوٹھا کر لائیں اور جناب رسول خدا کی آگے نسل مریم بنت عمران مائدہ لے کر ہوئے  
 آئین بنی نامہ ذکر یا غنیمہ کے پوچھا اے فاطمہ یہ نعمت تیری پاس کہنا کہ  
 آئی یہ روزی طیب و طاہر کہاں سے پائی قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ  
 اللَّهُ يُرِيقُ مَرْثِيَاءَ بَعْضِ حَسَنَاءٍ قَالَتْ لِمَ يَرِيقُ <sup>عین</sup> جناب فاطمہ نے عرض کی  
 یا رسول اللہ یہ نعمت غایت خدا ہے سیوہ جنت المادی ہو اللہ تعالیٰ کا ور ہے  
 جسکو چاہتا ہے بحساب و بشمار روزی دیتا ہے یہ قول فاطمہ نے ہر اکالبعینہ کا  
 مقولہ ہے کہ قرآن میں مذکور ہوا ہے فَنَفَاةُ النَّبِيِّ وَتَنَاوُلُهَا الطَّبَقُ فَقَدْ  
 بَيَّنَّ أَكِيدُ فِيهِمْ جناب رسول خدا نے اس وقت اٹھ کر طباق و دسترخوان  
 حضرت فاطمہ کے ہاتھ سے لیا علی مرتضیٰ حسنین کے آگے لاکر کہا فاطمہ کو  
 بھی لاکر بٹھایا آپ بھی بیٹھے ثم أَخَذَتْ دُطْبَةً وَاحِدَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ  
 الْحُسَيْنِ وَقَالَ هِنِيئَا مَرْثِيَا لَكَ يَا حُسَيْنُ بَعْدَ إِيْزَانٍ غَمِيرٍ <sup>حسین</sup> کہا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
 الرَّحِيمِ پھر ایک کھجور کا دانہ اوٹھا کر امام حسین کے منہ میں اپنی ہاتھ سے  
 دیا اور فرمایا نوش جان ہو تجکوے حسین ثم أَخَذَتْ دُطْبَةً أُخْرَى فَوَضَعَهَا  
 فِي فَمِ الْحُسَيْنِ وَقَالَ لَهُ هِنِيئَا مَرْثِيَا لَكَ يَا حُسَيْنُ بَعْدَ إِيْزَانٍ وَوَسْوَازٍ

عکابا بستان  
 اور وقت و جناب  
 فرمایا کہ  
 طلاق ای  
 بنی نبی کریم  
 لاکر کھینچ کر  
 کہ بابت اور  
 اور وقت سطر  
 داخل ہوا علی  
 دخیل ہوا علی  
 مقبول و درج  
 اور وہ فرمایا  
 فرمایا کہ اس  
 لاکر بٹھایا  
 بیان یہ  
 اور وہ فرمایا  
 اور وہ فرمایا  
 اور وہ فرمایا



میں اگر کسی  
جنگ اور جنگ میں  
پس میں انکو جو  
کرتی ہوں ہر وقت  
ہوں سعادت میں اور  
بکرتی ہوں لیکن جو  
تو ہر چیز کے ساتھ  
وہی ہوں لوگوں کے  
بائی جہتی ہوں ہر وقت  
غیر کرتی ہوں ہر وقت  
جو یہ حال شاندار  
شعبہ ہوا دل میں  
چمکوں میں صابر  
جہاد میں ہوں ہر وقت  
کہ میں آئے ہوں ہر وقت  
دوست میں ہوں ہر وقت

ہر نیم خدا نے چوتھا دانہ کجور کا اوٹھا کر علی مرتضیٰ کے منہ میں دیا اور فرمایا تو کھا  
ہو تجھ کو یا علی اور اس طرح سے تین دانہ رسول خدا نے امیر المومنین کو منہ میں دیا  
ہر مرتبہ یہ کلمہ آیا کہ گوارا ہو اور نوش جان ہو تجھ کو یا علی وَبَثَّ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ  
ثُمَّ قَامَ ثُمَّ جَلَسَ ثَلَاثًا پھر سو تھک جلدی کو اوٹھ کھڑے ہو کر پھر بیٹھے  
پھر استادہ ہو کر پہ چلوں فرمایا تین مرتبہ یہ کلمہ کھڑے ہوئے اور بیٹھے تھک چکے  
جَمِيعًا مِنْ ذَلِكَ الرَّطْبِ بعد ازاں سب نے لکڑہ رطب نوش کر لیا  
اَلْكُفُوَا اَزْتَفَعَتِ الْمَائِدَةُ اِلَى السَّمَاءِ ہر گاہ سیر ہو کر پس گیا وہ دسترخوان  
پس آسمان بلند ہو کر حکم خدا رحمان آنکھوں سے نہان ہو گیا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ  
يَا اَبَتِ رَأَيْتَ الْيَوْمَ هَيْكَلُكَ عَجَبًا اَوْ سَوِّتُ زَهْرَانِ عَضُّكِ اِيَّايَا  
جان آج میں نے جناب سے ایک امر عجیب دیکھا ہر جناب رسالتا ب فرمایا  
او فاطمہ اس امر عجیب کی تفسیر یہ ہو کہ اول رطب جو میں نے حسین کو کھلایا تھا  
وہ اسرائیل بکارے نوش جان ہو تجھے اے حسین اوس وقت میں نے بھی ہوا  
فرشتوں کی کی اور کہا نوش جان ہو تجھ کو اے حسین بعد ازاں وہ سراوانہ پھر  
حسین کو جو وقت کھلایا جبریل و عورائیل بکارے گوارا ہو تجھ کو اے حسن جس نے بھی  
سو وقت کی اور یہ کلمہ زبان پر لایا بعد ازاں تیسرا رطب تجھ کو کھلایا ناگاہ دیکھا تو  
حوریاں جنت مارے خوشی کے غرفوں سے بہشت کی ہم سب پر شرف ہوئی میں  
بکار بکار کے مبارکباد دیتی ہوں کہ نوش جان ہو تجھ کو اے بنت محمد گوارا ہو تجھے اے  
خاتون جنت اوس وقت میں نے بھی اونکے قول کی موافقت کر کہا اَهِنِيَا  
مَرْيَمُ يَا فَاطِمَةُ جو وقت میں نے چوتھا دانہ لیکر امیر المومنین کے منہ میں  
رکھا ایک آواز اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی کہ فرمایا گوارا ہو نوش جان



تجھ کو یا علی میں نے بھی موافق قول خدا کے کہا **هَيِّئَا حَرْبًا لَكَ يَا عَلِي**  
پھر میں نے علی کے منہ میں دوسرا طیب دیا پھر تیسرا دانہ کھلا یا ہر مرتبہ آواز  
حق سجانے لگا کی سنی کہ فرمایا **هَيِّئَا حَرْبًا لَكَ يَا عَلِي** جب تین بار یہ آواز سنی تو کہہ کر  
اٹھ کھڑا ابو امین تین مرتبہ تعظیم رب العالمین بجالایا **فَسَمِعَتْهُ بِالْحَمْدِ وَالْعِزَّةِ**  
**وَجَلَّالِي لَوْ نَاوَلْتُ عَلِيًّا مِنْ هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ رُطْبَةً لَقُلْتُ**  
**هَيِّئَا حَرْبًا لَكَ يَا عَلِي بِغَيْرِ انْقِطَاعٍ** سنا کہ اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا قسم ہے جھکو اپنی عورت و بزرگوری کی اسے تمہارا اگر تو علی کے منہ میں  
اسی طرح ایک ایک دانہ کھلاتا رہتا اس وقت سے زبان قیامت تک ہر امنہ  
میں کہے جا آ **هَيِّئَا حَرْبًا لَكَ يَا عَلِي** نظم

اللہ اللہ کیا شرف ہے شاہ کا اوس ولی پر یہ ستم ہو وادریغ زخمی ہو مسجد میں شیر کردگار خون سے پوریش بارک بانصاف کیا شقی ستا بن مجسم بد نہاد قتل حیدر کو کیا بھر وقام	ہے علی الحق دے اللہ کا سجدے میں ظالم لگا دے سر پہ تیغ ہو نمایاں زخمس تیغ آبدار سرخرو ہو جون شفق میں آفتاب کیا ستمگر ستا مراد سے نامراد واسطے زن کے کیا خون امام
--	--

روایت ہے عائشہ بنت ابی بکر سے کہ ایک دن میں نے جناب رسول خدا کو دیکھا  
کہ علی کی گردن میں ہاتھ ڈالے پیار سے منٹھ چومتے تھے رورور کر فرماتے تھے  
**يَا وَحِيدُ الشَّيْءِ** میرا باپ تجھ پر خدا ہوا مسجد کو فہن نہیں دے  
والے یہ کہتے تھے اور بار بار پسینہ علی کے منٹھ سے پونچھتے تھے اور اپنی رو  
سبارک پر وہ لہرتے تھے اور روایت ہے کہ جنگ خندق میں جب دن علی کے سر پر

تو اس وقت  
کیونکہ اس کا چہرہ  
خشب کی ایک کھنکھ  
انچ دوش بلایا اس نے  
بکھڑا دانہ ہو سکا اس نے  
ایک صحابی نے بوجھ ادا کیا  
دیکھا عرض کی یا رسول اللہ  
سے میں نے کہا کہ یہ  
نے فرمایا میں نے  
کیونکہ اس کا چہرہ  
دیکھا عرض کی یا رسول اللہ  
سے میں نے کہا کہ یہ  
نے فرمایا میں نے  
کیونکہ اس کا چہرہ  
دیکھا عرض کی یا رسول اللہ  
سے میں نے کہا کہ یہ  
نے فرمایا میں نے

عمر ابن عہد و ولی زخم لگا یا پس پیغمبر اوس گھاؤ کو اپنے ہاتھ سے باندھتے تھے  
 رور و کرتے تھے ایں آگون اِذَا خَضِبَ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ اوس دن میں کہنا  
 ہو گا جس روز یہ ریش مبارک اس سر پر کے لہو سے خنہ باریا ہو جائیگی لہو

سجدہ کو فنی کے اندر یا علی	تین اس سر پر لگا بیگا شفی
سجدے میں اس سر پر جا کر ہو گا	ہو گا یہ رو سے سنور لالہ گو ن
میں نہو لگا پاس تیرے اراخی	کون دہان خدمت کر گیا اراخی
خون میں آلودہ ہو گی ریش پاک	سر تیرا تلوار سے ہو دیکا چاک
سُخہ پہ خون بہ بہ کے ہر دم آ بیگا	تو ملیگا سُخہ پہ یہ فسر مایگا
سُرخ و مچھو کیا اسد نے	زخمی سجدے میں کیا گمراہ نے
اب کرو لگا میں ملاقات رسول	مجھ پہ ہو دیگی عنایات رسول
اب رہائی میں پائی قید سے	اب چھٹا اعدا کے مکر و کید سے

واسعبتاہ عبدالرحمان ابن لمحم ملعون نے رکن دین کو گرا دیا اوس میں  
 شب سجدہ کو فنی میں اوس جناب کسر پر سجدہ میں ار لگا یا شیر خدا کا  
 خاک خدا میں بہا یا ابن لمحم ملعون سے روایت ہے کہتا ہے کہ حضرت کہ  
 امیر المومنین کے سر پر بیٹے لگائے تھے اگر تمام اہل زمین اوس ضربت کو  
 تقسیم کرتی تو ساری خلافت ایک دم میں ہلاک ہو جاتی اس سبب کہ میں نے  
 وہ تیغ آبدار ہزار درہم دیکر مولیٰ سے تھے پھر ہزار درہم دیکر دہر کے بانی  
 میں بجھائے تھے آہ وہ ضربت قفا سے سر پر حضرت کی ٹہری مغز سر کاٹی  
 ہوئی پیشانی پر جا کر ٹھہری بلکہ جبین میں شگافتہ ہی آہ ولیکن اوس شجاع  
 غضنفر کی زبان سے ہرگز صدا سے آہ بلند نہ ہوئی کہیں تلوار کھا کر کہا

اوشکار لایا شد  
 کہ تھے خدایا رضی عنہ  
 کہم والغان کہ سبیل اور  
 اب المومنین کا نصرت کرے  
 حضرت یہ حکم کیا فرما رہے  
 جب اوس کو دروازہ کھولا گیا  
 اندر گئے ذیل اوس کے ہاتھ میں  
 اور دیکر کہ میں لگا رہتا تھا خدا  
 یوں چاہتا ہوں کہ چھڑاؤں کا  
 کام کروں میری خدمت کرنے کو  
 اب یوں ہیں تو اپنے چچا کی خدمت  
 توجہ ہو اکیس عباد میں جس کو  
 روایان چکاؤں گشت چوہے  
 چھڑاؤں یا میں شہر چکان  
 بھلاؤں تو کچھ نہ میں شوق  
 خدمت کے کہ میں نہیں



وَأَنَا مِسْكٌ كَمَا تَمِدُّونَ مَجْجَسَ بُونِ تَسْهُونَ بِحَرِّ بَاقِي فَرْزَنُونَ كَوَلِّ  
 ارشاد کیا کہ تمہیں وصیت کرتا ہوں اولاد فاطمہؑ کی اطاعت کرنا اسے جدا  
 نہ رہنا پھر فرمایا اَحْسَنَ اللّٰهُ وَلَكُمْ الْعِزَّةُ پھر فرمایا خدا تمہیں اس  
 مصیبت میں جزا دے گا کہ میں آج کی رات تم سے جدا ہوتا ہوں  
 سب فرزند زار زار رونے لگے اہلبیت تصدق ہونے لگے پھر امام حسینؑ  
 کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا یا ابا عبد اللہ انت شہیدک ہذا الامتہ  
 فعلیک بالصبر والتقویٰ اور کہا اے ابا عبد اللہ حسینؑ تو امت کے  
 ظلم سے شہید ہوگا تجکو لازم ہے کہ صبر اختیار کرے پرہیزکاری اپنا شعار  
 کرے ناگاہ حسینؑ مبارک سے عرق نے جوش مارا زبان سے ذکر خدا جاری  
 ہوا منہ قبل کی طرف پھرایا آنکھوں کو بند کیا دست و پا دراز کیے کہا  
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ص  
 پس ہمارے روح والا نے لطیف عالم بالا پر واز کیا زینبؑ و ام کلثومؑ نے  
 گریہاں چاک کیے خاک اوڑائی امام زادوں نے عمامہ اتارے اہلبیت نے  
 والہام و سیدہ کی نعروں سے آسمان زمین سے روضہ کی آواز آتی تھی غزل  
 ماتیوں کی فریاد جاتی تھی زینبؑ غم بزبان حال یہ لوح جانسور پر تھی تصویر  
 یہ زینبؑ لوح گر ہو کر پکاری  
 میرے بابرہ کی شیر ہی ہے  
 قیامت ہے عبادت میں خدا کے  
 تمہیں کیا مار بیٹھا تیغ ناری  
 چلی کوفہ سے جنت کو سواری  
 قفا پر چل گئی شمشیر ہے  
 لعین نے تیغ سے گردن جدا کی  
 ہوا دریا سے خون گردن سے جاری  
 رطب سا تو ان نخل ماحم کا۔ بیان میں ظلم نبی امیہ کے اور اہلبیت حضرت کا

دور دور کیا  
 کھینچ کر پھینک دیا  
 اسے خود بخود علی کو بخیر  
 کہ علیؑ نے تھا جسے سکون  
 تواری کی ہمت سے جوش  
 آج تک نہیں لی ہے جوش  
 عورت خیر کرنے سے خارج ہو  
 بجا کر اسے خدا اب تو اٹھ  
 منور کو جا کر شہنشاہ  
 حضرت جلدی سے اور کمر  
 منور میں گل ڈالیں جب  
 شعلے توڑ کے بلند کر دیں  
 اور اس کے مقدس منور سے  
 شعلہ کی سے عرق بن رہے  
 جانے شعلہ جون جون حال  
 خدا کی رحمت سے ہمارے  
 رطب سا تو ان نخل ماحم کا

یزید کے سامنے لیجانا اور اہلبیت کا کلام کرنا اوس سے اور امام زین العابدین  
 علیہ السلام کا خطبہ پڑھنا۔ تو آرج اور اخبار میں منقول ہے اسی بس جاہ  
 ملک بنی امیہ نے سلطنت کے خطبوں کو یہ حکم تھا کہ نہ پڑھیں اور نہ لکھیں  
 گو یہ کہیں جمعہ کے دن عیدوں کے ایام میں علاوہ نہروں پر یہی اور ہوتی  
 تھی کہ رجب جناب رسالت کی قبر کے اندر روتے تھے حتیٰ واحد من خطبنا  
 بِمَضَرَّتِ الْعَيْنُ فِي الْخُطْبَةِ یہاں تک روت ہو جی تھی کہ خطب  
 ملعون نے مضر میں ایک روز خطبہ پڑھا اتفاقاً لعنت کرنا بھول گیا فقضا کا  
 حین گڑھا بعد نہر سے اترنے کے ماحون کو یاد آیا یہ قضا بد کہنے کو اعادہ کیا  
 فَبَنَى ذَلِكَ الْوَضْعَ مَسْجِدًا الذِّكْرُ تَبَيَّرَ كَمَا أَنَّ يَوْمَ لَعْنَتِ اَنْ اَبِي سَلَمَةَ  
 بنیت کفارہ فراموشی ایک مسجد بنائی بہت سی لاگت لگائی اور مکانام کجا  
 مسجد الذکر کہ لوگ اوس مسجد کی زیارت کو آتے تھے تبرک جان کر انکو  
 سے لگا کر تھے دشمنان علی ابن ابیطالب کو وہ مسجد عباد نگاہ تھی بنی امیہ کو  
 اوس عمارت کی بڑی چاہ تھی ثُمَّ تَخَلَّفَ مِنْ بَعْدِهِمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ  
 الْعَزِيزِ وَرَفَعَ السَّبْعَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ انْ سَبَّ اَحْوَنَ  
 خلیفہ آخری بنی امیہ سے عمر ابن عبد العزیر ہوا اور کچھ وقت سے علی کا برا کہنا  
 موقوف ہوا اوس لوگوں کو منع کیا کہ علی چوتھا خلیفہ اس ہزار راہین امیر المومنین  
 کو وہ سب ایمان اسز رکھتے رہی میں بعد بنی امیہ کے بنی عباس کا دور ہوا ان میں  
 زیادہ ظلم و جور ہوا اسے حجاب علی بنی امیہ کی سیمائی گوش کر و دشمنوں سے  
 بیزاری کو اہلبیت کے ماتم میں مال و زاری کر دیا ظلم و ستم ہوا اہلبیت  
 پر روئے روی لَمَّا دَعَى الْعَيْنُ يَزِيدُ ابْنُ مَعَاوِيَةَ

امام زین العابدین علیہ السلام کا خطبہ پڑھنا۔ تو آرج اور اخبار میں منقول ہے اسی بس جاہ  
 ملک بنی امیہ نے سلطنت کے خطبوں کو یہ حکم تھا کہ نہ پڑھیں اور نہ لکھیں  
 گو یہ کہیں جمعہ کے دن عیدوں کے ایام میں علاوہ نہروں پر یہی اور ہوتی  
 تھی کہ رجب جناب رسالت کی قبر کے اندر روتے تھے حتیٰ واحد من خطبنا  
 بِمَضَرَّتِ الْعَيْنُ فِي الْخُطْبَةِ یہاں تک روت ہو جی تھی کہ خطب  
 ملعون نے مضر میں ایک روز خطبہ پڑھا اتفاقاً لعنت کرنا بھول گیا فقضا کا  
 حین گڑھا بعد نہر سے اترنے کے ماحون کو یاد آیا یہ قضا بد کہنے کو اعادہ کیا  
 فَبَنَى ذَلِكَ الْوَضْعَ مَسْجِدًا الذِّكْرُ تَبَيَّرَ كَمَا أَنَّ يَوْمَ لَعْنَتِ اَنْ اَبِي سَلَمَةَ  
 بنیت کفارہ فراموشی ایک مسجد بنائی بہت سی لاگت لگائی اور مکانام کجا  
 مسجد الذکر کہ لوگ اوس مسجد کی زیارت کو آتے تھے تبرک جان کر انکو  
 سے لگا کر تھے دشمنان علی ابن ابیطالب کو وہ مسجد عباد نگاہ تھی بنی امیہ کو  
 اوس عمارت کی بڑی چاہ تھی ثُمَّ تَخَلَّفَ مِنْ بَعْدِهِمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ  
 الْعَزِيزِ وَرَفَعَ السَّبْعَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ انْ سَبَّ اَحْوَنَ  
 خلیفہ آخری بنی امیہ سے عمر ابن عبد العزیر ہوا اور کچھ وقت سے علی کا برا کہنا  
 موقوف ہوا اوس لوگوں کو منع کیا کہ علی چوتھا خلیفہ اس ہزار راہین امیر المومنین  
 کو وہ سب ایمان اسز رکھتے رہی میں بعد بنی امیہ کے بنی عباس کا دور ہوا ان میں  
 زیادہ ظلم و جور ہوا اسے حجاب علی بنی امیہ کی سیمائی گوش کر و دشمنوں سے  
 بیزاری کو اہلبیت کے ماتم میں مال و زاری کر دیا ظلم و ستم ہوا اہلبیت  
 پر روئے روی لَمَّا دَعَى الْعَيْنُ يَزِيدُ ابْنُ مَعَاوِيَةَ





بیت الحسین ادیب جو ننھے سے لڑکے نظر آتی ہے مارے ڈر کے چھپی جاتی ہے  
کان سے لہو جاری ہے گرتا گلناری ہر رخسار پر دم پر دم ہر لبون پر دم ہر کوہ  
اسکا سینہ زہر دادی ہے امام زادی ہو نام سیکھتے ہر دوسری وہ بھی  
سی لڑکی جو وہ سلم کی دختر ہے تیم بے پر خستہ جگر ہے وہ بی بی جو رو  
خراشیدہ گریان وریہ و زوہ امام حسن مادر قاسم ہر وہ بی بی جو نہا پیم  
گو دین لے غمیدہ و محنت رسیدہ ہر زوہ عباس علمداراہ بنی ہاشم کر  
وہ بی بی جسکے ٹٹھ پر لہو بھری شلو کے کا نقاب ہر شہر بازو زوہ حضرت  
امام حسین فرزند بو تراب ہر وہ نہا سا بچہ جو کھڑا رہتا ہے نام اوسکا محمد  
حسین کا پوتا ہے وہ جو جوان بیمار و زار و نحیف و ضعیف سر جھکائے  
استادہ ہر تلی ابن الحسین یہی شاہزادہ ہر بڑا عابد و زاہد بڑا صابر  
شاکر ہے ہمیشہ بیمار و دایم لرزے سے بیمار رہا ہمیشہ عبادت میں مشغول  
تھا اسے مہبان اہلبیت اوسوقت حضرت زینب کے دل پر عجیب طرح کا قلق  
تھا کلیجہ درد و غم کی شدت سے شن تھا رنگ بارک ماری غیرت کے فتن  
تھا آنکھوں سے دیا سے اشک بہا ضبط کا دل غمیدہ کو ایراز کا کالک  
زینب بیت علی پاکیند ما کثرت اللہ سبحانہ و تعالیٰ قتل الحسین  
اوسوقت نوزوید علی و فاطمہ زینب منجوسہ نے بکار کر لیا اسی زینب تیر کر دیا  
خون خدا کا تھا کہ تو زینب حسین فرزند نبی کو بگیناہ قتل کروا باصا کفاک  
حسے تکتی حرم رسول اللہ من العراق الى الکرم بھاس خون  
حق پر ہی اکتفا نہ کی حرم رسول خدا کی عراق سے شام میں بلوایا و ما کھلا  
بماک حرمین کسرتا کما تسوق الاماء علی الطایا بغیر

ماشاء اللہ  
جانبین و اعوانہ  
کویا من پیشاور ساری سبیل  
بنی خاندان نبوت و طہار  
بیت جگاری علی بن حسین کا  
جہاں سب احباب و اصحاب دلی  
پیر زکوار و کسب کا کار  
و ذوالفقار و کسب کا کار  
جنت صاحب خانہ نے  
جنت صاحب کی کاٹنے لگے  
پیش و پیش کی قیامت ہوئی  
کعبہ کی پیش و پیش کی قیامت ہوئی  
بڑی ندامت ہوئی دوزخ کی  
کے باقون پر گریہ کا  
قدوت سے لکھنے لکھنے  
ماورائے اور دیکھ کر  
میں شہید ہوئی تھے اوسوقت  
میں کو زینب پر





صاف ہیں یہ کہتے تو کہا و لیکن اپنے جواب ضعیف سے آپسی شرمندہ ہو کر  
پس رہا وہو مسم ذلک لا یرتدع عن عقیبہ و سیکہ قضیب  
یکنکت بہ تنایا الحسین باوجود سننے حدیث شریف کے ظالم اپنی گمراہی  
سے باز نہ آتا تھا خدا و خلق سے نہ شرماتا تھا آہ وادایلا او سوت او س  
لعین کے ہاتھ میں ایک چھڑی بھٹی اور تخت کے نیچے سر امام مظلوم کا سونے  
کے ٹشت میں دھرا تھا خون چاند سا روی سنور بھرا تھا چھری ظالم حسین کے  
دانتوں پر مارتا تھا اور بجا رتا تھا اور یہ باتیں کرتا تھا۔

تھے اس قبیل کے باقوت زنگب کیا تھا  
یہ دیکھ کر نہ رہا اونکو ضبط شیون شین  
تمھاری دانتوں پہ ظالم چھڑی لگا تا رہا  
ہمارے ہاتھ بندھے ہیں اسہ ہیں شاہ  
مدد کو آوے تمھاری خدا کرے زہرا  
بھٹا را خون میں چہرہ بھرا ہوا دیکھے  
گھر کی طرح تھے دندان بھی سکے سب کیا خوب  
پکارین زنب و کلثوم یا امام حسین  
کوئی محب نہیں اگر تمھیں بچاتا ہے  
جگر کو چھید رہے غم کے تیر ہیں شاہ  
چھری کو دانتوں سے اگر خدا کرے زہرا  
سر پریدہ لگن میں دھرا ہوا دیکھے

فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ وَ أَحْبَابِ الْحُسَيْنِ يَقُولُ لَهُ نَبِيُّ  
أَبْنِ آدَمَ نَاكَاهُ أَيْكَ مَدُوسٍ يَزِيدُكَ مَجْلَسٍ مِثْلَ آيَاكَ وَ هَ صَحَابِي تَحْتَا  
رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ كَانَامِ أَوْ سَكَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ تَعَادِينَ مِثْلَ اسْتَوَارِ وَ حَكَمَ سَتَا  
أَوْ سَخَّ جَوِيهِ أَوَالٍ دَكِيحًا أَكْهَوْنَ مِثْلَ لَوْبِ بَرَايَا شَبَابِ بُوكرٍ لَعْنَهُ وَ أَرَادَ مَدُ  
وَرَايَا قَالَ لَهُ يَا يَزِيدُ أَرْقَمُ قَضِيْبَكَ عَنْ شَفَقَتِكَ ابْنِ يَزِيدَ  
رَسُولِ اللَّهِ يَزِيدُ ظَالِمٌ خَدَا لَعْنَتُكَ كَرِهَ تَجْمِيعَ خَدَائِكَ مَاتَهُ كَاتِيهِ يَكُنِيَا ظَلَمَ بِرِيهِ كَيْفَ بَحِيَا  
ہے جملہ اوستا اپنی چھڑی ہو نہڑیں پر سے دروند فائزہ ثبت رسول اللہ

کے شہدائے  
چھیننے نہیں کی جائے کہ  
فریخ اہل کوہ کو عجل و سرور  
کے داندہ شام کی اور عجل  
کے تیرہ جوشت اثر البیت کی  
کے حضرت امام زین العابدین کی  
کو قید و بطوق و زنجیر کے  
پر وہ نشانیان اہل عصمت کو  
بند یوان اوٹوں پر اور کر کے  
جہازی شریعت و غیر مخالفین  
کیا عباد کے اور بت سی  
داندہ کی کہ اس لشکر سے جا بی کر کے  
لشکر کو کرب البیت کو ایک  
ظالم کو چیلے تو گندواں قافلہ  
جہاد کا شہدائے جہاد کی  
جب یزید کی جہاد کی



حکم یزید پدید سجالا اول ابوسفیان کی مچ و ثنائی اور ال پیغمبر کی تہذیب  
 کی نبی امیہ کی ستائش میں بہت ساجح مارا آل احمد خفا کو برکھا ففلا  
 رَکِنُ الْعَابِدِينَ سَأَلْتُكَ يَا لَهِ اِمَّا اَذِنْتَ لِي بِالصُّحُفِ عَلَى الْمُنْبَرِ وَ  
 اتكلم بکلام فیہ للہ ریحہ ولا صیہ فیہ صلحہ فاستحی منہ فاذن  
 او سوت امام زین العابدین ایسنا تو ان نیم جان نے کہا کہ اسے یزید پسندین  
 تجھے ایک سوال کرتا ہوں میرا سوال رو نہ کر تجھے نہر پر سجاد و رنثار اللہ تعالیٰ  
 وہ کلام کرونگا ایسا خطبہ پڑھونگا کہ جس سے خدا راضی ہو اور است کی صلاح  
 و بہتری ہو یزید ملعون شریا اور اذن دیا تم ان رکن العابدین صعد  
 المنبر وجعل تکلم بعد ونبہ مطیقہ فصاحت لسانہ ودلا علی  
 النبوة بین عینیہ بعد ان حمدا للہ والہ علیہ او سوت حضرت امام زین العابدین  
 نہر بر گئے اور خطبہ شیرین زبانی سے فصاحت لسانی سے پڑھنے لگے دلائلین ہوتے  
 کی بعد حمد و ثنا خدا کے بیان کرنے لگے یا معاشر الناس من عمر فقی فقد عمر فیم  
 ومن کفر بعمر فیم قانا اعرفہ بنفسہ انا علی بن الحسین بن علی  
 بن ابي طالب علیہ السلام فرمایا اور جماعت مردم جو مجھے پہچانتا ہوں اور پڑھتے  
 پہچانتا ہوں او سوتا ہوں کہ میں علی ابن الحسین علی ابن ابی طالب کا پوتا اور زین  
 ہوں انا بن السلاجہ المنیر میں فرزند ہوں محمد جریغ جبر کا انا بن المنیر  
 المنیر میں ہوں فرزند پیغمبر بشیر و نذیر کا انا بن صرصر بکر بکرا  
 میں بیٹا ہوں شہید کربلا جی لاش اب تک میدان میں بے کور و گفن زمین پر  
 دھوپ کھاتی ہوں انا بن المجزور الرأس من الفقہاء میں فرزند ہوں اور  
 بیچ کا جکا کلا آگے سے نہیں کاٹا بلکہ تقاریر سے خنجر جلا کر سختی سے بدن سے جلا لیا

آپ نے فرمایا کہ اگر  
 تمام اوقات میں دعا کرو  
 تو شہر میں بلوایا جائے گا اور  
 ایک دعا جائے کہ کیا ہوتا تھا  
 مصاحف میں نہیں  
 ایسا کہ اس کے خاصہ یہ تھا  
 عقائد و آثار و تراویح  
 جناب امام حسین علیہ السلام  
 کہ یہ ایسا ہے کہ ایک قافہ  
 خون اس شخص پر گرتے ہیں  
 روز عاشورہ ہر سال اس شخص  
 خون تازہ جاری ہوتا تھا اور اس  
 اطراف چاہے کس جگہ  
 صحبت نہ کیا کہ جس  
 عبد الملک و ان خاک ہوا  
 عبد الملک و ان خاک ہوا  
 چھوڑا اور کیا کیا  
 اور کیا کیا کیا  
 بنا ہوا









او کی آگ سے بھری پھر متوکل لعین نے امر کیا کہ بتاے قبر امام حسین علیہ السلام  
 گرا دین قبر کا نشان سٹا دین کوئی زیارت کو نجاوے حسین کا نام زبان پر  
 نہ آوے بلکہ بہت دن تک زراعت کی فرات کا پانی کاٹ دیکر قبر امام حسین  
 پہ جاوے نشان نظر لیکن جب پانی قبر منور کے قریب پہنچا جائز ہوا  
 معجزہ جناب سید الشہداء طاہر ہو حضرت امام موسیٰ کاظم و امام محمد تقی  
 و امام علی نقی علیہم السلام کی جان گنوائی ہزاروں سادات قتل کی گئی  
 ستون و دیواروں میں ہارون رشید ملعون نے چھوٹی فاطمہ ایک  
 جگہ پر مارے ایک رات ساٹھ سیدوں کے سر اوتارے دُوی عین  
 عبد اللہ ابن البراء النیشا پور گدرا بیت پر عبد اللہ بن زرارہ کی بیٹی شاپور  
 کے باشندے قال کان یکنی فیکن حمید بن قحطبہ الطلمی  
 و فاکلت عبد اللہ کہتا ہوں کہ مجھ میں اور حمید بن قحطبہ میں معاملہ تھا  
 فدخلت بعض الايام عليه قبله فقتلوه و فاشتكوه في ذلك  
 ایک مرتبہ میں اس کی ملاقات کے ارادہ سے طوس میں وارد ہوا حمید بن زرارہ  
 تھا ہارون رشید کے ملازمین میں سر دار و دعوت دار تھا فی الفور خبر دار  
 نے میری خبر اس کو پہنچائی جو بداریہ لے لے کو آیا و علی کتاب السفر  
 لہ اغیر ہا و ذلک فی شہر رمضان وقت صلوة الظہر میں پہلے کپڑے  
 سفر کے پہنے تھا پر شاکی بدلنے کی فرصت نہ ہوئی اور وہ ایام تھے ماہ مبارک  
 رمضان کے ظہر کا وقت تھا میں چار و ناچار جو بدار کے ہمراہ روانہ ہوا -  
 فلما دخلت عليه داکتہ کی بکیت لکھ کر منہج الماء فسلت عليه  
 و جلست جب اس کے گھر میں داخل ہوا دیکھا میں نے کہ ایک

[illegible]







وَالْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ فَيَسْمُ صَاحِبًا كَأَنَّمَا أَذْنُكَ بِالْأَفْضَلِ  
 میں نے عرص کی اس پر میری جان فد مال تصدق اہل و عیال قربان کیجئے  
 ہنسنا لیکن خوش ہوا مجھ کو خفت کیا فلما دخلت صُنِّيْ لِيْ عَادَ إِلَى الرَّسُولِ  
 فقال اجْلِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَحَضَرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ تَرَفُّعَ  
 رَأْسِهِ وَقَالَ كَيْفَ طَاعَتُكَ لَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ جَبَّ مِثْنُ ابْنِ كَرِيمٍ مِمَّنْ كَمَا  
 پھر چو بار اگر کپار اہل خلیفہ تجھے بلاتا ہر بھر تیری بار میں سامنے آیا اہی علی  
 سند پر بیٹھا تھا پھر سر اوٹھا کر پوچھا کہ کس درجہ میں اس پر ہونان کی اراد  
 و اطاعت کا دعویٰ رکھتا ہے بیان کر فقلتُ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ وَالْأَهْلِ وَ  
 الْوَلَدِ وَالْأَسْرِ مِثْنُ كَرِيمٍ جَانِ وَمَالِ وَاهِلِ وَعِيَالِ اُولَادِ دُغْرَ بَارِ آبر و  
 عورت و دین و ایمان اس پر نثار و تصدق و قربان ہے فضحك ثم قال  
 خُذْهَا السَّيْفَ وَاصْطَلْ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ هَذِهِ الْخَادِمَةُ اَوْ سَوِّتْ شَاوَهُوْكَ  
 پھر کہا کہ یہ شمشیر برہنہ اوٹھالے اور اس خادمہ کے ساتھ جا جو کچھ حکم کرے  
 بجا لا قال وَتَنَاوَلِ الْخَادِمُ السَّيْفَ وَنَاوَلْنِيَّ وَجَاءَ بِيْ إِلَى بَيْتِ  
 بَابِهِ مُغْلَقٍ فَفَتَحَهُ حَمِيدٌ كَتَابُ اَوْ سَوِّتْ خَادِمٌ فِيْ سُلْكِ  
 شمشیر خلیفہ کے آگے سے اوٹھا کر میرے ہاتھ میں دی اور مجھے اپنے رُتّا  
 لیکر چلا ایک گھر کے دروازے پر آیا افضل اوسکا کھولا تجھے اندر لے گیا  
 فَادْفِئْ بَيْنَ ذِيْ وَسْطِهِ ثَلَاثَةَ بَيُوتٍ اَبْوَابُهَا مُغْلَقَةٌ  
 ناگاہ میں نے دیکھا ایک صحن وسیع ہے بیچ میں اوسکے ایک کنواں عمیق  
 ہے اور تین حجرے اوس گھر میں ہیں دروازوں میں فنل لٹکتے ہیں  
 فَفَتَحَ بَابَ بَيْتٍ مِنْهُمْ فَادْفِئْ عِشْرُونَ نَفْسًا عَلَيْهِمْ

میں نے عرص کی اس پر میری جان فد مال تصدق اہل و عیال قربان کیجئے  
 ہنسنا لیکن خوش ہوا مجھ کو خفت کیا فلما دخلت صُنِّيْ لِيْ عَادَ إِلَى الرَّسُولِ  
 فقال اجْلِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَحَضَرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ تَرَفُّعَ  
 رَأْسِهِ وَقَالَ كَيْفَ طَاعَتُكَ لَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ جَبَّ مِثْنُ ابْنِ كَرِيمٍ مِمَّنْ كَمَا  
 پھر چو بار اگر کپار اہل خلیفہ تجھے بلاتا ہر بھر تیری بار میں سامنے آیا اہی علی  
 سند پر بیٹھا تھا پھر سر اوٹھا کر پوچھا کہ کس درجہ میں اس پر ہونان کی اراد  
 و اطاعت کا دعویٰ رکھتا ہے بیان کر فقلتُ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ وَالْأَهْلِ وَ  
 الْوَلَدِ وَالْأَسْرِ مِثْنُ كَرِيمٍ جَانِ وَمَالِ وَاهِلِ وَعِيَالِ اُولَادِ دُغْرَ بَارِ آبر و  
 عورت و دین و ایمان اس پر نثار و تصدق و قربان ہے فضحك ثم قال  
 خُذْهَا السَّيْفَ وَاصْطَلْ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ هَذِهِ الْخَادِمَةُ اَوْ سَوِّتْ شَاوَهُوْكَ  
 پھر کہا کہ یہ شمشیر برہنہ اوٹھالے اور اس خادمہ کے ساتھ جا جو کچھ حکم کرے  
 بجا لا قال وَتَنَاوَلِ الْخَادِمُ السَّيْفَ وَنَاوَلْنِيَّ وَجَاءَ بِيْ إِلَى بَيْتِ  
 بَابِهِ مُغْلَقٍ فَفَتَحَهُ حَمِيدٌ كَتَابُ اَوْ سَوِّتْ خَادِمٌ فِيْ سُلْكِ  
 شمشیر خلیفہ کے آگے سے اوٹھا کر میرے ہاتھ میں دی اور مجھے اپنے رُتّا  
 لیکر چلا ایک گھر کے دروازے پر آیا افضل اوسکا کھولا تجھے اندر لے گیا  
 فَادْفِئْ بَيْنَ ذِيْ وَسْطِهِ ثَلَاثَةَ بَيُوتٍ اَبْوَابُهَا مُغْلَقَةٌ  
 ناگاہ میں نے دیکھا ایک صحن وسیع ہے بیچ میں اوسکے ایک کنواں عمیق  
 ہے اور تین حجرے اوس گھر میں ہیں دروازوں میں فنل لٹکتے ہیں  
 فَفَتَحَ بَابَ بَيْتٍ مِنْهُمْ فَادْفِئْ عِشْرُونَ نَفْسًا عَلَيْهِمْ



ہئے ہو کر اندھیرے میں بیٹھے درود پڑھ رہے تھے فقال لَآ اَنَا امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ  
 لَا اَمْرُكَ بِقَتْلِ هُوَ لَا اَمْرُكَ خَادِمُ نَفْسِكَ خَلِيفَةُ كَا حَكَمَ بِهٖ اَلْمَوْتُ  
 قَتْلُكَ رَجْعُكَ لَمْ يَخْرُجْ اِلَّا وَاحِدًا وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَاَضْرِبْ عُنُقَهُ  
 وَكَيْفَ يَمْنَعُ تِلْكَ الْبَلَدَ حَتَّى اَنْتَبِهُ عَلَى اَخْرَجَهُمْ بِسِ اِيكَ سَيَدُ الْاَيَامِ  
 مَيْنِ نَفْسِ اَوْ سَكُو مَارِ اِجْرٍ دُورِ كُو بِكُو لَآ اَيَامِ اَوْ سَكُو جِي گَرِ اَيَامِ تِي  
 كُو نَكَالِ لَآ اَيَا اَوْ سَكُو جِي شَرِبَتْ شَهَادَتِ بِلَا يَا غُرُضِ وَهٖ بَلِغَا سَبْقِ قَتْلِ  
 كُنْ لَاشِ اَوْ نُو تَرْتِ بِهٖ هُوَ اَوْ تَحَا كَرِ كُنُو بِنِ مَيْنِ دُلِ دِي تَعَفُّفِ  
 اَلْبَابُ الثَّلَاثُ قَا اَمِثْلُهُ عَشْرُ دُنْ كَفَسَا مَيْنِ دُلْ عَلِي وَ  
 قَا طِمَّةً مَّقِيدُ دُنْ عَلَيِّمُ الشُّعْرِ فَا لَدُو اَسْهَرُ تَسِيرِ اِجْرٍ خَادِمِ نَفْسِ كُو  
 اَو سَيْنِ جِي بَدِشِ نَبِي فَا طِمَّةً وَطِي قِيدِ سَتِ سَرُونِ پَرِ بَالِ رِ كِي هُوَ سَتِ  
 پَرِ لَبِئِ لَبِئِ لُئِي پُرِي تَحِيْنِ اَو رِ چَرِ وَشَلِ آقَابِ رُوشِنِ تَتِ -

گل سے چہرہ پر پڑی سنبل سے بال	جلوہ گر منہ پر پیسیر کا جال
متصل جاری زبان پر شکر حق	پھول سے گالوں پر شبنم ساق
دیکھ کر تلوار پڑھتے تھے درود	شکر کی کرنے لگے سید سجود
کہتے تھے اسے خالق ارض و سما	یتغ ہے میراث حیدر م جا
ہم بہت زندان میں بڑا آرام	بھوکے پیاسے قیدیان اکا ہم
دے دہائی ہکو اس زندان سے	جان لے بزار ہم اس جان سے
دیکھ کر تلوار کو دل شام ہے	ارٹ اپنا زہر یا فولا د ہے
یتغ ہے مارے گئے واو اعلیٰ	کر بلا میں یتغ پیاسوں پر چلی
ہکو بھی تلوار سے کر کا سیاب	ہم بھی ہوں احدا دوسرے ملحق شہاب

سوائے خود تباہی کے  
 کہہ کر انا کو ایک کلمہ  
 اتنا ناز تھا کہ جو کچھ  
 جو کچھ کہتا تھا وہ سب  
 ایک نئی بات تھی  
 سنوں کہ میرا سید  
 کلام اور کیا ہے  
 سوائے خود تباہی کے  
 کہہ کر انا کو ایک کلمہ  
 اتنا ناز تھا کہ جو کچھ  
 جو کچھ کہتا تھا وہ سب  
 ایک نئی بات تھی  
 سنوں کہ میرا سید  
 کلام اور کیا ہے  
 سوائے خود تباہی کے  
 کہہ کر انا کو ایک کلمہ  
 اتنا ناز تھا کہ جو کچھ  
 جو کچھ کہتا تھا وہ سب  
 ایک نئی بات تھی  
 سنوں کہ میرا سید  
 کلام اور کیا ہے

یہ حیات و زندگانی حیاتِ ہر  
افتخارِ عیدِ قربان ہے یہ رات  
فوجِ ہمِ مظلوم ہوں مقتول ہوں

قتل ہو زہر کا جانی حیاتِ ہر  
لیلۃِ القدرِ غریبانِ ہر یہ رات  
آرزو ہے تیغ سے مقتول ہوں

فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمَوْمِنِينَ بَأْسٌ لَّكُمْ بِقَتْلِ هَؤُلَاءِ سِجِّينَ فَكَيْفَ  
کہا کہ خلیفہ کا حکم ہے کہ ان سب کو بھی قتل کر دیجئے <sup>۱۹۱</sup> فَاخْرُجُوا فِي فَاخْرُجُوا  
فَاخْرُجُوا فَاخْرُجُوا ثُمَّ يَوْمَ يَأْتِيكُمُ الْمَلَأُ مِنْ تِلْكَ الْبَلَدِ بِسَيفٍ وَهِيَ آيَةٌ  
لِلنَّاسِ كَرِيسٍ <sup>۱۹۲</sup> پس لاتا ستا میں سر کاٹ ڈالتا ستا وہ خدا مہر توں اٹھا  
لَنُؤْتِيَنَّ مِنْ آلِ دَاوُدَ حَتَّى آتِيَتْ عَلَى تِسْعَةِ عَشَرَ نَفْسًا مِنْهُمْ وَيُفَتِّشُ  
فِيهِمْ عَمَلَهُمْ شِعْرَ بَيَانٍ تَكُ أَنْتِ سَيِّدًا رَجُلًا أَيْكَ سَيِّدٍ مَرْحُومٍ وَقَدْ شَرَّ  
سَفِيدَ بَاقِي سَخَاؤِ كِسْفِ سَرِّينِ بَرِّ بَرِّ بَالِ تَحْتِ جَبِ غَاوِمِ اَوْسِ عَالِ لُجَابِ  
سَيِّدِ سَانِئِ اِيَا اِيَا مِزْنِ تَلَوَارِ كُو اَوْ خَلَا بِاسِ وَهْ سَفِيدَ بَنَّا كُ هُوَ اَقْدَالُ  
تَبَا لَكَ يَسْخُومُ اَمَّ عُدْرِكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِنَّا قَدِمْتُ عَلَى حَبِيبِ اَرْسُولِ  
وَقَدْ قَتَلْتَ مِنْ اَوْلَادِهِ سِتِّينَ نَفْسًا مِنْ قَوْلِي عَلَيْهِ وَفَارِطَةَ  
اَوْسِ عَالِ اِيْشَانِ سَنَ فَرَا اِيَا تَهْنِئَةِ لَعْنَتِ اِسَاءِ بِخَبْتِ اَوْ شُومِ اِيَا مَحُونِ تَوْفَرِ  
سَيِّدِ رُو لِحَامِ كِسْفِ فَرَزْدِ عَلِي وَفَا طَمَحَ كِسْفِ لَعْنَةِ بَكِيَا وَبَحِيَا اَنْ اَسْدِ قَتْلِ كُرْدِ  
تَبَا سَتِ كُرْدِ وَجِبِ تَوْفِيدِ وَسَلْسَلِ مَوَكَّرِ سَارِ جَوَا بَدِ كَسَانِ اَوِيَا كِيَا عَزِ  
اُرْ كِيَا اَوْر كِيَا جَوَابِ بِيَا هَارُونِ اَلرَّشِيدِ اِطَاعَتِ كِيَا مَكْرُحِ عَرَبِي كِيَا تَوَسُّعِ رَمَاتِ  
اَمَّا قَالِ فَاذْ تَشَعَّتْ بِيَدِي مَا دَعَدْتُ فَرَا اِيْضَ حَبِيبِ كَسَا بَرِّ سَتَرِ هِيَا تَهْ كُو  
سَرِ رَعْنِ هُوَا كَانِئِ لَكَا چَا تَهَا تَهَا كَسَا تَلَوَارِ بَا تَهْ سَهْ سَحِينِ دُونِ فَظَنَّا لَعْنَةِ  
اَلْخَادِمِ مَغْضُوبِ نَا كَا هَفْدِ شَكَارِ نِ هَارُونِ كِيَا سِرِي طَرَفِ غَضْبَانِ مَوَكَّرِ

یہ حیات و زندگانی حیاتِ ہر  
لیلۃِ القدرِ غریبانِ ہر یہ رات  
آرزو ہے تیغ سے مقتول ہوں  
فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمَوْمِنِينَ بَأْسٌ لَّكُمْ بِقَتْلِ هَؤُلَاءِ سِجِّينَ فَكَيْفَ  
کہا کہ خلیفہ کا حکم ہے کہ ان سب کو بھی قتل کر دیجئے  
فَاخْرُجُوا فِي فَاخْرُجُوا ثُمَّ يَوْمَ يَأْتِيكُمُ الْمَلَأُ مِنْ تِلْكَ الْبَلَدِ بِسَيفٍ وَهِيَ آيَةٌ  
لِلنَّاسِ كَرِيسٍ  
پس لاتا ستا میں سر کاٹ ڈالتا ستا وہ خدا مہر توں اٹھا  
لَنُؤْتِيَنَّ مِنْ آلِ دَاوُدَ حَتَّى آتِيَتْ عَلَى تِسْعَةِ عَشَرَ نَفْسًا مِنْهُمْ وَيُفَتِّشُ  
فِيهِمْ عَمَلَهُمْ شِعْرَ بَيَانٍ تَكُ أَنْتِ سَيِّدًا رَجُلًا أَيْكَ سَيِّدٍ مَرْحُومٍ وَقَدْ شَرَّ  
سَفِيدَ بَاقِي سَخَاؤِ كِسْفِ سَرِّينِ بَرِّ بَرِّ بَالِ تَحْتِ جَبِ غَاوِمِ اَوْسِ عَالِ لُجَابِ  
سَيِّدِ سَانِئِ اِيَا اِيَا مِزْنِ تَلَوَارِ كُو اَوْ خَلَا بِاسِ وَهْ سَفِيدَ بَنَّا كُ هُوَ اَقْدَالُ  
تَبَا لَكَ يَسْخُومُ اَمَّ عُدْرِكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِنَّا قَدِمْتُ عَلَى حَبِيبِ اَرْسُولِ  
وَقَدْ قَتَلْتَ مِنْ اَوْلَادِهِ سِتِّينَ نَفْسًا مِنْ قَوْلِي عَلَيْهِ وَفَارِطَةَ  
اَوْسِ عَالِ اِيْشَانِ سَنَ فَرَا اِيَا تَهْنِئَةِ لَعْنَتِ اِسَاءِ بِخَبْتِ اَوْ شُومِ اِيَا مَحُونِ تَوْفَرِ  
سَيِّدِ رُو لِحَامِ كِسْفِ فَرَزْدِ عَلِي وَفَا طَمَحَ كِسْفِ لَعْنَةِ بَكِيَا وَبَحِيَا اَنْ اَسْدِ قَتْلِ كُرْدِ  
تَبَا سَتِ كُرْدِ وَجِبِ تَوْفِيدِ وَسَلْسَلِ مَوَكَّرِ سَارِ جَوَا بَدِ كَسَانِ اَوِيَا كِيَا عَزِ  
اُرْ كِيَا اَوْر كِيَا جَوَابِ بِيَا هَارُونِ اَلرَّشِيدِ اِطَاعَتِ كِيَا مَكْرُحِ عَرَبِي كِيَا تَوَسُّعِ رَمَاتِ  
اَمَّا قَالِ فَاذْ تَشَعَّتْ بِيَدِي مَا دَعَدْتُ فَرَا اِيْضَ حَبِيبِ كَسَا بَرِّ سَتَرِ هِيَا تَهْ كُو  
سَرِ رَعْنِ هُوَا كَانِئِ لَكَا چَا تَهَا تَهَا كَسَا تَلَوَارِ بَا تَهْ سَهْ سَحِينِ دُونِ فَظَنَّا لَعْنَةِ  
اَلْخَادِمِ مَغْضُوبِ نَا كَا هَفْدِ شَكَارِ نِ هَارُونِ كِيَا سِرِي طَرَفِ غَضْبَانِ مَوَكَّرِ

دیکھا اور جھڑکی دیکر کہا ہاں اپنے کام میں مشغول ہو فانیئت علیک ذلک الشیء  
 فَقَتَلْتُمُوهُ وَدَعَا بِنِیْ تِلْكَ الْبَیْتِ اَوْ سَوْتٌ مِّنْ جَارٍ وَا جَارِ اَوْ سِیرٌ مَّرْکُومٌ  
 شہید کیا اور خادم نے اوس لاش کو کنوین میں ڈال دیا فَاِذَا اَتَاكَ فَعَلِ هٰذَا  
 وَكَذَلِكَ فَتَلَتْ سِتِّیْنَ نَفْسًا مِّنْ مُّلْدِ رَسُولِ اللّٰهِ فَمَا یَفْعَلُ صَوْرٌ وَّكَوْا مَلَكُ  
 وَكَاشَفَتْ اِنِّیْ مُحَمَّدٌ فِی النَّارِ اے عبد اللہ ہر گاہ میرے عمل میں  
 کہ ساٹھ سید آل نبی اولاد علی بگینا ہ ایک دن میں قتل کر ڈالے ہوں پھر بھلا کیا  
 ہو گا میرے روزہ و نماز کا واللہ شک نہیں ہے کہ میں جنہی ہوا ابدا لا با واک میں جو  
 اسے مجھ کو بزدان جاری ہوا ظالم نے سچ کہا۔ لطم

ایٹھن ہے اب جہنم میں دشمن سادات	کبھی عذاب آئی سے پانچے نجات
تمام غم و مصائب میں پاک ہوں قائم	رہینگے قعر جہنم میں وہ لعین دایم

جہاں حسین یہ تو تھے سنا کہ ساٹھ سید بزرگوار ایک ان احدین شہید ہو  
 آہ وہ حسین مظلوم کر بلا میں بہت جفا کار کے ظلم و ستم میں گرفتار تھا بھوکا پیاسا  
 علاج و ناجار تھا دشمن چاروں طرف گیسے تھے خدا دروول سے بچھڑ گئے تھے  
 نیزے لگاؤ تھے نہ چلا تھے نہ ہسیتا ہ ایک مظلوم و بیکس تیس ہزار جفا کار تھے  
 نیزے لگاؤ تھے اور پیٹھ کے پار وہ گزرتے تھے اور شیش مبارک کو خون سے خراب  
 کیا اور کیسے کیسے احباب و اصحاب شہید کر کے قاسم متان عباس متان اکبر متان زید  
 اضطراب میں تھی۔ عبد الحمید سے روایت کی ہے کہتا ہوں کہ دیکھا میں نے کہ سید ان  
 کر بلا میں حسین پیاسا زخمی تھا کھڑا ہوا پکارتا تھا کہ اے قوم مجھ پر رحم کرو لقمہ رکھا پیاسا  
 مجھ کو پانی پلاؤ کہ تشنگی سے جگر کباب ہو جان سینہ کو اندر بتیا ہ ہر اپنے اپنے امام پر  
 رحم کھاؤ فرزند رسول کی پیاس بجھاؤ وھوینا دی ہل من راہم کر رحم ال

اور تھی  
 عبد اللہ صمدی کو جس  
 شمس کی بخت آرزو ہو سارے  
 یحییٰ ستار و مژدہ افروزین  
 کاٹے میں وہاں کا بے حسہ سالان  
 فدا شد و زمان از جہنم رات  
 نیکو سے اب بچھا بچھڑ گئے  
 کہ گھر گیا اب صبح کو سارے  
 اور لعین ایک کا فتنہ میں  
 ایک لکے لگا اور اسی درشتانی  
 کہ جا کر کیا یہ دشمن قتل  
 تیری فرزند کی قتل  
 بچے چاہا اس طرح سب  
 جہاں میں کہ عداوتیں  
 اور دشمن کیوں نہ ہو  
 شدت شہابی کی  
 لگی اور اسی ہمارے









روائے وہ بھی جنتی ہے ومن یکراوا نیکاً واحداً فللجنة اور جو اپنے ایک اور ایک  
مومن کو رولائے وہ بھی اہل جنت ہو ومن تباکراً فللجنة اور جسکو رومانہ اور  
روفاوائے کی صورت بنائے وہ بھی جنتی ہو ومن لکے یسطع ان یکبک افلیق شجر  
قلیہ من الجن اور جسکی آنکھ کے کسی صورت انسانہ نکلے اور سکو لازم ہو کہ دلو اپنے  
مخزون کرے اس نعم واندوہ کو قلب سے مقرر کر دے ورنہ لکے لما اخبر النبی  
انکے فاطمہ بقتل ولدها الحسین وصاحبہ علی علیہ من الجن فیکت  
فاطمہ بککے شدیدا روایت ہو کہ جنت پیغمبر نے اپنی بیٹی  
فاطمہ کو خبر دی کہ تیرا بھائی حسین کر بلا میں پیسا شہید ہوگا اور اوق میتوں  
میں ایسی ایسی بلاؤں میں گرفتار و مبتلا ہوگا اور پیر یہ ظلم و ستم ہونگے لہذا  
اوپر ایسے ہو کر رووینگے یہ سنکر جناب سیدہ بہت روئیں بہت بلبلا بہت بات  
مضطرب ہوئیں بقیار ہوئیں و قالت یا آبت متی یكون ذلك کچھ پوچھا  
یا اباجان یہ حادثہ کب ہو گیا قال فی زمان خالی ممتز و منک و من علی  
فانشدت بکاؤھا پیغمبر نے فرمایا اور فاطمہ حسین اوس زمانے میں قتل ہوگا کہ  
وہ ایام خالی ہونگے مجھے اور تجھے اور علی سے یعنی نہ میں ہوگا نہ حسین نہ اباجان  
نہ تو ہوگی کہ ظلم کی ماتماری کرے غلی و غلی ہونگے کہ اپنے فرزند کی بددعا کی  
کرے یہ سنکر فاطمہ زہرا اور بھی بقیار ہوئیں زار زار ایسی روئیں کہ بکلی لگ گئی  
و قالت یا آبت متی یبک علیک و من یبک فاطمہ فاصتہ العزیزۃ الی جناب پیغمبر  
نے کہا اے اباجان جب میں اور نعم اور علی نہ ہوے تو میرے بکس قتل ہوں  
رونگا کون اسکی تعزیر داری کرے گا کون اسکا ماتم وار ہوگا فقال اللہ صلات  
فساء اصبہ یکدن علی خساء اهل بیتہ و خالہم یکون علی خالہم بیتہ

پہنچنے فرمایا اسے فاطمہؑ تو غم کھا حسینؑ کے عز و ابریشمار میں میری است  
مرحومہ کی عورتیں جن ہو کر میرے اہلیت کی بیویوں کی مصیبت پر روونگی  
اور ماتھار ہو سینگے اور ان کو مرہم ہو کر میرے عز و ابریشمار میں میری است  
ہو سینگے وہاں جو مصیبت اسوون سچا رات دن بھگوونگا رات دن وہ روونگے  
یچھد دھون الھواء خیل لایک خیل فی کل لسنۃ اور ہر سال مجرم  
میں ماتھ کو تازہ کرینگے ایک کروہ بعد دوسرے کروہ کے قیامت تک دنیا تفریاد  
سے خالی نہ رہے گی حسینؑ کے ماتھار ہر روز زمین پیدا ہونگے فاذا کان يوم القيامة  
فتشفعین أنت للنساء وانا لئن شفع لرجال جب قیامت کان وگا  
تو اون بیویوں کی شفاعت کرنا میں کے ماتھار دن کو بخشوانا اور میں اون کے  
مردوں کی شفاعت کرونگا اہلیت کی حمایت مرعات کرونگا وکل منکے صہنم  
علی مصاب الخسین نایضا صاکیہ مستشقی بدعظیم و فاطمہ سب اکمیر  
قیامت کو دن خود خدا سے گریان ہوونگی کروہ انکھ میں جو حسینؑ کی سرگشت  
و مصیبت سکند دنیا میں روتی رہی میں ہر سینگے وہ انکھ میں منستی ہوونگی جنت کی  
لنعتوں کی خوشخبری و مہدم اونکو پہنچی ہوگی وہ نہایت خوش ہونگے لطم

خصوصاً نبی است  
ان دن میں بہت شافق  
نبی ہوں شغول نہ رہا  
کیا عجب من بیک و ایک اعلیٰ  
مصائب کا تکان آجروہ  
علی اللہ اسے عجب و غیبہ  
میں کہ سچا اور دلاور ہو کر  
مصیبت کی سرشت بیان  
کر کے اجڑاوس روئے اور دلا  
کا اللہ عالمے بڑی پاکیزگی  
من قدرت عیسیٰ و فوف  
مصائب و تکالیف اللہ متعنا  
اعلیٰ ونا خضر اللہ بزرگ  
و فوف عیسیٰ و فوف  
و فوف عیسیٰ و فوف  
و فوف عیسیٰ و فوف

ہر مجلس ہم سبط پیغمبر کو نہ بھولو  
اسے یار و تم اوس کشتہ خنجر کو نہ بھولو  
عباس علمدار دلاور کو نہ بھولو  
تم روتے رہو گردن اصغر کو نہ بھولو  
سرسنگ پہ دے مارو اور اوس کو نہ بھولو  
او مومنوز خرم علی اکبر کو نہ بھولو

اسے اہل عزا گریہ بخش کو نہ بھولو  
کس پیاس میں گردن پہ بجا خنجر  
پانی نہ پیاسک بھری مہر سے نکلا  
ہنسا مارا گردن پہ لگا پیاس کج تیر  
شیر کاسر نیزہ پہ ظالم نے دھرا تھا  
جیاتی سے شان پار ہوئی ان اس







صغیر کا تبر سے کلا چھوڑے قاسم کا لاشا تم سپان سے پامال ہو میرا جتیا جافون  
لال ہو عباس علمدار کے ہاتھ کٹین سرنگون میرا علم ہوا بن جن کے ہاتھ تلوار  
سے قلم ہون میرے گوشتن تڑپ تڑپ کر مر جاوے ایک قطرہ پانی کا دم خیر  
میر نہ آوے شمر لعین میرے سینہ پر زانور کسے خنجر گردن پر بھرا و نہ رحم  
کھا و نہ پانی پلاوے فَادِ اَقْلَمْتَ اَعْلَا لَیْ فَمِنْ بَيْنَیْکَ اللّٰهُ الْحَقُّ الْمَعْلُوْسُ  
اگر تھے سب دشمن میرا ڈالی تو امتحان کیونکر معلوم ہو گا وَصَنَ ذَا یَکُوْنُ  
کَیْصَرٌ فِیْ اَرْضٍ کَرِیْمًا اگر تھے سارے اعدا دین جن جن کر مارے تو پھر  
مجھ کو میدان کر بلا سین گھیر کر چاروں طرف سے کون تلواریں مارے گا اور کون  
لگا دے گا میرے بدن پر ایک ہزار تو سے پچاس زخم کیونکر لگیں گے کیونکر زخمی  
ہو کر گھوڑے سے گردن کا لہو میں ڈوبا ہوا اس میدان میں لوٹو گا وَتَکْ  
اِخْتَارَ هَا یَوْمَ دَحْیَا اَصْرَ فَرَشْتُوْجٍ وَزَاوَدَتْکَ لَیْلٌ فِیْ زَمَیْنٍ کُوْخَلِقْ کَیْا بَا یَا بَیْ  
او پر فرش کیا بچھایا اس زمین کر بلا کو میرا قتل و شہد میرا دفن و مرقد معین  
اس زمین میں میرا قبورہ تعمیر ہو و گا اس خاک میں گنج سہیدان فون  
میرا قبر میرے نام و خدا بنا لینگے میری تجہیر و تکفین کو زمین العابدین عجاوین  
مجاو قبرین بنی و علی او تارینگے میرے ماتم بن سرزمین پروردگارینگے یا حسین  
مظلوم کہہ کر پانگے یہ زمین عزت و شرف پاو گی کہ آسے لکھلاو گی خاک اس کی تبرک  
ہو کر آسمان پر جاو گی وَقَدْ جَعَلَهَا اللّٰهُ مَعْقَلًا لِّلشَّیْطٰنِ وَرَوَادًا لِّبَرِیْکَ  
نے بنایا اس زمین کو جاے پناہ میرے دو تنوں میرے شیعوں کے واسطے زائر  
میرے زائر و کس واسطے گنہگار یہاں آنکر پناہ لینگے اور توبہ و انابت و استغفار کرے  
اللہ تعالیٰ گناہ او کے بخشے گا توبہ قبول کرے گا حاجت مند کا سیاب ہو کر یہاں سے









نیچے رکھا اور جب چلوین خون بہرہا تھا اس خون کا اپنی ریش مبارک پر لگتے تھے اس وقت ایک ملعون نے پوچھا کہ اے حسینؑ اے ابو عبد اللہؑ اس خون کو اپنی ریش مبارک پر کیوں ملتے ہو حضرت نے فرمایا اے ریش کو اپنے خون سے خضاب کرتا ہوں کہ لعبورت خون آلودہ میں اپنے نانا رسولؐ کو ملاقات کروں گا۔ محبان فاطمہؑ امام مظلومؑ تھمارا اوس حال سے غش میں پڑا تھا معمول ہے کہ زخمی کو پیاس کی شدت ہوتی ہے راوی کہتا ہے کہ اس قدر گرمی تھی کہ اگر دانہ گندم تیز پر گرے گا تو بریان ہو جاتا و اھیتاہ اوس وقت شمر ولد الزنا نے فوج کو پکارا کہ کسلی تمھیں انتظار ہے کیون حسینؑ کا سر تن سے جدا نہیں کرتے ہو و اھیتاہ پیرا کیا بارگی اولن اشقیانے حملہ کیا اوس خباثت اور بھی زخمی کر دیا پھر عمر سعد لعین نے لشکر میں ندا کی کہ چھ شخص کہ سر مبارک حسینؑ کا کاٹ کر لاوے اوسے بہت سا انعام دوں گا اوس حرام زادے سے یہ مژدہ سنکر چالیس اشقیانے فرزند رسولؐ کی قتل پر کمر محکم باندھی اور فوج سے جدا ہوئے اور ہر ایک ملعون سبقت کرتا تھا کہ پہلے اوس جناب کو قتل کرے سبحان اللہ جس حسینؑ کے تولد میں جبریل ہزار فرشتے لیکر مبارکباد کے لئے آئے اور سپر تیس ہزار جناب کارٹوٹ پڑیں پتھر و نیزہ و تیر کا منہ بہر سا دین ایک چلو پانی کو ترسا دین اور جبکہ گلوے نازنین پر رسولؐ ۳۱ بوسے لیون اور سینہ مبارک پر پرورش فرما دین اوسے گلوے مبارک شہید و خیر ابدار زہر سے بھجایا ہوا بارہ بار بھیجے اور پشت گردن میں شل

راہ میں جاتا تھا کہ اپنی ریش مبارک پر لگتے تھے کہ اپنی ریش مبارک پر کیوں ملتے ہو حضرت نے فرمایا اے ریش کو اپنے خون سے خضاب کرتا ہوں کہ لعبورت خون آلودہ میں اپنے نانا رسولؐ کو ملاقات کروں گا۔ محبان فاطمہؑ امام مظلومؑ تھمارا اوس حال سے غش میں پڑا تھا معمول ہے کہ زخمی کو پیاس کی شدت ہوتی ہے راوی کہتا ہے کہ اس قدر گرمی تھی کہ اگر دانہ گندم تیز پر گرے گا تو بریان ہو جاتا و اھیتاہ اوس وقت شمر ولد الزنا نے فوج کو پکارا کہ کسلی تمھیں انتظار ہے کیون حسینؑ کا سر تن سے جدا نہیں کرتے ہو و اھیتاہ پیرا کیا بارگی اولن اشقیانے حملہ کیا اوس خباثت اور بھی زخمی کر دیا پھر عمر سعد لعین نے لشکر میں ندا کی کہ چھ شخص کہ سر مبارک حسینؑ کا کاٹ کر لاوے اوسے بہت سا انعام دوں گا اوس حرام زادے سے یہ مژدہ سنکر چالیس اشقیانے فرزند رسولؐ کی قتل پر کمر محکم باندھی اور فوج سے جدا ہوئے اور ہر ایک ملعون سبقت کرتا تھا کہ پہلے اوس جناب کو قتل کرے سبحان اللہ جس حسینؑ کے تولد میں جبریل ہزار فرشتے لیکر مبارکباد کے لئے آئے اور سپر تیس ہزار جناب کارٹوٹ پڑیں پتھر و نیزہ و تیر کا منہ بہر سا دین ایک چلو پانی کو ترسا دین اور جبکہ گلوے نازنین پر رسولؐ ۳۱ بوسے لیون اور سینہ مبارک پر پرورش فرما دین اوسے گلوے مبارک شہید و خیر ابدار زہر سے بھجایا ہوا بارہ بار بھیجے اور پشت گردن میں شل



گو سفند سر سارک جدا کرے اور اوسکے سینہ اقدس پر شکر پائے  
 نجس و حرس اور فلی لمون نیر سے پر سر مٹھر رکھے اور جبکہ بدن اظہر  
 کی اس کرنے سے فطرس فرشتہ کی عفو نصبرات خالق الکر کر دے افسوس  
 جسم نافرین اوسکا صحر اسے کر بلا سے مین خاک و خون مین غلطان  
 بڑا ہے ستما گار گھوڑون کے سمون سے پا مال کرین جلتی ریتی پر وہ  
 ناز پروردہ فاطمہ زہرا بے غسل و کفن پڑا ہو جائوزان چرند و پرند  
 نگہبان تھے مایک کرتے تھے اور تسمان خون روحا است جبار کا  
 نے کچھ پاس ادب جناب رسول خدا کا کیا البیت اظہار کو ایسے کیا  
 دیار بدیار بے روا و مقنعہ سبیرا یا سو گوارون کو آزار پہونچا یا زندگی  
 سے بیزار تھے **حَسْبُكَ اللَّهُ عَلَى صَلَاتِهِ إِلَى الطَّاهِرِينَ وَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى أَعْدَائِهِمْ**  
 طبیب موان نخل ماتم کا بیان روز قتل امام حسینؑ سماں سے لوبہ او  
 س سے پاشندہ عالم شروشق مین پہونچے ویرانی ہووے سر شخص سلمان ہو  
 اسے برادران ایمانی امی حجاب روحانی ماتم حسین مین فریاد و فغان کرو  
 یہ مجلس غراسے امام ہو گریہ و زاری سے اس بزم کو آباد کرو حسینؑ  
 کی مصیبت یاو کرو فاطمہ زہرا کی تعزیت مین اید او کرو محمد و سہ عالم کو  
 شاد کرو و نقل عن الشافعی فی شرح الوجیز منقول ہے شافعی ہو کتاب  
 و چیز مین **إِنَّ هَذِهِ الْحُمْرَةَ الَّتِي تَرَى فِي السَّمَاءِ ظَهَرَتْ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ**  
**وَلَمْ تَكُنْ إِلَّا بِلَبَّاسٍ سَخِي شَفَقَ جَرَامَانِ** پر نظر آتی ہے پہلے تھی بید  
 حسینؑ مظلوم شہید ہوئے آسمان پر شفق بھولی جو پتھر زین سیاہ و سیاہ  
 اوسکے نیچے سے خون تازہ اوبلا تھا **وَلَقَدْ صَطَبَتِ السَّمَاءُ يَوْمَ قَتْلِ**

بجوں بزرگوار سے  
 ناز و محبت سے  
 وہ نیکو خلق ہیں جو  
 جان و مال کی قربانی  
 مبراں شاد و بویا  
 کسے باخوبی سے  
 عقیقہ سے بظاہر  
 غلبہ نفس کیا اور بوجہ  
 شریک و پیوستہ  
 روغن انوار  
 آئینہ شاد و بویا  
 کسے باخوبی سے



شام کی نہایت مضطرب و سچو اس ہوئے اور کہا کہ آؤ آج کی رات اس گرجے کے اندر پناہ لیوین اور اس دیر محکم کو اپنا قلعہ بناوین فوقنا لیشرق اصحابنا علی باب الدیکی وصاحبا علی الصدوق بنی اهل الدیکی پس شمر بن اور اسکے یار دیر کے دروازے پر کھڑے ہو کر حرا جلا کر کار سے اسی دیر والی انصر بنوا بدہراؤ فجاءہم القیسین وقال لای ارض فلما رآہم العسکر قال من انتم وما تؤیدون شوریہ دخل شمر ودارہ فریون کا آیا اور کہا کون ہیں بکار تاہو کیا کام ہو جب دیکھا کہ ایک لشکر عظیم ہو کے دروازے پر کھڑا ہے کہا کون ہو یہاں کیوں آئے فقال القیسین نحن عسکر عبد اللہ ابن ابی ولحن سلیوڈن من العراق الی الشام شمرین نے اس سے کہا ہم عیسے ابن زیاد کے نوکر ہیں عراق سے شام کو جاتے ہیں قال القیسین کائی ارض یاوری نے پوچھا شام سے تم کو کیا کام ہے کیا غرض ہے قال کان شخص بالراف وقد تبعانی اوخرجه علی برید وجمع العساکر فبعث برید عسکر اعظیما فقتلوہم وھذو رؤسہم وھذہ النساء سبا یا ہم شمرین نے اظہار کیا کہ ایک شخص نے عراق میں یزید پر خروج کیا تھا پوچھا لشکر جمع کر کے لانے آیا تھا یزید نے ایک لشکر عظیم اور سیر بھیجا پناہ وہ سب باغی قتل ہوئے اور مارے گئے یہ نیزون پر او نہیں خارجوں کے سر ہیں کہ آج کی رات اس دیر میں پناہ لیوین اس واسطے کہ دشمن درجے ہیں تبسے یہ سراسر اور اسیر چھینا جاتے ہیں قال الروای فظفر القیسین الی راس الحسین واذا بالنور منہ ساطع والفضیاء لامع فکلیح نعبان السماء فوقع فی قلبہ ھیبہ منہ راوی کہتا

[illegible]

کہ یہ سنکر وہ پادری سرورن کی طرف دیکھنے لگا نگاہ جناب امام حسینؑ کا  
انور او سکون نظر آیا نور او سکون مبارک سے بلند بھاروشنی او کی آن  
تک متن باندھے تھی وہ سر مبارک چاند سائیز سے پر تابندہ تھا دفعتاً یادی  
کے ولین بیت سمانی اور عرب غالب ہوا فقال القیسین یرثنا ما  
یسعکم بل ادخلوا الرؤوس والسبا یا الی الذکر وحیطوا انتم بالذکر  
پس پادری نے ظالموں سے کہا دیر ہمارا مختصر ہے تمہارے لشکر کی ہزار  
گنجائش نہیں ہوگی بلکہ بہتریہ بات ہو کہ تم یہ سب سر اور اسیر ہمارے دیر  
اندر داخل کرو ہمارے سر دیکرو اور آپ باہر اترو اس پاس دیر کے احاطہ  
کرو فاذا اذہمکم عدو قاتلوہ ولا تلوہ ولا تلوہ امضطربن علی السبا یا والرؤوس  
پس جبوقت تمپر دشمن بلوہ اور انہوہ کریگے اونکم ساتھ عدل و قتال کرو  
اسیروں اور سرورن کی طرف سے تمہاری خاطر جمع ہوگی نصطر و ستر  
نہوگی قال فاستحسنوا کلام القیسین صاحب الذکر وقالوا هذا هو الرئی  
راوی کہتا ہے اون سب نے دیر والے کی صلاح پسند کی اور کہا کیا نوہ  
تدبیر ہے فتح ارا اس الحسین فی صدق وفقلو اعلیہ وادخلوا الی  
داخل الذکر والنساء وبن العابدین معہ پس ایک صدق  
اندر جناب امام حسینؑ کا سر مقدس رکھا اور اس پر قفل لگایا اندر دیر کے  
ہو بچایا اور بیسیان قیدی اور بچے اسیر امام عابد طوق ذربخیرین گرفتار  
سکو صدق کے ساتھ اندر دیر کے لیکے فاخذ صاحب الذکر وجعلہ  
فی مکان یلین بھیر ویر والا قید یون کو اپنے ساتھ لیگیا اونکے لائق  
ایک مکان تجویز کر کے اونکو جگہ دی فقال الراوی ثم ان یری الراوی

وہاں تک کہ  
انور او سکون  
نظر آیا نور  
او سکون مبارک  
سے بلند بھاروشنی  
او کی آن تک  
متن باندھے  
تھی وہ سر مبارک  
چاند سائیز سے  
پر تابندہ تھا  
دفعتاً یادی کے  
ولین بیت سمانی  
اور عرب غالب  
ہوا فقال القیسین  
یرثنا ما یسعکم  
بل ادخلوا الرؤوس  
والسبا یا الی الذکر  
وحیطوا انتم بالذکر  
پس پادری نے  
ظالموں سے کہا  
دیر ہمارا مختصر  
ہے تمہارے لشکر  
کی ہزار گنجائش  
نہیں ہوگی بلکہ  
بہتریہ بات ہو  
کہ تم یہ سب سر  
اور اسیر ہمارے  
دیر اندر داخل  
کرو ہمارے سر  
دیکرو اور آپ  
باہر اترو اس پاس  
دیر کے احاطہ  
کرو فاذا اذہمکم  
عدو قاتلوہ ولا  
تلوہ ولا تلوہ  
امضطربن علی  
السبا یا والرؤوس  
پس جبوقت  
تمپر دشمن بلوہ  
اور انہوہ کریگے  
اونکم ساتھ  
عدل و قتال کرو  
اسیروں اور  
سرورن کی طرف  
سے تمہاری خاطر  
جمع ہوگی نصطر  
و ستر نہوگی  
قال فاستحسنوا  
کلام القیسین  
صاحب الذکر  
وقالوا هذا  
هو الرئی راوی  
کہتا ہے اون  
سب نے دیر والے  
کی صلاح پسند  
کی اور کہا کیا  
نوہ تدبیر ہے  
فتح ارا اس  
الحسین فی صدق  
وفقلو اعلیہ  
وادخلوا الی  
داخل الذکر  
والنساء وبن  
العابدین معہ  
پس ایک صدق  
اندر جناب  
امام حسینؑ کا  
سر مقدس رکھا  
اور اس پر قفل  
لگایا اندر دیر  
کے ہو بچایا  
اور بیسیان  
قیدی اور بچے  
اسیر امام  
عابد طوق  
ذربخیرین  
گرفتار سکو  
صدق کے ساتھ  
اندر دیر کے  
لیکے فاخذ  
صاحب الذکر  
وجعلہ فی  
مکان یلین  
بھیر ویر والا  
قید یون کو  
اپنے ساتھ  
لیگیا اونکے  
لائق ایک  
مکان تجویز  
کر کے اونکو  
جگہ دی فقال  
الراوی ثم ان  
یری الراوی

[illegible]









تو اون بزرگواروں میں سے ہر جنکی محو ثنا اللہ تعالیٰ نے توبت و  
انجیل میں بیان کی ہے تو ایسا جلیل الشان ہے اللہ تعالیٰ نے عطا  
کیا ہے تجھے شرف و فضل معنوی و افتخار باطنی بیشک توبنی کا باوصی کا  
سر ہے اس واسطے کہ خواہ سارا و باجزا و مریم تیری عزاداری میں مشغول ہیں  
میں چاہتا ہوں کہ نام و لقب و نسب سزاگاہ ہوں کہ تو کون بزرگ ہو  
فَنُطَقَ الرَّاسُ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ أَنَا الْمَظْلُومُ أَنَا الْمَقْتُولُ أَنَا  
الْمَكْرُومُ أَنَا الْمَغْنُومُ گاہ بامر اللہ تعالیٰ وہ سر مقدس گویا ہوا درد کی آواز  
سے بکا را اسے بندہ خدا میں مظلوم و ستم رسیدہ ہوں میں مقتول گلو بزرگ  
ہوں میں اندوہناک حسرت کشیدہ ہوں میں غمگین و زحمت دیدہ ہوں  
میرے جوان و صغیر طعمہ شمشیر و تیر ہوئے میرے ناسوں اطفال بگیا  
میرے تقصیر قید و اسیر ہوئے أَنَا الَّذِي بِسَيْفِ الْعَدَاوَةِ قُتِلْتُ أَنَا الَّذِي  
بِحَرْبِ الْبَغْيِ ظَلِمْتُ میں وہ قتل ہوں کہ سیف عداوت  
سے مجرم و خطا مذبح ہوا میں وہ مظلوم ہوں کہ لڑائی میں یاغیوں کے  
حربوں سے ناحق زخمی و مجروح ہوا اور سر میرا بدن سز جاکا نظم

<p> سجکھو خط لکھ لکھ بلایا دور سے  ظالموں کے گہر میں جب مہمان ہوا  تشنہ لب تھو امین کنارے نہر آب  تین دن پیاسا رہا میں بیگناہ  لاکھ اسوار و پیادہ جمع تھسا  سیکڑوں تخیل کھنچیں تھیں آبدار </p>	<p> بیوٹن ہو کر میں آیا دور سے  قتل کا مہمان کے سامان ہوا  پیس میں گرمی سے تہا کیا مضطرب  پہر چڑھے لڑنے کو دشمن روسیاد  میں وہاں سوزان مثال شمع تھا  مجھ پر نیزے بھی علم تھے بیشمار </p>
--	--

[illegible]





نقاب چھین گئی بالوں سے منہ چھپائی  
 برہنہ تیغین دیکھائیں ڈاکو لٹ لیا  
 نقاب ہی نہ بچے ہاتھ سے شریوں کے  
 یہ ترک و روم کے بندے کی طرح آئے یار  
 کہ جنکو لاتے ہیں قید کسی دوسرے یہ شوم  
 ہے اس کا زون سے دریا خون ایک جاری  
 جب آکے دیتا ہر گھر کی تو سہمی جاتی ہے  
 ہر تازیانوں سے اعدا کی او کی پیچھا  
 وہ ساربان بنانا ہرادہ چلتا ہے  
 رضا پر اُسی ہر حکم خدا کی تابع ہے  
 اسیر ظلم ہے ہر فخر ماہ و انجم ہے  
 جو پانی مانگے تو سو کھا جواب دیتے ہیں  
 وہ مجبوتی کا لڑا سا ہے میرا پوتا ہے  
 کریم خوار ہیں اور دوری لبسوں کا  
 سکینہ بی بی کی تربت بنائی جاتی ہیں  
 رسن سے باندھ کر لیجاٹینگے یہ بددعا

یہ سیری یطیان بہنیں اسیر جاتی ہیں  
 مجھے تو قتل کیا انکو آکے لوٹ لیا  
 اوتارین جا درین سر پہ ان سر پہ  
 برہنہ اونٹونہ کر کے سوار لاتے ہیں  
 رسول زادیاں انہیں بہنیں نیب کلنوں  
 میری سکینہ جو دختر صغیر ہے پیاری  
 وہ دیکھ کر میرے قاتل کو تھڑھڑاتی ہے  
 میرا یتیم پس ہے جو عابد بسیار  
 سیر وہ نائب وارث پیادہ چلتا ہے  
 گلے میں پہنے ہوئے طوق امام الحج  
 پس جو اسکا ہر باقرا امام مجسم ہے  
 اسے کھلاتے ہیں کھانا ذاب تیز  
 وہ اپنے باپ کو بیاہ دیکھ روتا ہے  
 نہ بوجھ حال میرا اور میرے یتیموں کا  
 اسیر شام میں لٹا اٹھا جاتی ہیں  
 یزید او کو بلا گیا جب سردار

فَلَمَّا سَمِعَ صَاحِبُ الدُّيُونِ الرَّاسِ الشَّرِيفِ هَذَا الْكَلَامَ جَمَعَ  
 تَلَامِيذَهُ وَحَرِيذِيَهُ وَحَكَى لَهُمْ هَذِهِ الْحِكَايَةَ حَتَّى بَرَأْنِي  
 یہ کلام پروردگار مبارک کی زبانی سنا خوبسار ویا اور سارے اپنے  
 شاگرد و مرید جمع کئے پھر انکو آگے یہ حکایت بیان کی وہ ستر آدمی تھے

نقاب چھین گئی بالوں سے منہ چھپائی  
 برہنہ تیغین دیکھائیں ڈاکو لٹ لیا  
 نقاب ہی نہ بچے ہاتھ سے شریوں کے  
 یہ ترک و روم کے بندے کی طرح آئے یار  
 کہ جنکو لاتے ہیں قید کسی دوسرے یہ شوم  
 ہے اس کا زون سے دریا خون ایک جاری  
 جب آکے دیتا ہر گھر کی تو سہمی جاتی ہے  
 ہر تازیانوں سے اعدا کی او کی پیچھا  
 وہ ساربان بنانا ہرادہ چلتا ہے  
 رضا پر اُسی ہر حکم خدا کی تابع ہے  
 اسیر ظلم ہے ہر فخر ماہ و انجم ہے  
 جو پانی مانگے تو سو کھا جواب دیتے ہیں  
 وہ مجبوتی کا لڑا سا ہے میرا پوتا ہے  
 کریم خوار ہیں اور دوری لبسوں کا  
 سکینہ بی بی کی تربت بنائی جاتی ہیں  
 رسن سے باندھ کر لیجاٹینگے یہ بددعا  
 یہ سیری یطیان بہنیں اسیر جاتی ہیں  
 مجھے تو قتل کیا انکو آکے لوٹ لیا  
 اوتارین جا درین سر پہ ان سر پہ  
 برہنہ اونٹونہ کر کے سوار لاتے ہیں  
 رسول زادیاں انہیں بہنیں نیب کلنوں  
 میری سکینہ جو دختر صغیر ہے پیاری  
 وہ دیکھ کر میرے قاتل کو تھڑھڑاتی ہے  
 میرا یتیم پس ہے جو عابد بسیار  
 سیر وہ نائب وارث پیادہ چلتا ہے  
 گلے میں پہنے ہوئے طوق امام الحج  
 پس جو اسکا ہر باقرا امام مجسم ہے  
 اسے کھلاتے ہیں کھانا ذاب تیز  
 وہ اپنے باپ کو بیاہ دیکھ روتا ہے  
 نہ بوجھ حال میرا اور میرے یتیموں کا  
 اسیر شام میں لٹا اٹھا جاتی ہیں  
 یزید او کو بلا گیا جب سردار







کہ تم حسینؑ کے ماتم رہو خدا رحمت کرے تمہارے مونسان امیر المومنینؑ  
کہ تم فرزند نبیؐ کے غم میں سو گوار ہو واللہ ہر قطرہ اشک کا گو شہر ہو  
سے بے تاب بہتر ہے اشمہ باللہ ان مومنین کا خریدار خداوند داری  
یہ دیدہ ہاے گوہر بار پیغمبرؐ کو پسند میں حقا کہ رونے والوں درجے  
نہایت بلند میں عداوار امام مظلوم کے بڑے سعادتمند ہیں جہنم کے  
دروازے انکے منہ پر بند ہیں نعم مغیم جنت میں خرم و خوشدہند ہیں۔  
رَوَى عَنْ خَيْرِ الْبَشَرِ مَا جَاءَ مِنَ الْحَبَرِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ ذَكَرَ الْحُسَيْنَ جَعَلَهُ  
فَخْرًا مِنْ عِلِّيِّينَ وَالدُّهُمُ بِقَدْرِ جَلَالِ الذِّكْرِ الْبَاقِيَةِ كَانَ ثَوَابُهُ  
عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلَمْ يَرْضَ يَدُونِ الْجَنَّةِ خَيْرَ بَشَرٍ  
جناب رسول خدا سے احادیث و اخبار میں یوں وارد ہوا ہے کہ اس  
جناب نے فرمایا ہو کہ جبکہ آگے حسینؑ کا ماجرہ ذکر ہوے اور اسکی تکمیل  
سے کہی کے پر برابر اسوجاری ہو تو اللہ تعالیٰ اسکو ثواب دیتا ہو اور  
اسقدر اس سے راضی و خوشنود ہوتا ہے کہ اس ثواب کی جزا میں  
جنت الماویٰ اسکو عطا کرتا ہے قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ  
الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ تُنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ مِنَ السَّمَاءِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ  
مِنْهُمْ قَائِدَةً مِنَ الْبُورِ اَلَا بَيِّنُ جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہیں  
کہ ہر برس دسویں دن محرم کے آسمان سے فوج فرشتے زمین پر  
نازل ہوتے ہیں ہر ایک کے ہاتھ میں بلوری سفید شیشہ ہوتا ہے  
وَيَدُورُونَ فِي كُلِّ مَبْنًى وَجَالِسِينَ يَكُونُ فِيهِمُ عَلَى الْحُسَيْنِ فِيهِمْ  
دُعَاؤُهُمْ فِي تِلْكَ الْقَوَارِيرِ جن جن گہروں میں کہ حسینؑ کے ماتم روتے ہیں

[illegible]

جہان جہان کہ مجلس ہاتھ میں شہید کی برہا ہوئی ہوا ون گہروں میں  
اون مجلسوں میں ملا یک شہید ہوا ہونے میں لیے ہر سے جاتے ہیں اور  
انہوں نے والوں کے لئے کرشموں میں ہر سے ہیں ہر سال اشک  
ماتیان جمع کرتے ہیں فاذا جاء یوم القيمة قتلہم کا یہ منہ مضحکہ  
میں تاعی القوم قتلہم فی النار جب ریاست قائم ہوگی اور خوشی میں  
نشعل ہوگا شعلہ بلند ہوگی دور دور رہا بی بی بی بی کے اندھاروں میں ہر ایک  
آئینے ملا کہ جب یہ حال دیکھیں گے شیشوں کے منہ کو لکر ایک قطرہ بار بار  
اشک ماتھاروں سے اور اشکوں پر پڑ گئے قتلہم فی النار  
البا علی الحسنین صلی اللہ علیہ وسلم پس حسین کے ساتھ ہونے  
اور رونے والوں سے وہ تشریف سواران ساٹھ ہزار فرسخ کی ہر دور دور  
بھاگی روایت ہر سید شانی سے کہ جب لشکر شام کو قتلہ شہیدان  
ہمراہ لئے الحرم کو اسیر لئے شہر صفحہ آج کے نزدیک پہنچے واصلہ ذلک  
البلد انو یقبوب العسقلانی وکان فی حرم الحسنین اوس شہر کا حاکم  
ابو یقوب لعین تھا کہ وکفر بلا کی لڑائی میں غلاموں کے ساتھ شریک تھا  
حیدر سے لڑا تھا دشمن آل رسول خدا تھا جب اوس ملعون کو خبر پہنچے کہ  
سرباے شہدائے ایران آل رسول خدا قریب شہر کے پہنچے ہیں حکم کیا کہ  
کہ شہر کو آراستہ و مزین کریں گانے بجانے والوں کو تاکید کئے کہ انظار  
سرور و جشن کریں و حرم مجاہدین یہ حکم سنکر سب بیدین لعین کو ٹھونک  
سراہ لباس عیدین بہن کے شاو و خرم بیٹھے مجلسین قعر و شہر کی آراستہ  
کر کے ساز بجانے لگے شہر کا دور چلنے لگا جشن کی و حرم ہوئی قال الراوی

اور کو یہ شہر  
جہان جہان کہ مجلس  
اون مجلسوں میں  
اشک ماتیان جمع  
فاذا جاء یوم القيمة  
قتلہم فی النار  
جب ریاست قائم  
ہوگی اور خوشی  
میں نشعل ہوگا  
شعلہ بلند ہوگی  
دور دور رہا بی  
بی بی بی کے  
اندھاروں میں  
ہر ایک آئینے  
ملا کہ جب یہ  
حال دیکھیں گے  
شیشوں کے منہ  
کو لکر ایک قطرہ  
بار بار اشک  
ماتھاروں سے  
اور اشکوں پر  
پڑ گئے قتلہم  
فی النار  
البا علی الحسنین  
صلی اللہ علیہ وسلم  
پس حسین کے  
ساتھ ہونے اور  
رونے والوں سے  
وہ تشریف سواران  
ساٹھ ہزار فرسخ  
کی ہر دور دور  
بھاگی روایت ہر  
سید شانی سے  
کہ جب لشکر شام  
کو قتلہ شہیدان  
ہمراہ لئے الحرم  
کو اسیر لئے شہر  
صفحہ آج کے  
دیکھنے والے  
ذکر اللہ تعالیٰ  
وہاں ہوا کہ  
اسی روز میں  
میں نے شہر کو  
آراستہ و مزین  
کرایا کہ شہر  
کو شہر کی آراستہ  
و مزین کریں  
گاہے بگاہے  
والوں کو تاکید  
کئے کہ انظار  
سرور و جشن  
کریں و حرم  
مجاہدین یہ حکم  
سنکر سب بیدین  
لعین کو ٹھونک  
سراہ لباس  
عیدین بہن کے  
شاو و خرم  
بیٹھے مجلسین  
قعر و شہر کی  
آراستہ کر کے  
ساز بجانے لگے  
شہر کا دور  
چلنے لگا جشن  
کی و حرم ہوئی  
قال الراوی









اورو جو بارے  
 بیجا ایسی سے جس میں  
 حاکم معلوم نہیں کرنا  
 سلطان شہزاد کو کجا  
 حاکم سے مطلع ہو کر  
 تیرے باپ کو انتخاب  
 ایسا نہیں کیا طاعت  
 بیخ شہادت نہ با قلم  
 سر اسلمین و با قلم  
 اٹھانے انوی قلم  
 بجا آؤ حاکم آن  
 بجا آؤ حاکم آن  
 از و بجا آؤ حاکم  
 تیرے باپ کو انتخاب  
 حاکم سے مطلع ہو کر  
 تیرے باپ کو انتخاب  
 حاکم سے مطلع ہو کر

فَلَمَّا سَمِعَ زَيْدٌ لَكَ الْكَلَامَ اسودَّتِ الدُّنْيَا فِي عَيْنَيْهِ وَصَافَتْ عَلَيْهِ  
 الْأَرْضُ خُتْمًا وَاصْتَبَاهُ جِسْمُ زَيْدٍ فِي يَدَيْهِ كَمَا سَمِعَ مِنْهُ أَوَّلَ الْأَمْرِ  
 رَاةً أَنْدَمِيرًا هُوَ كَمَا رَأَى تَارِيكَ هُوَ أَوْ زَيْدٌ بَادٍ هُوَ اس فَرَحِي

اوستنگ پہلی نظم

ہو اور بارے غم آنکھوں کے پاری غما سے جھنک کر سرے پکارا ہوئے تاراج آل مصطفیٰ آہ بنی کا گھر ہو اور باد افسوس کیا تاراج باغ فاطمہ کو اگر مولا کے مین ہمراہ ہوتا میرے سید کا سرتائے میں ظالم حرم کو قید کر لاتے ہیں شامی ہزار افسوس ہے مین بخیر ہوتا اسی دل ہی جلتا کیا کروں مین نہ کہوں تا سنان پر روی شہیر خدا یا لعن کر ان قاتلون پر	زمین پر گر کر ایک آہ مارے اعیون نے مرے سید کو مارا ہو اور باد اب اسلام واقعہ علی کا کٹ گیا شمشاد افسوس بجھا ڈالا چہ باغ فاطمہ کو قد اشیر یہ واقعہ ہوتا بجاتے وقت وہل آتے ہیں ظالم کھلے منہ ننگے سرتائے مین شامی ستم یہ حضرت شہیر پر ہوتا یہ ہے جی مین کیلا لہرون مین لہرون تر تیرگی دے شہیر غضب نازل ہوا ننگین دل پر
--	---

وَجَاءَ إِلَى قَرِيبٍ مِنَ السَّيِّئَاتِ وَقَعَتْ عَيْنِي عَلَى مَوْلَايَ دِينَ الْعَلَمِ  
 بَكَ بَكَاءً وَارْتَأَتْ عَيْنِي رَوَّاهُ قَدِيمًا  
 کے نزدیک آیا ناگاہ امام زین العابدین خستہ حال اسیر سبتہ زخمیر پر نظر  
 جا پڑی جلا کر رویا نعرے مارے فریاد واد کیا فقار کہ







مدام دیر تھے است کو خلعت و زوال  
لباس و وختہ قسمت کیا ہم فقیر  
جزا سے خیر وے اور عاقبت بخیر کرے  
جیسا یا تو نے تن زار عابد رنجور  
زریرال محمد ہے تجھے شہر مندہ  
زریر تیغ سے پیاسا کٹا گلو حسین  
زریر دھوپ سے جل حل کے اوگڑ کھال

ہمیشہ کرتے تھے است کو ہم عکاس  
زریر نے آج کیا احسان ہم امیر  
خدا گناہ تیرے عفو کی زریہ کرے  
کہ تو نے زینت کلمہ کو کیا استوار  
مدام شکر کریں گے ہین جیت تاکہ زندہ  
زریر دیکھ تو ڈوبا لہو میں سے چین  
زریر دیکھ تو عابد کے تلوے کا اچھل

وَهُوَ فِي هَذَا الْحَالِ إِذَا قَامَ وَصِيَّاخٌ فِي السَّيْفِ قَالَ زُرَيْرٌ وَقَالَ

أَلَيْكَ وَأَنَا إِشْمَارُ بْنُ ذِي الْجَوْشَنِ زُرَيْرٌ عَاقِبَتْ خَيْرُ اس حَالٍ بِرِطْلٍ  
اور رہا تھا ناگاہ شور عظیم بازار میں بلند ہوا زریہ کہتا ہے میں نے تامل سے  
جو نگاہ کی دیکھا کہ شمر و ابی الجوشن ملعون کے بیٹے کی سواری بڑی دھوم سے  
آتی ہے فَأَخَذَتْ الْحِجَابَ فَجَعَلَتْ لِيَدَيْهَا وَكَلْبَةً وَشَقَمَتْ أَوْسُوتًا  
غصہ کے میں اپنے میں نہ رہا محبت ایمان اور غیرت اسلام نے ایسا جوش  
مارا کہ بے اختیار ہو کر اوسکی طرف دوڑا اوس ملعون کو پکار کر لعنت کرنے  
لگا گالی دے دے کر رہا کہنے لگا وَمَسَكْتُ بِلِجَامِ قَرِينٍ وَقُلْتُ لَعْنَةُ  
اللَّهِ يَا شِمْرُ رَأْسُ مَنْ أَلَدَتْ فَصَعَتْ عَلَى التَّوْحِجِ يَهَانُكَ مِثْنُ انْخِرُوتِ  
ہوا کہ جاکر اوسکے گھوڑے کی باگ پکڑنی اور پکارا خدا تے عالے تجھ پر لعنت  
کرے اسے شمر ولد الزنا اسے دشمن خدا تے عالے اسے دشمن آل محمد مصطفیٰ  
اسے قاتل فرزند فاطمہ الزہرا اسے بدترین اقیایہ کسا سر مقدس ہے  
جسکو تو فی نوک سنان پر چڑھایا ہے یہ چاند سا چہرہ لہو میں کیسا ڈوبا ہوا

میں نے اس کو عکاس کیا  
زریر نے آج کیا احسان ہم امیر  
خدا گناہ تیرے عفو کی زریہ کرے  
کہ تو نے زینت کلمہ کو کیا استوار  
مدام شکر کریں گے ہین جیت تاکہ زندہ  
زریر دیکھ تو ڈوبا لہو میں سے چین  
زریر دیکھ تو عابد کے تلوے کا اچھل  
وَهُوَ فِي هَذَا الْحَالِ إِذَا قَامَ وَصِيَّاخٌ فِي السَّيْفِ قَالَ زُرَيْرٌ وَقَالَ  
أَلَيْكَ وَأَنَا إِشْمَارُ بْنُ ذِي الْجَوْشَنِ زُرَيْرٌ عَاقِبَتْ خَيْرُ اس حَالٍ بِرِطْلٍ  
اور رہا تھا ناگاہ شور عظیم بازار میں بلند ہوا زریہ کہتا ہے میں نے تامل سے  
جو نگاہ کی دیکھا کہ شمر و ابی الجوشن ملعون کے بیٹے کی سواری بڑی دھوم سے  
آتی ہے فَأَخَذَتْ الْحِجَابَ فَجَعَلَتْ لِيَدَيْهَا وَكَلْبَةً وَشَقَمَتْ أَوْسُوتًا  
غصہ کے میں اپنے میں نہ رہا محبت ایمان اور غیرت اسلام نے ایسا جوش  
مارا کہ بے اختیار ہو کر اوسکی طرف دوڑا اوس ملعون کو پکار کر لعنت کرنے  
لگا گالی دے دے کر رہا کہنے لگا وَمَسَكْتُ بِلِجَامِ قَرِينٍ وَقُلْتُ لَعْنَةُ  
اللَّهِ يَا شِمْرُ رَأْسُ مَنْ أَلَدَتْ فَصَعَتْ عَلَى التَّوْحِجِ يَهَانُكَ مِثْنُ انْخِرُوتِ  
ہوا کہ جاکر اوسکے گھوڑے کی باگ پکڑنی اور پکارا خدا تے عالے تجھ پر لعنت  
کرے اسے شمر ولد الزنا اسے دشمن خدا تے عالے اسے دشمن آل محمد مصطفیٰ  
اسے قاتل فرزند فاطمہ الزہرا اسے بدترین اقیایہ کسا سر مقدس ہے  
جسکو تو فی نوک سنان پر چڑھایا ہے یہ چاند سا چہرہ لہو میں کیسا ڈوبا ہوا







سلطان انس و جان ہو فقلت حسنا لله ان اكون من اهل الشقاوة  
 دربر کرتا ہے ہونے اور نہ کہا حاشا میں اہل شقاوت کی جماعت میں نہ ہوں  
 ہوں دوستدار اہلبیت ہوں اور جان نثار آل محمد ہوں والا ان فقلت  
 في محبة الحسين ولكن الحافظ حفيظي واداهم بؤنة الجراحات  
 ابھی آج میں حسین مظلوم کی دوستی میں مارا گیا تھا لیکن حافظ حقیقی  
 نے مجھ کو بچا لیا اور سر نو زندہ کیا یہ کلمہ رویا اور اذکوا بنا بدن ٹکڑے  
 ٹکڑے زخم نازہ و تیغ و خنجر کے اور عصا اور گرز و حجر سب کو کھول کھول  
 دیکھائے فاشغلو باللباء واقاموا العزاء علی اهل بيته دیکھو  
 سب ماتم دار گریہ و زاری میں مشغول ہوئے اہلبیت کا ماتم برپا کیا  
 دربر شریک تعزیه ہوا اور بزبان حال یہ نوحہ پڑھ کر سر پیٹتے تھے  
 خاک اڑاتے تھے بچھاڑ میں کہاتے تھے نظم

سید و مولا ہمارا حسینا و حسینا  
 ای خدا کے برگزیدہ اچنی کے نزدیک  
 کو فیون نے تلوچی سو منجھ آندہ پھرایا  
 کیا تسم ہوا آشکارا ہے نیزہ برتھارا  
 انگلی بالی سکا نہ پیٹھی ہے اپنا سینہ  
 ہوا کا دن سے جا کر ابھی باہ و زار  
 سر خیزہ بر پڑھا یا عرش عظم تر تھرایا  
 ہاے اکبر کس صخر کیسے تریے زخمی ہو کر  
 کر بلا میں تھے زہر اتین دن تک شت و صحر

فاطمہ زہرا کی پیارے حسینا و حسینا  
 دین کر روشن ستار حسینا و حسینا  
 ظالموں نے تیرا پیارے حسینا و حسینا  
 لاشا دریا کے کنارے حسینا و حسینا  
 چھینے اوکے گوشوارے حسینا و حسینا  
 سر بند کا لون سے اوتا رہا حسینا  
 سب ملک و کربکارے حسینا و حسینا  
 ایک جوان ایک شیر خوار ہی حسینا و حسینا  
 سر کے بالوں بہا رہے حسینا و حسینا

اور نہ  
 بچا لیا  
 سر نو زندہ  
 کلمہ رویا  
 اذکوا بنا بدن  
 ٹکڑے  
 زخم نازہ  
 تیغ و خنجر  
 کھول کھول  
 دیکھائے  
 فاشغلو  
 باللباء  
 واقاموا  
 العزاء  
 علی اهل  
 بيته  
 دیکھو  
 سب  
 ماتم  
 دار  
 گریہ  
 و زاری  
 میں  
 مشغول  
 ہوئے  
 اہلبیت  
 کا  
 ماتم  
 برپا  
 کیا  
 دربر  
 شریک  
 تعزیه  
 ہوا  
 اور  
 بزبان  
 حال  
 یہ  
 نوحہ  
 پڑھ  
 کر  
 سر  
 پیٹتے  
 تھے  
 خاک  
 اڑاتے  
 تھے  
 بچھاڑ  
 میں  
 کہاتے  
 تھے  
 نظم

اور نہ  
 بچا لیا  
 سر نو زندہ  
 کلمہ رویا  
 اذکوا بنا بدن  
 ٹکڑے  
 زخم نازہ  
 تیغ و خنجر  
 کھول کھول  
 دیکھائے  
 فاشغلو  
 باللباء  
 واقاموا  
 العزاء  
 علی اهل  
 بيته  
 دیکھو  
 سب  
 ماتم  
 دار  
 گریہ  
 و زاری  
 میں  
 مشغول  
 ہوئے  
 اہلبیت  
 کا  
 ماتم  
 برپا  
 کیا  
 دربر  
 شریک  
 تعزیه  
 ہوا  
 اور  
 بزبان  
 حال  
 یہ  
 نوحہ  
 پڑھ  
 کر  
 سر  
 پیٹتے  
 تھے  
 خاک  
 اڑاتے  
 تھے  
 بچھاڑ  
 میں  
 کہاتے  
 تھے  
 نظم

بالون سوچے بیرون خون ان کے اندر

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ وَلَعَنَهُ اللَّهُ عَلَى أَعْدَائِهِمُ أَجْمَعِينَ

رطب بارھوان نخل تم کا۔ بیان فضائل شیعہ اور ایام محرم اور غواب سے پہر سکنیہ

لو کہ زہرا ہے بطر زحید | جس سے ہوتا ہر دم دکن پر مزید

آغاز داستان رحمتِ اللہ علیہ امتیازِ شاد کم سہ جزا کہ اللہ ہے

حاضران بزم نالہ وآہ الحمد للہ تم سید الشہد اکبر عزاوار ہو یا رکعت اللہ عالمہ

۴۰۰

زنی فی قصیدہ آخری  
 قاضی کا حکم کی بنا پر  
 ارشاد کیا اسے اب بادل  
 ایک قصیدہ اور پھر میں  
 میں ہوا  
 اوسے سے کہ  
 خباثت کے سب الامور  
 پر ہونا شروع کیا  
 دوسرے اور حضرت  
 اور کمال انعام  
 اہل بیتہ  
 عجیب عالمی و اہل بیتہ  
 حضرت من انشاء القصیدہ  
 حضرت نے اپنے کافان سے  
 اور  
 سنا کہ حضرت کے بچے  
 اہل بیت ہوتی  
 کیا کیا

تُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ الْعِزَّةِ الْكَرِيمِ

سج این حکم الله جواد و جواد مصطفیٰ بن ابی طالب علیهما السلام  
در صفت زو و در این شریف است که از عظمیٰ علی بن ابی طالب علیهما السلام

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ

وَجَعَلْنَا لِيَاكُومٍ لِّطَالِبٍ بِرَارٍ مَعْرُوجٍ اِهَام

عَدِیَّتًا لِّصِیْبٍ اَرَسَ لَہِ یَمِّ مَدِیْنَتِیْ حُدَا اِمَامٍ دُوَسْرَ جَانِبِ مِہْمَدِ

ال محمدی رکاب کے ہمراہ جہاد کر بن حسین کے خون ناحق کے قصص پر

و سمنون کو مار کر اپنے دل غمزدہ کو شاد کر دین عزرا ابراہیم ابن ابی عمیر

عَنِ الرَّضَاءِ قَالَ - اب روایت ہوا برہم محمد دست کہ

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اَنَّ المحرَّم كَانَ اَكْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

يُجْرَمُونَ فِي الْقِتَالِ فَاسْتَحْيَاكَ فِيهِ دِمَا ثَمَّ لَيْسَ بِمُحَرَّمٍ لِيَا

ماہ مجرم تھا کہ کفار شرکین ہی اوسکو مانتے تھے قتال اور جدال اس

ماہ میں حرام جانتے تھے پر سلیمان نے اہلبیت رسالت کا حق نہ کیا

مہینے میں حلال جانا یعنی محرم کے مہینے میں عاشورے کی عید کو چھوڑ کے

زنی فی قصیدہ آخری  
 قاضی کا حکم کی بنا پر  
 ارشاد کیا اسے اب بادل  
 ایک قصیدہ اور پھر میں  
 میں ہوا  
 اوسے سے کہ  
 خباثت کے سب الامور  
 پر ہونا شروع کیا  
 دوسرے اور حضرت  
 اور کمال کے  
 اہل بیتہ  
 عجیب عالمی و اہل بیتہ  
 حضرت من انشاء القصیدہ  
 حضرت نے اپنے کا ان سے  
 اور  
 سنا کہ حضرت کے بے  
 اہل بیت ہوتی  
 کیا کیا









جنت کے دیکھے کہ آسمان پر سے زمین کی طرف آتے ہیں وَاِذَا اَنَّا  
 بِرُوحَتِنَا حَضَرَا وَفِيْ ذٰلِكَ الْوَحْشَةُ حَضَرَتْ یعنی کیا کیا دیکھتی ہیں  
 کہ ایک باغ سرسبز سیلاب ہر انواع و اقسام کی ریاحین و گل و یاسمین  
 پھولے ہوئے ہیں اور نہرین جاری ہیں بلبلین سرگرم گرم و گرمی وزاری  
 ہیں قربان فریاد کرتی ہیں اوس باغ میں ایک عمارت عالیشان  
 قصر رفیع آسمان سے بائیں کرتا ہے نہایت خوش قطع و زیبا ہے  
 وَاِذَا اَنَّا بِحُجَّتِنَا مَشَاكُتٌ يَّكْحُلُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْقَصْرِ وَعِنْدَ هُمْ وَصِيفٌ  
 یہی دیکھا میں نے کہ پانچ پیر مرد لوزانی صاحب عورت دو قار اوس محل  
 کی طرف چلے جاتے ہیں یہ ارادہ ہے کہ اندر داخل ہوں اور کچھ  
 چھپے ایک خادم چلا جاتا ہے فَقُلْتُ يَا وَصِيفُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ وَرَكَ  
 اوس سے پوچھا کہ تجھ کو بتا کہ یہ عمارت عالیشان کس صاحب کی ہے  
 فَاَنَالَ هٰذَا لَا بَيْتٌ لِّحَسْبِنِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْوَاعًا اَلَا لَمْ تَسْمَعْ اَوْ اَجَابَا  
 کہ محل تیرے باپ امام حسین کا ہوا اللہ تعالیٰ نے صبر کے اجر میں عطا  
 فرمایا ہے یعنی یہ عمارت قصر صبر ہے اور یہ انا ان باغ شکر ہے فَقُلْتُ  
 وَمَنْ هٰذَا الْمَشَاكُتُ پھر میں نے پوچھا کہ یہ پانچ بزرگ کون ہیں وہ مال فرمایا  
 کون ہیں ان کا نام کیا ہے فَقَالَ مَا الْاَوَّلُ مَا اَدَامَ فَاَمَّا الثَّانِي فَمُحَمَّدٌ وَاَمَّا  
 الثَّلَاثُ فَاَبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَاَمَّا الرَّابِعُ فَمُوسٰی كَلِمَ اللّٰهِ  
 اوس نے بتایا کہ وہ جو آگے آگے سکے جاتے ہیں وہ ابوالمشرین آدم صغی اللہ  
 ہیں اور دوسرے بنی السد اور تیسرے ابراہیم خلیل اللہ ہیں چوتھے موسیٰ  
 کلیم اللہ ہیں یہ کہہ کر وہ خادم چپ رہ گیا فَقُلْتُ وَمَنْ هٰذَا الْخَامِسُ

عبداللہ بن عباس  
 کی جگہ کہتے ہیں کہ میں نے  
 دیکھا کہ اندر داخل ہوں اور کچھ  
 چھپے ایک خادم چلا جاتا ہے  
 اوس سے پوچھا کہ تجھ کو بتا کہ  
 یہ عمارت عالیشان کس صاحب کی  
 ہے فَقُلْتُ يَا وَصِيفُ لِمَنْ  
 هٰذَا الْقَصْرُ وَرَكَ اوس سے  
 پوچھا کہ تجھ کو بتا کہ یہ  
 عمارت عالیشان کس صاحب کی  
 ہے فَقُلْتُ وَمَنْ هٰذَا  
 الْمَشَاكُتُ پھر میں نے  
 پوچھا کہ یہ پانچ بزرگ کون  
 ہیں وہ مال فرمایا کون ہیں  
 ان کا نام کیا ہے فَقَالَ  
 مَا الْاَوَّلُ مَا اَدَامَ فَاَمَّا  
 الثَّانِي فَمُحَمَّدٌ وَاَمَّا  
 الثَّلَاثُ فَاَبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ  
 اللّٰهِ وَاَمَّا الرَّابِعُ فَمُوسٰی  
 كَلِمَ اللّٰهِ اوس نے بتایا کہ  
 وہ جو آگے آگے سکے جاتے  
 ہیں وہ ابوالمشرین آدم صغی  
 اللہ ہیں اور دوسرے بنی السد  
 اور تیسرے ابراہیم خلیل اللہ  
 ہیں چوتھے موسیٰ کلیم اللہ  
 ہیں یہ کہہ کر وہ خادم چپ  
 رہ گیا فَقُلْتُ وَمَنْ هٰذَا  
 الْخَامِسُ

الَّذِي ارَادَ مَا بَيْنَكَ وَالْحَيَّةَ بِأَكْبَرِ كَيْفَ مَنَ بَيْنَهُمْ يَسْأَلُكَ بِهَذَا  
صاحب کون ہیں جن کو میں سو گوار دہیتی ہوں کہ اپنے ریش مبارک  
ہاتھ سے پکڑے ہوئے روتے ہیں ان سب میں وہی بہت ٹکین مچوین  
نظر آتے ہیں فَقَالَ يَا سَكِينَةُ اَكْرَمِي عَفْوَةً فَقُلْتُ لَا اَوْسِ خَادِمُ نَكَمَا  
اے سکینہ کیا تو انکو نہیں پہچانتی ہے میں نے کہا نہیں جانتی ہوں  
فَقَالَ هَذَا جَدُّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْسِي رُوِيَ كَمَا اے سکینہ یہ کہ  
جدا خبر رسول اللہ خاتم المرسلین ہیں فَقُلْتُ لِيَصْنُ بِرَيْدُونَ فَقَالَ  
لِيْ اِيْتِي الْحُسَيْنَ ۱۴ میں نے پوچھا کہ یہ سب صاحب کدھر جاتے ہیں  
کہا تیرے آپ حسین کی زیارت کو جاتے ہیں ملاقات کر طالب ہیں  
فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا لِحَقِّقَ بَعْدِي وَاحِبْرَهُ مِمَّا بَعَثَ عَلَيْنَا سَيِّئُ  
کہا قسم ہے خدا تعالیٰ کی میں دوڑ کر اپنے جدا مجھ کے پاس جاتی ہوں جو  
اہلبیت پرست نے ظلم و ستم کیا ہے میں سب ستمانی ہوں فَسَبَقْنِي وَكَلَّمَنِي  
یہ لکھ میں بت دوڑی لیکن حضرت آگے چلے گئے اور میں نزدیک نہ پہنچ سکی  
میری نظروں سے حضرت غائب ہو گئے فَبَيْنَمَا اَنَا مُتَفَكِّرَةٌ وَاِنَّا بِحَدِّكَ سَلَمٌ  
عَلَيْكَ اَبْنُ اَبِي طَالِبٍ سَيِّدُهُ وَهُوَ وَاقِفٌ اَوْسُقْتِ مِنْ تَفْكَرٍ وَحَيْرَانٍ  
میرے کھڑی رہی ناگاہ اپنے دادا جان امیر المومنین کو میں نے دیکھا  
کہ اپنے ہاتھ میں ذوالفقار لئے ہوئے کھڑے ہیں فَتَادَكِي بِكَ جَدُّكَ  
فَقَتَلَ وَاللَّهِ اَبْنُكَ مِنْ بَعْدِ اَبِيكَ میں نے رو رو کر پکارا اور بتایا کہ  
لغزہ مارا کہ اے میرے دادا جان شاہ مردان قسم ہے خدا تعالیٰ کی  
میرے بابا یا سے فوج ہوئے تمھارے فرزند امام حسینؑ ظلم ہو کر رہا ہے

یہ سب کچھ  
برہنہ ہوئی ہے جو  
الکافی میں ہے  
جہاں جہاں  
موجود ہے اور ان  
موضع پر راز راز  
دیکھا ہے کہ  
بین دین و شریعت  
روایت ہے کہ  
دو دن باخون ہیں  
میں نے پوچھا کہ  
اللہ ماہذا القادر  
ہذا من دہ  
پوچھا اے سرور  
پوچھا لال  
انہ کی یہ  
وہاں میں  
وہاں میں  
وہاں میں  
وہاں میں

شہید ہوئے نیزہ پر سر سوار ہوا ہے لاشا محرق کا کفن غبار ہوا ہی زخمی  
 تن پر گھوڑے دوڑائے ہیں کتنے جامہ بھی ظالم اوتا رلائے ہیں  
 مقتل میں یا باکی لاش سے لپٹ لپٹ کر روتی تھی اور کٹی گردن کے  
 غریبان ہوتی تھی میرے بابا جان مجھے معجزہ سے پیار کرتے تھے اور میرے  
 منہ پر کئے ہوئے گردن دھرتے تھے بوسہ دیتے تھے اور آغوش میں  
 لیتے تھے زبردستی مجھے ظالم کھینچ کر چھڑا لائے قیدی بنایا در بدر بھرا  
 کھانا نہیں کھلایا پانی نہیں پلایا بابا کا سر خون میں ڈوبا لاکر دکھائی  
 رہے ہمیشہ ہم یتیموں کو اور اسیرون کو ستاتے رہے میرے بھائی کو  
 ساربان بنایا ہے لوہے کا طوق گلے میں پہنایا ہے اہلبیت رسالت  
 کے سر پر نہ چادر ہی نہ نقاب ہی سر پر نہتہ گریبان پھٹے ہیں کلیجے غم کے  
 چھریوں سے کٹے ہیں اسے دادا جان ہم یتیم و اسیرون غمناک و  
 دلگیر ہیں اور ذلیل حقیر ہیں مصیبت میں گرفتار ہیں بردیس میں  
 خوار زار ہیں لوثہ ہماری حمایت کرو خدا کے واسطے ہمو قیدی چھڑاؤ  
 ظلم و ستم سے قیدیوں کو بچاؤ ہمارے واسطے چادرین لاؤ بہت  
 بہت تباہ یا ہمال ہوئے بہت شکستہ حال ہوئے بہت ظلم و ستم  
 پہننے سے بہت تباہ و بریشان رہے فَبِكَيْ اَوْضَعْنِي اِلَى صَدْرِهِ قَالَ  
 يَا بَنِيَّ صَبْرًا صَبْرًا وَيَا لَلِاسْتَعَانُ اَهْ جَب دادا جان نے میرے  
 فریاد و زاری سنی بقیار ہو کر روئے و حسنا و حسنا و اقرۃ عینا  
 کہہ کر غم مارا مجھ کو اپنی حجابی سے لپٹایا اور منہ چاوس پر ماتم بھرا  
 پھر حضرت نے فرمایا اے قرۃ العین اے دختر یتیم حسین صبر صبر کہ اللہ

یکسوں کا بدکار ہے اور قادر مختار ہے مطلقاً ہون پر ہر جان پر صبر  
 عجب مزا ہے روزِ عدل و داد یوم الجزاء ثم انہ مصنی و کم اعلم کین  
 توجہ فبقیت منجبتہ کیف لا اعلم بحی بعد از ان سیری نظر سے  
 واوا جان غائب ہوئے کچھ نہ معلوم ہوا کہ کہہ گئے میں اکیلی غمناک  
 سرگردان و حیران کھڑی رہ گئی فبینا انا کذلک واذانا بابا پ قد  
 فتح من السماء واذابا لک لک یعدون ویکون علی راس میں اس  
 حیرت میں نفس دیوار ہو رہی تھی کہ ناگاہ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک دروازہ  
 آسمان کا مفتوح ہوا اوس سے ایک آتے جاتے ہیں میرے باپ کا  
 سرگٹا ہوا و ہر اے اوس سر کی زیارت فرشتے کرتے ہیں آنکھوں سے  
 الگاتے ہیں بچا پڑین کھا کھا کر خاک پر گرتے ہیں سر مبارک کے گرد  
 پھرتے ہیں شیون و شبن کی دھوم ہی فرشتوں کا انبوه و هجوم ہو رہا  
 و احسینا یکارتے ہیں و اسٹیدا و اغریبا کہہ کر نعرے مارتے ہیں قال  
 فلما سمع یزید لطم علی وجہہ و بکی اقال مالی و لقتل الحسین  
 راوی کہتا ہے جب یزید ابن ابی سہل نے یہ خواب سنا اپنے منہ پر طمانچہ  
 مارنے لگا۔ و ذکر پکارنے لگا و اسے کیا غرض تھی مجھے قتلِ حسین  
 کے بارے۔ کیون فرزندِ رسول کا خواب اسے گردن پر ناحق و ناروا لیا  
 انہ قالت فینسکینہ یزل علیہا و یزل اللہ علی قریہ الوجہ  
 حادہم الذی اقد وقع علیہ قال یس لای الکی العین حنین لک  
 او دوسری روایت میں اس طرح نہ کہو ہے کہ سکینہ نہ تھا جب میں اپنے  
 واوا جان ابی المونسین علیہ السلام سے جدا ہو کر حیران رہ گئی او وقت

خستہ  
 افاقہ تھا حسین کا نام  
 لکھتے ہیں مار گیا اور جان حسین  
 کہتا میں آج جو کیا شہر و دیں  
 خلق پیسے پہنچا اور حیران  
 منہ سے ہی نکلی ہوئی باہر جان  
 بیٹ و دون شکستہ و منہ دریا  
 سینے پر زانو اس کے نام و دعا  
 کہتا تھا میرا واسا بار بار  
 رحم کر است پاسے بود و کار  
 میں نے جان است یزید کی  
 غنڈی است کو زانا جان کے  
 قید یزیدان میں عابد و رند  
 سر زدن کے لیے فرخ میں  
 و کو تو کو دی کے کو کا جام

کیا دیکھتی ہوں ایک دروازہ آسمان کا اُبل گیا فرشتے اوتھیں ہی آتے  
 جاتے ہیں اور کچھ زمین پر اترتے ہیں کچھ زمین سے آسمان پر چڑھتے  
 ہیں پھر میں نے غور سے جو نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک پیر مرد مقدس با چہرہ  
 نورانی بیٹھا ہے رنگ تو ادھ کا گوہر آہار سا چمکتا ہے چہرہ ادھ کا  
 جو وہوین چاند سا چمکتا ہے لیکن ایسا غمناک ہے کہ گویا ساری دنیا  
 کا غم و الم اوپر ٹوٹ پڑا ہے مارے اندوہ کے سر اوٹکاڑا تویر غم اُڑ  
 ریش مبارک ہاتھ سے پکڑے زار زار روتا ہے آنکھوں سے آنسوؤں کے  
 دریا جاری ہیں اور دل ادھ کا نہایت حزن شعلہ آہوں کے سینے  
 سے بلند ہوتے ہیں فرشتے ادھ کی خدمت میں آتے ہیں سلام کر کے  
 قربان ہوتے ہیں اور چلے جاتے ہیں پھر اور ملائکہ نازل ہوتے ہیں  
 پر سادیتے ہیں اور روتے ہیں فَقُلْتُ لِلْوَصِيفِ مَنْ هَذَا الْعِنِی اَوْس  
 خادم سے پوچھا کہ یہ ماتم زدہ صاحب تعزیت کون بزرگ ہے قَالَ جَدُّا  
 رَسُولِ اللّٰهِؐ اوسنے کہا کہ اے سکینہ تمہارے جد امجد محمد مصطفیٰ ہیں  
 فَذَكَرْتُ مِنْهُمْ جَب مِّنْ لِّی سَنَارُوتی ہوئی دوسری حضرت کے نزدیک  
 گئی ادب سے سر جھکا کر مجھ پر کیا وَقُلْتُ يَا جَدُّاهُ قُلْتُ وَاللّٰهِ وَجَّاهُ  
 پھر ہاتھ باندھ کر میں نے عرض کی ہے جد علی تقدیر بخدا سو گند ہمارے سب  
 کہ بلا میں تلواروں سے مارے گئے سوائے بھائی زین العابدینؑ کے  
 بکے بدن سے سر اوتارے گئے لوک نیزہ پر سوار ہوئے لُطَم

گئی پر جی میرے بھائی کے کاری  
 لہو تھا دیر تک چھائی سے جاری  
 ہر خاک و خون میں غمناک وہ دانستہ  
 ہتھاری شکل تھا اکبر سو جدا

میں نے دیکھا کہ ایک پیر مرد مقدس با چہرہ نورانی بیٹھا ہے رنگ تو ادھ کا گوہر آہار سا چمکتا ہے چہرہ ادھ کا جو وہوین چاند سا چمکتا ہے لیکن ایسا غمناک ہے کہ گویا ساری دنیا کا غم و الم اوپر ٹوٹ پڑا ہے مارے اندوہ کے سر اوٹکاڑا تویر غم اُڑ ریش مبارک ہاتھ سے پکڑے زار زار روتا ہے آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا جاری ہیں اور دل ادھ کا نہایت حزن شعلہ آہوں کے سینے سے بلند ہوتے ہیں فرشتے ادھ کی خدمت میں آتے ہیں سلام کر کے قربان ہوتے ہیں اور چلے جاتے ہیں پھر اور ملائکہ نازل ہوتے ہیں پر سادیتے ہیں اور روتے ہیں فَقُلْتُ لِلْوَصِيفِ مَنْ هَذَا الْعِنِی اَوْس خادم سے پوچھا کہ یہ ماتم زدہ صاحب تعزیت کون بزرگ ہے قَالَ جَدُّا رَسُولِ اللّٰهِؐ اوسنے کہا کہ اے سکینہ تمہارے جد امجد محمد مصطفیٰ ہیں فَذَكَرْتُ مِنْهُمْ جَب مِّنْ لِّی سَنَارُوتی ہوئی دوسری حضرت کے نزدیک گئی ادب سے سر جھکا کر مجھ پر کیا وَقُلْتُ يَا جَدُّاهُ قُلْتُ وَاللّٰهِ وَجَّاهُ پھر ہاتھ باندھ کر میں نے عرض کی ہے جد علی تقدیر بخدا سو گند ہمارے سب کہ بلا میں تلواروں سے مارے گئے سوائے بھائی زین العابدینؑ کے بکے بدن سے سر اوتارے گئے لوک نیزہ پر سوار ہوئے لُطَم



چچا عباس کے کانٹے ہین شائے  
 کنارے نہر کے ٹکڑے پڑے ہین  
 جو چھوٹا بھائی تھا حیدر کی تصویر  
 کیا دنیا سے پانی کو ترستا  
 چچا زادہ جو ایک بھائی تھا میرا  
 گرا گھوڑے سے جب پتھر کا ڈال  
 بھجھو بھی زادے کو نیزے رن میں  
 کیا قتل اونکو ماٹی پہ سلا یا  
 پیسہ سلم کے ماری گئے بھوکے پیاسے  
 گیا تھا سید مظلوم کے ساتھ  
 میرے بابا کی گردن کاٹ ڈالی  
 قضا پر شمر نے خنجر چلا یا  
 گئے پیاسے جہان سے میرے بابا  
 امیرین ریش نوزانی ڈوبائی

گئے تھے میری خاطر آب لانے  
 خدا کی راہ میں پیاسے لڑے ہین  
 لگا گردن پہ اوس معصوم کے تیر  
 سدھارا شل گل جنت کو ہستا  
 اوسے اعدا نے ہو کر جمع گھیرا  
 کیا دوڑا کے گھوڑے اوسکو پال  
 گرے گھوڑوں سے وہ عرش کے تارے  
 بہت زینب کو اعدا نے رو لایا  
 پڑے ہین رن میں حیدر کو اسے  
 کٹے تیغوں سے عبداللہ کے ہاتھ  
 ہوا سجدہ میں بے سرفہ عالی  
 نہ پانی بوند بھر اوسکو پلایا  
 طرف سے نہر کے ٹھہر پھرے بابا  
 سے یا رسول اللہ دوہائی

وَسَفِکَتْ دِمَاؤُنَا وَهَتِکَتْ وَاللّٰهِ سَحْمًا یَا جَدَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 فریاد ہے ظالموں نے دیا لہو کے بہائے سب شہدا اپنے خون میں نہا  
 آپ اگر کربلا میں جا کر ملاحظہ فرماوین تو لہو کی تھالے بھرے ہوئے نظر  
 آوین جا بجا خون کے تھالے ہین کٹی گردنوں سے جاری لہو کے ہالے  
 ہین۔ یا جہاد یا رسول اللہ فریاد ہے ہماری ہتک حرمت ہوئی کربلا میں  
 آپ کی امت در بدر دلت ہوئی اوس دشت کربلا میں ہم اہلبیت کی خیمہ سر ج

فَقَبِیْتُ فِی الْعَمَلِ الرَّعْدِی  
 العاصم کی پوجا تھی خاتمہ حق کی  
 عسکرین کی پوجا تھی خاتمہ حق کی  
 پس میں اوس درود میں  
 رزق تک تیار مانا گا جہاد  
 چوبیس روز تک تیار مانا گا جہاد  
 سین کی پوجا تھی خاتمہ حق کی  
 لایا اور غلام کا قتل الحقی کا  
 شہر میں لایا ہوا اللہ کا  
 کاشور و ما شہر با جہاد  
 عجیب طرح کا شیون دین چو  
 لگانے با شہر گردن کی آواز  
 نوحہ داری کی آواز  
 جانے لگی ریشہ کی  
 مائتاری کی مجلس اراستہ کی  
 کربلا کی پوجا تھی خاتمہ حق کی  
 تھکا ہوا غریب و نادیدہ  
 نام مظلوم کی پوجا تھی خاتمہ حق کی



او سوقت خادم نے میرے پاس آکر کہا اسے سیکینہ بس خاموش رہ کر  
 پیغمبر خدا کو رو لایا ایسے بیان کیے کہ حضرت کو تاب نہ رہی رو کر روتے  
 غش کیا تم آخذ الرصيف بيدى وادخلته الى قصر فيه خمس نسوة  
 بھر دو خادم میرا ہاتھ پکڑے لیجلا ایک قصر عالی کے اندر مجھے داخل کیا میں  
 دیکھا اس قصر میں پانچ بیبیاں بیٹھی ہیں اور سیکڑوں حوریں ہاتھ باندھے  
 کھڑی ہیں قد عظم الله خلقتهن وزاد في نورهن اذن بیسوں کے  
 قد بالا بڑے بڑے تھے اور شانے عالی تھیں چہرے چاند سے روشن  
 تھے نور سے انکے سارا محل روشن و مغفور تھا وكنهن (امراء عظيمات)  
 الخلقه ناسرا مشعر ها اؤن بکے چچ میں ایک بی بی عظیم الشان  
 جلیل القدر سوگوار و بقیار بیٹھے تھے کہ اوکے منبل سے بال پریشان سر  
 کہلا ہوا تھا و علیها ثياب سود و تبدلها قميص مضمع بالدّم  
 اتنی پوشاک اوکے گلے میں بھی کہ بیان چاک تھا دولون ہاتھوں پر رانا  
 کرتا بیٹھا ہوا خون میں آلود و ستا فریاد ورنیات کر رہی تھیں وانا  
 واقاصت من معها وانا جلست کبھی وہ بی بی بیتاب ہو کر کھڑی ہوئی  
 دیکھ جاتی تھی جب وہ سوگوار بیٹھ جاتی تھی تو سب بیٹھ کر خاک اور آبی تیز  
 برسا دیکھ کر تم کرتی تھیں فقلت للرصيف ما هو كلاء النسوة اللواتي  
 قد عظم الله خلقتهن وزاد في نورهن میں نے خادم سے پوچھا کہ بی بی  
 کون ہیں اور وہ کسے ماتم دار ہیں کسے لیے سوگوار ہیں حق سبحانہ تعالیٰ  
 نے قد بالا انکے بڑے بڑے خلق کئے ہیں اور چہرہ چاند سے روشن ہیں  
 فقال يا سكينه هذه حوام البشر وهذه حرث بنت عمران وهذه

بیباور بیبا  
 کھنکھاتے + علامہ غفرلہ  
 دو با باغ لائے + فصل اول  
 سکر با جراین + پو اسکر  
 فرادہ بکامین + پکارا ہے  
 ایک مظلوم سید + بیچ  
 شہزاد بیخو + سید  
 گمراہی کے کرلا میں + سر  
 تربت نبی رحمت جابین  
 نواسہ تاجدار مصطفیٰ کا  
 درخشندہ ستارہ  
 بیچے مارا سنگلاخ  
 از علیا چکا عالم پر آبا  
 نو پڑوسی نما اور کس  
 ہوئے قاتل سے کوشش  
 صہن ابن علی کی  
 گنگا لان



پرنسز اسم کرتی حسین نو

سافر کر بلائے حسنا و حسنا  
سیرے گو دی کے پائے حسنا و حسنا  
سیرے نہ بوج پایا حسنا و حسنا  
جلا خنجر تغا پر حسنا و حسنا  
تجھی امانائے گہیا حسنا و حسنا  
نجانا میر پیار حسنا و حسنا  
تیرا لاشہ کہ ہرے حسنا و حسنا  
بتھے کیوں مارڈا حسنا و حسنا  
پدری چھٹا گڑھے حسنا و حسنا  
امام سر بریدہ حسنا و حسنا  
کٹی گردن کی واری حسنا و حسنا  
نہ تنیر کنہہ حسنا و حسنا

لڑا سے مصطفیٰ (حسینا و حسینا  
مصیبت سہی والے حسینا و حسینا  
محمد کے لڑا سے حسینا و حسینا  
رہا راضی رضا پر حسینا و حسینا  
بچھے است نے مارا حسینا و حسینا  
تیرا نیزے پر سر ہے حسینا و حسینا  
لگا پہلو میں بھالا حسینا و حسینا  
سکینہ لٹ گئی ہر ہر حسینا و حسینا  
علی کے لڑ دیدہ حسینا و حسینا  
گلے سرخون ہر جاری حسینا و حسینا  
نہ سر پر ہے عمامہ حسینا و حسینا  
کٹا یا حلق سو کہا حسینا و حسینا

وَبَكَيْنَ النَّسَاءَ كُلَّهُنَّ قُلْنَ يَا فَاطِمَةُ نَحْنُ نَحْكُمُ اللَّهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ بَنِيكَ يَوْمَ الْقَضَاءِ  
 سَكِينَةُ كُتِبَ بِهَا سِتْرٌ دَادِي لَوْ هُوَ بَرٌّ لَمَا كَرِهَتْ تَيْمِينَ أَوْ سَبَّحِيانَ سِتْرٌ  
 بِسْطِ بِسْطِ كَرْنَعِي مَارَتِي تَيْمِينَ سَيُونِ وَتَيْمِينَ كَرَكِ وَحَسِينَا وَحَسِينِ كَارَتِي  
 تَيْمِينَ رَوْرُو كَرِ بِبِيَانِ أَوْ نَكُو دِلَاسَا دِي تَيْمِينَ كَرَا سَ فَاطِمَةُ زَهْرَا صَبْرُ كَرِ  
 كَرِ رَوْزِ جَزَا زَوْدِ كَرِ وَاللَّهُ تَعَالَى عَادِلٌ هُوَ أَوَّلُ الْفَضَائِلِ كَرَنِي وَاللَّهُ تَعَالَى  
 وَادِغَا اسْخُونِ نَاقِ كَا طَالُمُونِ سَ قَضَا لِيَا كَامَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَكَا  
 لَمْ يَكُنْ بِرَبِّكَ لَهَا كَبْرٌ زَيْدٌ لَمْ يَكُنْ سَكِينَةُ كَا ذَوَابِ سَكْرُ مَحْجُورٌ لِيَا حَبِيبَتَا

[illegible]







ناگاہیت میں جان آئی روح نے خود کیا اور کچھ لڑے ہوئے کلمہ شہادت پڑھا  
 پکارے اسلام علیک ای فرزند رسول خدا سے میرے امام اے میرے مولانا علم ان  
 عِنْدِي مَا لَا جَزِيْلًا فِي مَوْضِعٍ كَذَا كَذَا فَاسْتَجِرْ بِهِ وَخُذْ ثَلَاثًا لَكَ الْفَقِيهَةُ  
 یا تیری آقا آپ کو معلوم ہوو کہ میرے پاس بہت سا مال ہے فلا نے مجھے فلا نے  
 مکان میں زمین میں مرنے والے کو آپ نکالیں دو ثلث تو جناب لیون جس  
 معرفت میں چاہیں خرچ کریں مختار و مالک ہیں و ثلثہ الآخر اذ فعدا بنی ہذا  
 اَنْتَ تَعْلَمُ اَنْهُ حُبٌّ لَّكُمْ وَمَوَالٍ لَّكُمْ اور تیسرا حصہ یعنی جو ثلث باقی رہا ہے اس  
 کو آپ اپنی ہاتھ سے عطا فرما دیں بشرطیکہ جو یہ محب ہوو ایک اور دوستدار ہوو  
 اہلبیت رسالت کا داکھان عَالِفًا مُنْعَدًا عَنْهُ لِأَنَّ مَالِي مُحَرَّمٌ وَعَلَيْ مَنْ  
 يَبْغُضُكُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ اور اگر یہ بیٹا مخالفوں سے تمہارے ہوو تو ہرگز اسکو  
 در نہ دینا کہ میرا مال حرام ہو دشمنان اہلبیت رسالت پر تم اتنا ہاتھ فاجر  
 الْحَسَنِ يَبْغِيهَا وَتَكْفِيْنَا وَصَلَّ عَلَیْہَا وَذَكَرَ سَخَنٌ كَمَا كَرِهَ اور مر گئے  
 خدا تعالیٰ رحمت کرے اوس مومنہ پر اہم نے اسکو غسل دلوا یا کفن پہنوا یا  
 آپ نماز جنازہ پڑھی اوس مومنہ دیندار و دوستدار الہلکار کو دفن کیا نظم

فقلت یا رب انک  
فاخبرنی رسول اللہ مالک  
فخبرکم ان بابہم  
بجاری یہ کہ انہو کیون  
قوان سے رسول خدا کے واسطے  
موت ہو گیا ہوا خدا کے واسطے  
مجھے آگاہ کرو کہ یہ وقت  
کا کیا سبب سے قال فان  
اخرج جبریل واجبر ان ائمتہ  
سئل انہی ہذا لانی  
تقبضت علیہ قال انہا  
جب جناب رسالت نے اور نبوت  
دینے کو فرمایا اور آہستہ بہ  
کہا اسے ام الفضل ابی  
اچھی چاہی کہ میں اسے  
خبر دے کہ تم کو

اوس سبط پیمبر پہ عجب ظلم ہوا ہے  
است کی بڑی جو رسے شاہ اکھ نے  
لب تشنہ جہان سے سوے فریاد سدا  
وہ خشک گلہ و عوہ بین خنجر سے کٹایا  
کونے کے احین لوٹ کر کب لگئے پوشاک  
رہنے نہ پایا فرق مبارک پہ عامہ

اے اہل غزا اگر یہ وزاری کی سیجکا  
 بجزم او سے قتل کیا اہل ستم نے  
 است کہ جفا کاروں نے پیاسا اور ارا  
 پانی خلف ساقی کو شرنے نہ پایا  
 عریان رہا لاشہ سبط شہ لولاک  
 چوڑا زہن بر شہ مظلوم کے حاسہ

نئے پر لکھا شاہ کا سر جو روجھا سے  
 نرگس کی طرح دیدہ سپیر کھلے تھے  
 وندان مبارک نظر آتے تھے گہرے  
 افسوس سے دہرائے رخ شاہ نہ دیکھا  
 زیبے گمر کی رخ افروز کی زیارت  
 تاشام رہیں ساتھ سر شاہ کی جہنہ  
 جب نیک سے سر لگے وہ وطن طلائین  
 جیشام کے حاکم کو دیکھا سر پر نور  
 تب شمر کچا را کہ مجھے خلعت و زر دے  
 میں نے پسر احمد نثار کو مارا  
 میں قاتل سرور جوانانِ جهان ہوں  
 یہ سُنکے لگی پٹینے سر زیب و کلثوم  
 اک شعور اٹھانالہ و زاری کا زمین سے

تھے کیسوں کے بال پر گندہ ہوا  
اور اشک کے قطرہ رُخ انور پر ڈالتے  
یا قوت سے لب خشک تنج گری کر اترے  
مغشّے خون نیزے پہ وہ ماہ نہ دیکھا  
کلتوم نے کی نیزے پاؤں کی زیارت  
سجاد بھی ہمراہ گئے طوق کو پہنے  
ایک شور قیامت کا ہوا ارض و سماں  
خرسند ہوا طشت میں دیکھ کے معقو  
گھوڑے میر اسوقت زرویم کو بھرو  
دنیا کے لئے دین کے سردار کو مارا  
میں قاتلِ فرزندِ شہ کوئی مکان پہون  
مجلس میں ہوئی شبنمِ ماتم کی عجب ہم  
شیون کی صدا آنے لگی غش برین

روایت دوسری رُوِیَ اَنْ رَجُلًا مِنْ أَكْبَابِ بَلْخَ كَانَ يَحْجُ بَيْتَ اللَّهِ  
الْحَرَامَ وَيَزُودُ قَبْرَ النَّبِيِّ فَكَثُرَ لَاحُظُوهُ رَوَيْتُ كِي هَكَذَا اِيك مَرْدُومَن تَحَاجُّكَ  
رَبَّنِي وَالَا اَبْلَيْتُ رِسَالَتِ اَبٍ كَا حُبِّ تَحَاجُّنَا نَحْجُ الشَّرْحُ بَيْتِ اَسَدِ الْحَرَامِ  
لَا تَأْتِي تَحَاجُّجُ كَيْ نَغْمِرُ كِي قَبْرِ سَارِكِ كِي زِيَارَتِ كُو جَا تَأْتِي وَكَانَ يَأْتِي تَحَاجُّ  
اَبْنِ الْحُسَيْنِ وَيَزُودُ وَتَحْجُلُ اِلَيْهِ الْهَدَايَا وَالنَّحْفُ وَيَا خُدُّ مَهْ مَصَابِيحُ  
وَنَبِيهِ تَمْ يَزُوجُ اِلَيْهِ اَبٍ اَبٍ وَهَ زَمَانِ جَنَابِ اِمَامِ زَيْنِ اَحَابِدِيْنِ كِي اِهَامَتِ كَا  
جَنَانِجِ وَهَ مَوْنِ حَضْرَتِ كِي خِدْمَتِ مِيْنِ حَاضِرِ هُوَ تَأْتِي تَحَاجُّجَالِ اَبْكَالِ كِي زِيَارَتِ رَسُوْلِ

[illegible]



رخصت جا ہی امام کو خبر ہوئی کہ فلان مرد من حضور میں حاضر ہوا جانتا ہوں کہ علم ہوا  
کہ آنے دو پہر داخل ہوا اور سے مجرا کیا نزدیک اگر سب مبارک جو قدموں  
ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھا و وجہ بین یدیکہ طعاماً فقربہ الیک و آخر  
بالاکل معہ فاکل الرجل حسب کفایتہ حضرت کہ کھانا کھانے کا وقت تھا  
دستر خوان بچھا موسیٰ نے دیکھا کہ حضرت کے آگے کھانا بچھا کیا اس وقت امام  
ارشاد کیا موسیٰ کو نزدیک بل کر دسترخوان پر بٹھایا اور فرمایا میرے ساتھ کھانا  
کھا اور خوش طالع نے مطابق حکم مولا کے اپنے امام کے ساتھ کھانا میرا ہو کر  
نوش جان کیا ثم استعم بطیشت و ابرئین فیہ ماء فقام الرجل فآخذ الا برئین  
وصت الماء علی ید الامام جب حضرت نے کھانے سے فراغ پایا ایک ٹشت

خالی اور آفتابہ پر از آب سنانے دھرتا خادموں کے طلب کیا مرد موسیٰ جلد ٹھا  
ٹشت اور آفتابہ اوٹھالا حضرت کے سامنے ٹشت لاکر کھانا آفتابہ بانی و  
سبارک یروانے لگا فقال الامام یا شیخ انت ضعیفا کیف تصب الماء  
علی الید علی الامام امام نے ہنس کر فرمایا شیخ تو بیلر مہمان ہو تو کیوں بیلر  
دھلاتا ہو چاہیے کہ میں بیلر ہوں دھلاؤں فقال لی احب ذلک فقال الامام  
حیث انتک احببت ذلک فواللہ لک ما تحب وکرمی فقر عینک  
مرد موسیٰ نے عرض کی یا مولا میں آپ کی خدمتگداری اپنی سعادت اور بختیار چاہتا  
ہوں دوست رکھتا ہوں اس کو کہ امام کے ہاتھ دھلاؤں اور خادم کہاؤں امام نے فرمایا  
اچھا تو دھلا کر تو میرے ہاتھ دھلاؤں کہ دوست کہتا ہو تو قسم بخدا ایسا ہی کہ میں  
وہ دھلا دھلاؤں کہ جبکہ تو دوست رکھے اور دیکھتے ہی خوش ہو جاوے میری لکھن  
ہو جاوے دل شاد ہو فصبت الرجل الماء علی یدیکہ حتی امتلاک

امام کے سامنے  
کھانا بچھا  
کے آگے  
کھانا  
کھانے کا وقت  
تھا  
حضرت کے  
آگے  
کھانا  
بچھا  
کیا  
اس وقت  
امام  
ارشاد  
کیا  
موسیٰ کو  
نزدیک  
بل کر  
دستر خوان  
پر  
بٹھایا  
اور  
فرمایا  
میرے  
ساتھ  
کھانا  
کھا  
اور  
خوش  
طالع  
نے  
مطابق  
حکم  
مولا  
کے  
اپنے  
امام  
کے  
ساتھ  
کھانا  
میرا  
ہو کر  
نوش  
جان  
کیا  
ثم  
استعم  
بطیشت  
و  
ابرئین  
فیہ  
ماء  
فقام  
الرجل  
فآخذ  
الابرئین  
وصت  
الماء  
علی  
ید  
الامام

خالی اور آفتابہ پر از آب سنانے دھرتا خادموں کے طلب کیا مرد موسیٰ جلد ٹھا  
ٹشت اور آفتابہ اوٹھالا حضرت کے سامنے ٹشت لاکر کھانا آفتابہ بانی و  
سبارک یروانے لگا فقال الامام یا شیخ انت ضعیفا کیف تصب الماء  
علی الید علی الامام امام نے ہنس کر فرمایا شیخ تو بیلر مہمان ہو تو کیوں بیلر  
دھلاتا ہو چاہیے کہ میں بیلر ہوں دھلاؤں فقال لی احب ذلک فقال الامام  
حیث انتک احببت ذلک فواللہ لک ما تحب وکرمی فقر عینک  
مرد موسیٰ نے عرض کی یا مولا میں آپ کی خدمتگداری اپنی سعادت اور بختیار چاہتا  
ہوں دوست رکھتا ہوں اس کو کہ امام کے ہاتھ دھلاؤں اور خادم کہاؤں امام نے فرمایا  
اچھا تو دھلا کر تو میرے ہاتھ دھلاؤں کہ دوست کہتا ہو تو قسم بخدا ایسا ہی کہ میں  
وہ دھلا دھلاؤں کہ جبکہ تو دوست رکھے اور دیکھتے ہی خوش ہو جاوے میری لکھن  
ہو جاوے دل شاد ہو فصبت الرجل الماء علی یدیکہ حتی امتلاک

ثَلَاثُ الطُّشْتِ فَقَالَ الْإِمَامُ لِلرَّجُلِ مَا هَذَا قَالَ مَاءٌ يَرِشُهُ دُرَّكُمْ إِمَامٌ هَاتِحٌ  
 وَهَوْنٌ لَكِ وَأُورُوهُ مَرْدُوسٌ هَاتِحٌ وَهَلَا فِي لَكَ جَبْ ثَلَاثُ طُشْتِ يَانِي سَهْرَا  
 إِمَامٌ نَبِيٌّ مِنْ سَبْعَةِ أَجْسَادِ طُشْتِ كَمَا نَدْرِكِيَا هُوَ أَوْسَى عَرْضِ كِي يَانِي هُوَ أَوْسَى قَالَ الْإِمَامُ  
 بَلْ هُوَ يَأْتِي قَوْلُ أَحْمَرَ فَظَرَّ الرَّجُلُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ صَادِرُ يَأْتِي قَوْلُ أَحْمَرَ بِإِذْنِ اللَّهِ  
 تَعَالَى حَضْرَتِ نَبِيِّ هُنَا كَرَفَا يَانِي نَهْنِي بَلْ يَأْتِي قَوْلُ سَخِرْ هُوَ مَوْجِبٌ يَرْجُو كَلَامِي  
 تَوَدُّ كَمَا يَجَاءُ آبَ يَأْتِي رَمَانِي يَابِ طُشْتِ كَمَا نَدْرِكِيَا هُوَ هِنَ نَمَّ أَنْ الْإِمَامُ  
 قَالَ يَارَجُلُ صَبِّ الْمَاءِ عَلَى دِيْنِي هَرَّةً أُخْرَى حَتَّى امْتَلَأَتْ ثَلَاثُ الطُّشْتِ  
 سَهْرَا إِمَامٌ نَبِيٌّ مِنْ سَبْعَةِ أَجْسَادِ طُشْتِ كَمَا نَدْرِكِيَا هُوَ أَوْسَى عَرْضِ كِي يَانِي هُوَ أَوْسَى  
 ثَلَاثُ يَانِي سَهْرَا فَقَالَ لَهُ مَا هَذَا قَالَ الْإِمَامُ هَذِهِ زَعْرَةٌ أَحْضَرُ  
 فَظَرَّ الرَّجُلُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ زَعْرَةٌ أَحْضَرُ سَهْرَا إِمَامٌ نَبِيٌّ مِنْ سَبْعَةِ أَجْسَادِ طُشْتِ كَمَا نَدْرِكِيَا  
 كَمَا هُوَ أَوْسَى كَمَا يَأْتِي يَانِي سَهْرَا حَضْرَتِ نَبِيِّ هُنَا كَرَفَا يَانِي نَهْنِي بَلْ يَأْتِي قَوْلُ سَخِرْ هُوَ مَوْجِبٌ يَرْجُو كَلَامِي  
 فِي حَقِيقَتِ زَعْرَةٍ نَظَرُ تَارِي نَمَّ قَالَ الْإِمَامُ صَبِّ الْمَاءِ يَارَجُلُ فَصَبَّ  
 الْمَاءَ عَلَى دِيْنِي الْإِمَامُ حَتَّى امْتَلَأَتْ سَهْرَا إِمَامٌ نَبِيٌّ مِنْ سَبْعَةِ أَجْسَادِ طُشْتِ كَمَا نَدْرِكِيَا  
 هَاتِحٌ وَهَلَا فِي لَكَ جَبْ ثَلَاثُ طُشْتِ لَبْرِيْزِيْ هُوَ كَمَا نَدْرِكِيَا فَقَالَ الْإِمَامُ لِلرَّجُلِ مَا هَذَا  
 فَقَالَ مَاءٌ قَالَ هُوَ دُرُّ أَبْيَضٍ فَظَرَّ الرَّجُلُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ دُرُّ أَبْيَضٌ  
 بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى سَهْرَا إِمَامٌ نَبِيٌّ مِنْ سَبْعَةِ أَجْسَادِ طُشْتِ كَمَا نَدْرِكِيَا هُوَ أَوْسَى عَرْضِ كِي يَانِي  
 يَانِي سَهْرَا حَضْرَتِ نَبِيِّ هُنَا كَرَفَا يَانِي نَهْنِي بَلْ يَأْتِي قَوْلُ سَخِرْ هُوَ مَوْجِبٌ يَرْجُو كَلَامِي  
 لَوْ دَرَسِيْ كُوْهُرُ شَاهِدٍ مَرْدُودٍ يَابِ سَهْرَا طُشْتِ لَبْرِيْزِيْ هُوَ كَمَا نَدْرِكِيَا فَصَادَ الطُّشْتُ  
 مَلَأَتْ ثَلَاثُ الْوَانِ دُرُّ يَأْتِي قَوْلُ وَدَرَّةً فَتَجَبَّ الرَّجُلُ غَايِبَ الْعَجَبِ  
 وَأَنْتَبَهَ عَلَى الْإِمَامِ يَقْبَلُهَا مِسْكُ خَدَّيْهَا طُشْتِ لَبْرِيْزِيْ هُوَ كَمَا نَدْرِكِيَا

وَلَمْ يَلْبَسْ بَرْدِيْ  
 أَوْ كَرَفَا يَانِي  
 مَجْلُودِيْ سَهْرَا  
 هُوَ طُشْتِ كَمَا نَدْرِكِيَا  
 فَانْطَلَقَ يَانِي  
 سَهْرَا كَمَا يَجَاءُ  
 فَلَمَّا وَافَقَ الْكَلْبَ وَقَفَ عَلَيْهِ  
 دَرَسِيْ اللَّهُ تَعَالَى  
 حَضْرَتِ نَبِيِّ هُنَا  
 أَوْ كَرَفَا يَانِي  
 اَللَّهُ تَعَالَى  
 فَتَرَى يَانِي  
 بَعْدَ عِلْمِ طُشْتِ  
 أَوْسَى كَمَا يَجَاءُ  
 فَتَرَى زَعْرَةً  
 حَضْرَتِ نَبِيِّ هُنَا  
 شَعْبَرُ الْقَبْرِ





کہ تمنا عتبت علینا اور جب اپنے وطن میں بخیر و عافیت پہونچے تو تمہاری  
طرف سے اپنی زوجہ کو بہت سی عذر فراہی کرنا کہ وہ ہم پر غصہ ہے اور عقائد نہیں

یہ کہنا ہم ہیں درویشوں کے فرزند	ہمیشہ فقر و فاقے سے ہیں خرسند
ہمارے جد امجد مضطرب تھے	ساکتے رہے الفقیر فخر سے
ہمارے پاس مال و زر نہیں ہے	ہمیں مرغوب کرو فر نہیں ہے
تیرا اے مومنہ شکوہ بجا ہے	جو کچھ تو نے کہا ہے سچ کہا ہے
تیرے آزر دہ ہونے کی جگہ ہے	تیرے رسم و لغات پر نگہ ہے
ہوے شرمندہ ہم تجھ سے نہایت	پسند آئی ہمیں تیری شکایت
ہمیشہ ہر برس لیتے ہیں سوغات	نکی ایک بار بھی اوسکی سوغات
خلاف رسم و دنیا ہے یہ لاریب	گلد تیرا بجا ہے کچھ نہیں عیب
مگر اسال کی رقع خیالت	تو اپنے دل سے کر رفع ملالت
کے ہیں تیرے خاطر ہم نے ارسال	در دیا قوت تھوڑے سے بہر حال
یہ پھر ہیں فقیروں کا حرام	انہیں معرفت میں لا اے سقیم
مدینہ کا نہ رو کر نہ تباہ کر	کہ درویشوں کا دل ہوتا ہزار کر
نہیں سوغات کا بدلہ لایہ زہنا	کہ مدیہ ہے محقر اے نکو کار
عوض انکا مگر جنت میں دینگے	تجھے خلد برین میں خوش کرینگے

فاطرق الرجل رأسه سجدا وقال سيدي من انباءك بسلام زو كجھے  
جب مومن بلوچ نے یہ کلام امام کی زبان مبارک سے سنا شرمندہ ہو کر جھکایا  
بعد تھوڑی دیر کے پوچھنے لگا اے میرے سید و سرور آکیونے خبر دی میری  
زوجہ کی شکایت کی امام سکرانے لگے مومن با یقین بکا ا فلا مکتک انک من

بہشتی عورت کی رقع  
ہمیشہ عیب و نواقص  
میں اپنے عیب و نواقص  
کا قائل تھا انہیں اگر  
دراگیا و ذوق ہو پس میری  
جنت میں جاؤ گی جہاں  
دور کی زبان میں عیب  
محبوبانہ طور سے  
جو انسان کے عیب و نواقص  
اگر عیب و نواقص  
علی کے عیب و نواقص  
جنتی عورت کی رقع  
جنتی عورت کی رقع  
جنتی عورت کی رقع

اَھْلَ الْبَيْتِ النَّبُوَّةِ یعنی بیشاک تم یا امام اہلبیت نبوت ہو علم لدنی کے وارث  
 ہو صاحب قدرت و قوت ہو جو راز پوشیدہ ہر تہ پر وہ عیان ہو کشف و کرا  
 اذنا معجزہ متحارر ثلثان الوُجُل و دَعَا اَکَامَا وَ اَحَدُ الْجَوَاهِرِ وَ سَادَ  
 بِہَا اِلٰی زُجَیۃٍ حَلَّتْ بِہَا بِالْقَصَّةِ بعد از ان مروجہ امام شروع ہوا جو ہر  
 لیکار اپنے گھر کی طرف سد ہر اجب گھر میں پہنچا وہ جو اہل ربی زہد کو دوا و رستگار  
 بیان کیا فقالت وَمَنْ اَعْلَمَ اَمَلْتُ وَ وہ مونسہ جب ہر کرا لے گی وہ اہل عالم و رستگار  
 میرا قول سنئے امام کے آگے جا کر کہا فقال اَلَمْ اَقُلْ لَکَ اَنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْبَيْتِ النَّبُوَّةِ  
 وَالْعِلْمِ وَالْاٰیَاتِ الْبَاطِلَاتِ مومن گئے کہا میں نے تجھے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ امام  
 نبوت ہو علم لدنی کا وارث ہو معجزات و کرامات کا مالک ہو اس امام روشن بین  
 سب از ہای مخفی ظاہر و آشکارا میں نے تجھے یہ بتایا کہ شکوہ کیا مونسہ نے کہ شکر و خراج  
 کا کہ میرا امام یہ کلام سے آزرہ نہیں ہوا بلکہ میرا گلہ پسند کیا اور عنہ رخصت ہوئی  
 یہ کہ زمین پر روف ہوئے گئے شکر کے سجدے ادا کیے و تسمیہ علیٰ اولہا یا اللہ  
 الْعَظِیْمُ اَنْ یَّجْعَلَہَا مَعَهُ اِلٰی زَیْرِہٖ الْاِمَامِ وَاَنْظُرْ اِلٰی صَلَۃِہِ جبریل  
 سے فارغ ہو رہا ہے شوہر کو قسم دیکر کہنے لگی اے شخص تجھ کو بابت اعظیم الہی باری  
 جو سفر کرے مجھ کو بھی اپنے ہمراہ مدینہ میں لیجیل کہ میں امام کی زیارت کروں و گئی  
 جمال بالکمال دیکھ کر شاد ہوں صدھے جاؤں قدم چوموں فَلَمَّا تَجَهَّزَ لِلْحَجِّ  
 السَّنَةِ الْقَابِلَةِ اَخَذَہَا مَعَهُ مُوسٰی سَلَّ اَسَیۡدَہٗ جِسْمَ غَرِیۡمَہٗ کا تہیہ کیا اور  
 کو بھی ساتھ اپنے بچلے فرماتے اَمْرَۃً فِی الطَّرِیْقِ وَمَا نَتَّ وَ تَبَّہٗ یَسْنَ  
 صَدِیْقَہٗ دَسُوْلَہٗ لِّلّٰہِ راہ میں مونسہ شتاق زیارت بہت ہمار ہوئی جس کو قافلہ  
 مدینہ کے متصل پہنچا باہر شہر کے خمیرہ برپا کئے وہ سیار ناگاہ دوستدار امام مگر گئی اور

کبریا  
 وہ صاحب قدرت و قوت ہو جو راز پوشیدہ ہر تہ پر وہ عیان ہو کشف و کرا  
 اذنا معجزہ متحارر ثلثان الوُجُل و دَعَا اَکَامَا وَ اَحَدُ الْجَوَاهِرِ وَ سَادَ  
 بِہَا اِلٰی زُجَیۃٍ حَلَّتْ بِہَا بِالْقَصَّةِ بعد از ان مروجہ امام شروع ہوا جو ہر  
 لیکار اپنے گھر کی طرف سد ہر اجب گھر میں پہنچا وہ جو اہل ربی زہد کو دوا و رستگار  
 بیان کیا فقالت وَمَنْ اَعْلَمَ اَمَلْتُ وَ وہ مونسہ جب ہر کرا لے گی وہ اہل عالم و رستگار  
 میرا قول سنئے امام کے آگے جا کر کہا فقال اَلَمْ اَقُلْ لَکَ اَنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْبَيْتِ النَّبُوَّةِ  
 وَالْعِلْمِ وَالْاٰیَاتِ الْبَاطِلَاتِ مومن گئے کہا میں نے تجھے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ امام  
 نبوت ہو علم لدنی کا وارث ہو معجزات و کرامات کا مالک ہو اس امام روشن بین  
 سب از ہای مخفی ظاہر و آشکارا میں نے تجھے یہ بتایا کہ شکوہ کیا مونسہ نے کہ شکر و خراج  
 کا کہ میرا امام یہ کلام سے آزرہ نہیں ہوا بلکہ میرا گلہ پسند کیا اور عنہ رخصت ہوئی  
 یہ کہ زمین پر روف ہوئے گئے شکر کے سجدے ادا کیے و تسمیہ علیٰ اولہا یا اللہ  
 الْعَظِیْمُ اَنْ یَّجْعَلَہَا مَعَهُ اِلٰی زَیْرِہٖ الْاِمَامِ وَاَنْظُرْ اِلٰی صَلَۃِہِ جبریل  
 سے فارغ ہو رہا ہے شوہر کو قسم دیکر کہنے لگی اے شخص تجھ کو بابت اعظیم الہی باری  
 جو سفر کرے مجھ کو بھی اپنے ہمراہ مدینہ میں لیجیل کہ میں امام کی زیارت کروں و گئی  
 جمال بالکمال دیکھ کر شاد ہوں صدھے جاؤں قدم چوموں فَلَمَّا تَجَهَّزَ لِلْحَجِّ  
 السَّنَةِ الْقَابِلَةِ اَخَذَہَا مَعَهُ مُوسٰی سَلَّ اَسَیۡدَہٗ جِسْمَ غَرِیۡمَہٗ کا تہیہ کیا اور  
 کو بھی ساتھ اپنے بچلے فرماتے اَمْرَۃً فِی الطَّرِیْقِ وَمَا نَتَّ وَ تَبَّہٗ یَسْنَ  
 صَدِیْقَہٗ دَسُوْلَہٗ لِّلّٰہِ راہ میں مونسہ شتاق زیارت بہت ہمار ہوئی جس کو قافلہ  
 مدینہ کے متصل پہنچا باہر شہر کے خمیرہ برپا کئے وہ سیار ناگاہ دوستدار امام مگر گئی اور





وَقَالَ لَهُ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ اَعِذْهُ مِنْ هَذِهِ الْمَرَّةِ اَلْحَسْبُ دَهَا بِسْ اِسْمِ  
 جَوَانِ نَفْسِ كِهَادِ عَلِيكَ اِسْلَامِ اِیْ غُزْرِ اِسْمِ اِسْمِ مَوْتِ كِی رُوحِ كُو مَن كِی طَرَفِ  
 اِسْمِ اِیْرِه كُو زَنَدِه كِر بَسْتِ كِه اِیْرِه مَوْتِ هِم اِیْبِت كِی شَتَا قِ دِیَارِت مَوْرَدِ  
 آئی مَوْرَانِی قَدْ سَا لَتْ دَقَانِ كِی بَقِیْرَه اَلْاَلَمِیْنَ سَنَةِ اُخْرَى قَدْ مَحْشِنَا حَیْوةَ  
 طَبِیئَةِ اَلْقَدَرِ اَلْیَنَارِ اَثَرُهُ لَنَا اِنْ اَلْزَاوَرِ عَلَیْنَا حَوْثُ فَاِجِبْ اَسْمِ  
 مَن كِی بَرُور دِگَارِ سَه سَوَالِ كِیَا اِیْرِه كُو اِسْمِ مَوْتِ زَارِه كُو تِسْ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 عَمْرِ زَاوَرِ اِیْرِه مَوْرَدِ حَیَاتِ طَبِیئَةِ مَحْشَرِ زَنَدِگَانِی كِیَا اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 كِه هِم اِیْبِت كِی طَرَفِ آئی هِم بَمَارِی زَارِه كِه اِیْرِه هِم بَسْتِ كِه زَارِه كَا حَقِ مَكْلُودِ  
 كِر نَادِ اِجِبْ هِم زَارِ اِسْمِ اِحْسَانِ كِر نَاضِرِ دِیَارِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 دُورِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 زَارِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 دُورِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 آتِی هِم دُورِ دُورِ سَه زَوَارِ سَوِگَرِ  
 زَارِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 دُورِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 رُوحِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 جَوِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 زَارِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 دَاسْتِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 دَاسْتِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 دَاسْتِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ

وَقَالَ لَهُ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ اَعِذْهُ مِنْ هَذِهِ الْمَرَّةِ اَلْحَسْبُ دَهَا بِسْ اِسْمِ  
 جَوَانِ نَفْسِ كِهَادِ عَلِيكَ اِسْلَامِ اِیْ غُزْرِ اِسْمِ اِسْمِ مَوْتِ كِی رُوحِ كُو مَن كِی طَرَفِ  
 اِسْمِ اِیْرِه كُو زَنَدِه كِر بَسْتِ كِه اِیْرِه مَوْتِ هِم اِیْبِت كِی شَتَا قِ دِیَارِت مَوْرَدِ  
 آئی مَوْرَانِی قَدْ سَا لَتْ دَقَانِ كِی بَقِیْرَه اَلْاَلَمِیْنَ سَنَةِ اُخْرَى قَدْ مَحْشِنَا حَیْوةَ  
 طَبِیئَةِ اَلْقَدَرِ اَلْیَنَارِ اَثَرُهُ لَنَا اِنْ اَلْزَاوَرِ عَلَیْنَا حَوْثُ فَاِجِبْ اَسْمِ  
 مَن كِی بَرُور دِگَارِ سَه سَوَالِ كِیَا اِیْرِه كُو اِسْمِ مَوْتِ زَارِه كُو تِسْ اِسْمِ اِسْمِ  
 عَمْرِ زَاوَرِ اِیْرِه مَوْرَدِ حَیَاتِ طَبِیئَةِ مَحْشَرِ زَنَدِگَانِی كِیَا اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 كِه هِم اِیْبِت كِی طَرَفِ آئی هِم بَمَارِی زَارِه كِه اِیْرِه هِم بَسْتِ كِه زَارِه كَا حَقِ مَكْلُودِ  
 كِر نَادِ اِجِبْ هِم زَارِ اِسْمِ اِحْسَانِ كِر نَاضِرِ دِیَارِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 دُورِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 زَارِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 دُورِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 آتِی هِم دُورِ دُورِ سَه زَوَارِ سَوِگَرِ  
 زَارِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 دُورِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 رُوحِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 جَوِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 زَارِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 دَاسْتِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 دَاسْتِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ  
 دَاسْتِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ اِسْمِ







علی اکبر ز جات جری کہا کہ صد زین کے گری اور امام حسین العابدین یا قیدین گرفتار  
ہو کر تو ان تک خستہ دار ہو کر ہر خانہ آبدار تہاں آلیہ پاؤں نہ ہو دار تہاں نہ دشن تیر  
تہاں ہر کلمہ تحفہ ختم شمشیر تہاں حال جب تہاں دلوں شہید کر دلوں دگر پاشوق  
ہو کر درود پر صلوٰۃ اللہ علیٰ الحسنین و اہلبیتہ و اصحابہ کہ فریاد کو  
زاری کر و حسرت شہد کے قاتل کے جنگ جہل کا خیال تو تیرا کرو و لکنہ اللہ  
تعالیٰ قتلہ الحسنین و اصحابہ لغزہ مار کر خون جگر چشمہ جاری کر و اہلبیت عظمین  
گریہ و بکا کرتے رہو چنانچہ معنوں بہت شہور کر کہ امام زین العابدین ایک رات  
عبادت میں عبادت معبود شام سے صبح تک بیدار تھے طاعت الہی میں کمر بند تھے  
اور ایک مرد اوس جگہ شام سے صبح تک سوتا رہا ایک مرتبہ اوسکی آنکھ کھلی پانی بکری  
حسین کے یاد میں تھوڑے دیر تو مارا اوس حال وقت میں صلوٰۃ اللہ علی  
الحسنین و اہلبیتہ و اصحابہ لکنہ اللہ علی قتلہ الحسنین و اصحابہ چار  
ہو العبدان خواب پر اوس جوان پر طاری ہوا صبح کو اوس مرد امام سے بجا آواز  
ہو کر حضرت کہہ کیا امام آپ تمام شب عبادت الہی میں بیدار اور ہم مرد کی طرح بیکار  
حضرت رو اور فرمایا کہ آیا تو عبادت اس رات کی سیرت عبادت سے بدلتا رہو مگر وہ نہیں  
بہیندہ ہونیکا محجوب ہو کر رونے لگا عرض کی یا امام میں نے کب عبادت کی رات بہر  
نواب بہت کی حضرت فرمایا بچوان تو نے پانی بکریہ آواز جو بھیجی اور حسین علیہ السلام  
یاد کی بہت کی قاتل پر ہزاروں سیر اور برسیا بزم زہدہ کا چھایا آنکھ و اشک گاتہ  
برسیا یہ عبادت آپ کی افضل ہے سیر کر کے و سجدہ ساری رات کی خضوع و خشوع قیام و  
سے اذکار و عبادت و سیر رباعی اسی اہل عوام اور فریاد کر دے اس مجلس تعزیت کو  
آباد کر دے پانی نہیں منع جگہ پیاس ہوئے پر تشنگی حسین بھی یاد کر دے دینی آگاہ

یہی ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے عبادت الہی میں کمر بند رہا اور ہم مرد کی طرح بیکار نہ رہے  
حضرت فرمایا کہ آیا تو عبادت اس رات کی سیرت عبادت سے بدلتا رہو مگر وہ نہیں  
بہیندہ ہونیکا محجوب ہو کر رونے لگا عرض کی یا امام میں نے کب عبادت کی رات بہر  
نواب بہت کی حضرت فرمایا بچوان تو نے پانی بکریہ آواز جو بھیجی اور حسین علیہ السلام  
یاد کی بہت کی قاتل پر ہزاروں سیر اور برسیا بزم زہدہ کا چھایا آنکھ و اشک گاتہ  
برسیا یہ عبادت آپ کی افضل ہے سیر کر کے و سجدہ ساری رات کی خضوع و خشوع قیام و  
سے اذکار و عبادت و سیر رباعی اسی اہل عوام اور فریاد کر دے اس مجلس تعزیت کو  
آباد کر دے پانی نہیں منع جگہ پیاس ہوئے پر تشنگی حسین بھی یاد کر دے دینی آگاہ



کھا تھی قصہ تھا و قالوا ما هذا البكاء والعويل البیت نے جاننا کہ وہ اب میں لگی  
گو میں لیا پیار کیا تجھ تک سلا تھی وہ معصومہ خزانہ زردہ اور یہی بھاری  
کرنے لگی چھین مار مار کر لاری کرنے لگی تب اس پر جھنے لگی ایسے ٹیٹے سے جبار  
اتنی مالہ و فریاد کیوں کرتی ہو کیا ہوا کیوں روتی ہو فقالت انونی بوالدی و فریاد  
ایسے و مہجہ فرادی اس بیتاب کے کہا میں اپنی بابا جان کو چاہتی ہوں کہ میرے  
میں کولہ و مجھے انکی جہانی سے لگاؤ وہ سو پر نوردیکھا تو میری آنکھیں اب کج حال  
دشمن کو میری آنکھوں کا نور اس گہر سے ڈھونڈ کر پیدا کر دے و میری دل کا پڑا  
اور میں نے اپنی بابا جان کو ابھی اس گہر میں لکھا ہے اب چاروں طرف کہتی ہوں  
نہیں پائی ہوں خدا کو اسے چراغ جلاؤ اگر بابا جان روئے ہوں نہیں کرو صدیر  
بابا کو مجھے ملاؤ فلما جمعوا ہذا ذات حزننا و البیت نبوی ہزار ہزار پر  
اوسن وان کو بہرے تھے چپ نہوتی تھی وہ صطر ہرگز نہ سوتی تھی اب جان کوئی  
تھی بلک بلک کر ایک لکڑی روتی تھی نعظم دلائع علی اهل البیت فضجول  
بالکاء والعويل وجدد والا حزان و لطم الخدود وحشا الثواب علی  
رؤسهم و فشا السعود و اقام الصياح و غرادر و اوسن وان تین برس کے لکڑی  
باب کی تلاش میں ایسی بھاری کی کہ البیت کا دل اٹھایا کیون نے جوش کیا جبر  
سایت رہی آنکھوں سے اشک کی ندی بھی فریاد وادیا کرنے لگی نالہ و آہ آسمان کے بار  
گزنے لگے اتم حسین نظام کا تازہ ہوا قیامت کا آوازہ ہوا سچے لکڑی تھی رخساروں پر  
طلابخ مارتی تھی ال پریشان کی تھی مٹی چروں پر لاتی تھی چاک گریبان کی تھی  
کاسا سنگاسہ تھا اتم کولہم تہا زور و فریاد کا شور و حاجب امیں کی چلاتی تھی زمین کی  
آسمان تھرتھرتا رہا تہا زمین میں چٹختی تھی اور یہ لوحہ سوز غم سے پڑھارتی تھی

خواب کینہ در قید خانہ دمشق  
طبرستان  
کھا تھی قصہ تھا و قالوا ما هذا البكاء والعويل البیت نے جاننا کہ وہ اب میں لگی  
گو میں لیا پیار کیا تجھ تک سلا تھی وہ معصومہ خزانہ زردہ اور یہی بھاری  
کرنے لگی چھین مار مار کر لاری کرنے لگی تب اس پر جھنے لگی ایسے ٹیٹے سے جبار  
اتنی مالہ و فریاد کیوں کرتی ہو کیا ہوا کیوں روتی ہو فقالت انونی بوالدی و فریاد  
ایسے و مہجہ فرادی اس بیتاب کے کہا میں اپنی بابا جان کو چاہتی ہوں کہ میرے  
میں کولہ و مجھے انکی جہانی سے لگاؤ وہ سو پر نوردیکھا تو میری آنکھیں اب کج حال  
دشمن کو میری آنکھوں کا نور اس گہر سے ڈھونڈ کر پیدا کر دے و میری دل کا پڑا  
اور میں نے اپنی بابا جان کو ابھی اس گہر میں لکھا ہے اب چاروں طرف کہتی ہوں  
نہیں پائی ہوں خدا کو اسے چراغ جلاؤ اگر بابا جان روئے ہوں نہیں کرو صدیر  
بابا کو مجھے ملاؤ فلما جمعوا ہذا ذات حزننا و البیت نبوی ہزار ہزار پر  
اوسن وان کو بہرے تھے چپ نہوتی تھی وہ صطر ہرگز نہ سوتی تھی اب جان کوئی  
تھی بلک بلک کر ایک لکڑی روتی تھی نعظم دلائع علی اهل البیت فضجول  
بالکاء والعويل وجدد والا حزان و لطم الخدود وحشا الثواب علی  
رؤسهم و فشا السعود و اقام الصياح و غرادر و اوسن وان تین برس کے لکڑی  
باب کی تلاش میں ایسی بھاری کی کہ البیت کا دل اٹھایا کیون نے جوش کیا جبر  
سایت رہی آنکھوں سے اشک کی ندی بھی فریاد وادیا کرنے لگی نالہ و آہ آسمان کے بار  
گزنے لگے اتم حسین نظام کا تازہ ہوا قیامت کا آوازہ ہوا سچے لکڑی تھی رخساروں پر  
طلابخ مارتی تھی ال پریشان کی تھی مٹی چروں پر لاتی تھی چاک گریبان کی تھی  
کاسا سنگاسہ تھا اتم کولہم تہا زور و فریاد کا شور و حاجب امیں کی چلاتی تھی زمین کی  
آسمان تھرتھرتا رہا تہا زمین میں چٹختی تھی اور یہ لوحہ سوز غم سے پڑھارتی تھی

فَتَمَعَّ سَيِّدُ خُجَّتِهِمْ وَبُكَاهُفَهُ فَقَالَ مَا الْحَبْرُ إِلَّا اِبْلَاقُ اِلَهِيَّةٍ لَمْ يَلَيْسَتْ كِي شَيْئُونَ  
 آوازِ شکر ایک عالمِ بقیار ہوا ناگاہ یزید لعین خواب سے بیدار ہوا ظالم کو فریاد  
 زاری کا غل بہت ناگوار ہوا اپنی خادوں سے پوچھا کہ کیا خبر ہے لینا شور ہے  
 یہ سینہ زنی کہاں ہوتی ہے خبر تو لو کہ دریت محمد رونی ہے قالوا اِنَّ مَثَبَ الْحُسَيْنِ  
 فَاطِمَةُ الصَّغْرَى اَنْتِ اَبَاهَا بَنُو مَعَاذِ نَبْتِكَ فَهِيَ تَطْلُبُهُ وَتَصْنَعُهُ  
 خبردار دن تے کہا اے میر حسین کی ایک بیٹی ہے جو بہت صغیر فاطمہ صغیر نام لقمہ  
 سکینے کا کام ہے اس نے خواب میں اپنے بابا کا جمال دیکھا ہے حسین کو لو میں لال  
 دیکھا ہے تیری ہی اے چلائی اے دیر سے ہٹ کر رہی ہے کہ یہ بابا کو مجھے ملا

یاسید مظلوم سگینہ کی خبر لو  
یا شاہ کسی طرح بھلتی نہیں نادان  
اس دروسے روتی ہے کہ ہم سکھ روٹا  
مرتی ہے تڑپتی ہے تمہاری لیے شاہ  
اعجاز سے شتاق کو دیدار دکھاؤ  
ہرگز نہیں جینی کی یہ دم توڑ رہی ہے  
مہربین آتی نہیں کچھ روتی ہے زینب  
ہم لوگ عزادار ہیں خادم ہیں شاہ  
کیا خواب میں دیکھا ہے جو روتی ہے یہ  
باجھون سے جگر پکڑے ہو کر لوٹ رہی ہے  
باجھون سے جگر پکڑے ہو کر لوٹ رہی ہے  
مکہ و رحم کہ ہے نزع کا عالم

[illegible]

حاج اوی صغیرا شیر کاہلم



تھے، جمال پر کار کیا نہ دو اکیلے کہ میں باپ کو دھونڈھتی ہو دیواروں سے  
سکڑ کر آتی تھیں، اسکی بقیاری دیکھ دیکھا المیہ شہنشاہین کرتے ہیں  
وحسین و حسین کرتے ہیں فَلَمَّا سَمِعَ بِرِزْدِیْكَ قَالَ قَوْلًا لِّأُنْثٰی  
وَحَلَّوْا بِیْ بِیْہَا لِنَظَرٍ اَلَیْہِ وَتَشَبَّہَ بِہِ رَاوِی کہتا ہے کہ جب یزید رو سیاہ نے  
یہ ماجرا سنا کہ جلد سر اسکر باپ کا لجاؤ شمع جلادو حسین کا سر اس سے دیکھاؤ  
پیر سے اس غمناک کو ملاؤ اور شاد کرو اینر باپ کا رو نورانی دیکھی حسین کے  
درخشندہ پیشانی دیکھی یتیم کے دل کی تسلی ہو چکا وَالْاَیْمٰنُ الشَّیْءُ لَیْبًا  
الْغَیْثُ اَعْنَدُوْا قَالَ مَا هٰذَا الْاَیْمٰنُ خَادِمٌ یَزِیْدٌ اَبَا جَارِکَی شَعْلِیْنِ جَلَا  
ہوئے المیہ کی اتم خانہ میں آئے اور سر جناب سید مظلوم کا اینر ساتھ  
لائے امام زادہ سے کہتے حسین اکبر کچا را اور ایک سونے کا طشت بافتح کے  
رومال سے ڈھانکا ہوا سر پر سے اوتار کے وہ طشت شہزادے کے سامنے  
رکھ دیا رومال اوپر سے کھینچ لیا معصوم ڈر گئی اور کانپنے لگی اور پوچھا کہ  
یہ سر امیر مجاہد ابو اس غریب کا ہے میرے پاس کیوں لائے ہو خدا کے واسطے  
رومال ڈال دو جلد ہی میرے آگے سے اٹھنا میرا دل کر دھتا ہے کلچہ کر کر  
ہوتا ہو فَبَیْہَا اَلَا اَنْتَ اَوَّلُ الْاَنْبِیَآءِ لَرُکُوْنِ فِیْہَا اِنِّیْ اَنْتَ مَحْصُوْمٌ مَا دَانَ غُوْرَہِ  
دیکھا پہچان یہ میرے ابا جان کا سر ہے حسین کا چہرہ اہو سے عرا ہے جسکے  
فراق میں تو دلگیر ہے یہ وہی تصویر ہے یہ منکر سکنیہ طشت کی پاس آئی جب  
جھک کر نگاہ کی پاس میرے ابا اکبر ایک آہ کی ٹھہر پڑا بچے مارنے لگی ابا جان  
اکبر کچا رنے لگی فَوَقَّعَتْہَا مِنَ الطَّشْتِ حَاضِیَۃٌ لَہِ سَجْدَہِ لَمَّا دَانَ دُوْا ہُوْرَہِ  
سر طشت میں سے اٹھایا اپنی گود میں لیکر کلچہ سے لگایا ایسا روئی کہ شگہ کو









اب قید میں ماتم تیرا دن ات کر نیے  
 زندان میں تو ہم رو تھے دروازہ کا  
 کہتے ہیں اندھیرے میں جو کچھ تھے نہ لانا  
 کہتے تھے بنت کہ ذرا کھول دو در کو  
 ہم اوسکو چھڑ گئے تھے یہ کہتی نہیں کہ  
 افسوس صد افسوس یہ ہنکو نہ خبر تھی  
 افسوس صد افسوس تیرے دلکش کی  
 ہر لغز یہ خانہ ہمیں زندان سکینہ  
 روتے ہیں تیرے واسطے دربان سکینہ  
 دروازہ کھل آتے تھی ہر آن سکینہ  
 اسے لوگو اندھیرے سے ہر چہر آن سکینہ  
 یہ در نہ کھلیگا کسی عنوان سکینہ  
 اس گہر میں کئی روز ہے مہمان سکینہ  
 ہم تجھ کو چھڑ گئے رات ہر آن سکینہ

وکل من حصۃ من اهل دمشق کم فی ذلک الیوم الا بالہ و بالک  
 راوی کہتا ہے کہ جو مخالف دمشق کے باشندہ تھے جنازہ پر اوس قسم کے  
 حاضر تھے کیا عورت کیا مرد سب زار زار روتے تھے انا لله وانا الیہ راجعون  
 وصلى الله على محمد وآلہ الطیبین وکفتم الله علی علیہم وعلانیہ خاتمہ

عزا داروں پہ ہنگام چکا ہے  
 ہوے جس روز ظاہر مہدی دین  
 نہو جب تک ظہور اوس لور حق کا  
 کرو حق سے دعا کر کے طہارت  
 سفر کا دے ہمیں سامان یارب  
 شہ کرب بلا کا درد کھاوے  
 ضیغ پاک کے قربان ہووین  
 کبھی ہوں قتل گہر میں گرم ماتم  
 کبھی عباس کے روضہ پہ جاوین  
 ولے ہر درد و غم کی انتہا ہے  
 موالی خوش مخالفت ہونگے غمگین  
 زمانہ ہے غم و درد و قساق کا  
 کہ یارب بکھو حاصل ہو زیارت  
 دکھا دے قتل کا میدان یارب  
 طلافی قبۃ سرور دکھا دے  
 حسنا و حسنا کیلے رووین  
 کبھی ہوں خمیہ گہر میں پیٹتے ہم  
 کبھی مرقہ پڑھ کے گل چڑھاوین

خاتون  
 دو سہرے عجب  
 کرو حق سے دعا  
 ہے وقت دعا  
 یارب ہو ظہور  
 یارب ہو نور  
 خاتون  
 یارب ہو ام  
 باشکست نشان  
 مہدی کا ہو  
 سعد و سید  
 ادا ہے  
 کہ سیدین  
 حاضر ہیں  
 مشغول ہیں  
 محلات



کمین پیکر حسینہ کا پائے	تیرے قربان اے احمد کاجانی
سبیل آب بہرہ کے حرم میں	بکارین غرق ہو کر بحر غم میں
بیوپا سوتبرک گر طلب ہے	کہ یہ نذر حسین تشنہ لب ہے
فصیح ناتوان کو بار الہا	دو بارہ آرزو ہے بادشاہا
ہے اس ابد میں سولہ برس سے	نہ باز آویگا ہرگز اس ہوس سے
مشرف کر اسے بھی نیم جان ہے	حسین ابن علی کا مہج خان ہے

### فاتحہ دعائیہ بعد مجلس

یار بخت مصطفیٰ یارب بجاہ مرتضیٰ	یار بزرگ ہر او حسن یارب بشاہ کونیا
بار الہا جو ہیں عالم میں عواد اور ہیں	مہج خان مرثیہ گو واکر و داروین
دوستداران محبان امام مظلوم	تیرے رحمت کی ہنوں دو نوجہان میں
ہنوں محبوبش محتاج نہ بیمار و علیل	او نکاہر حال میں نہ بار خدا یا کفیل
جولا ولد ہیں خداوند او کو دی فروند	طویل عمر ہوں مومن ہوں سعادت
جو جو بہت مشتاق ہیں بکوزیارت ہوں	ہوں سست طبع اور حج کر بن شہرہ ہی ہو
آمرزش اموات ہوں زندوں کو در طول حیات	زاید ہوں عورت آبرو ہو عہد و پیمان کو شہادت
محتاج دست رکھ دے غنایا دست رکھ دے شفا	ہوں یونان و ایران دا محبوب ہوں جاوین
پڑھ کر درود فاتحہ آمین کہو معمول ہے	دہری اجابت کا گھلا سکی دعا بقول

### نوحہ جناب زینب برای حضرت عباس

زینب یہ بیان کرتی تھی بادیدہ خونبار	اے بجائی علمدار
مٹ مٹ گئے میرے دینے کو شیر ہے تیار	اے بجائی علمدار
سے بکھو یقین گہر ہوا ویران علی کا	مر جا یگا شہیر

حاجات دعا کر دینی کار  
برآؤں جو ہوں درو طلب  
مگر کہ تقرب داروں پر بار  
شما نازل ہو باروں پر بار  
آسی عقدہ محتاجوں کا واکر  
خدا کا غیب سے دولت عطا کر  
محبوب ہوں قیصر سے آزاد  
محتاجوں کو کس غنی و آباد  
محتاجوں کو کسے کھانا کمال  
بجاریوں کو بوجہ حاجت  
مغفرت و عفو کے تقرب دار  
مغفرت ہوں حاجیان و دار  
مغفرت ہوں سبکدوش غفار  
مان باب کو سب کو سب کو  
فرزندوں کو فاتحہ پڑھ  
دعا کا خاتمہ ہے فاتحہ پڑھ  
کہ شکر خدا اچھا پڑھ  
تلاوت

Checked  
1987

58

بن آچکے جینے کا نہیں سید ہزار  
تم مر گئے بانی کے لیے رب دیا  
سر بیٹتی ہے آپ کی وہ نشانی  
ہے مردنی چہرے یہ تڑپتی اور تڑپتی  
فرقت میں تمہارے وہ نہیں چہرے کی نہا  
کتنی ہر جگہ کوئی دریا سے چٹا کو  
واللہ سکینہ کو نہیں بانی کی نگار  
شہیر گئے لاشہ عباس چہ دم  
کتنی تھی کہ ہم ہو گئے ایکسین لاچا  
اس وقت کمر لڑے گئی سبط بنی کی  
تم مر گئے سجائی کا نہیں کوئی مدگار  
اکبر کے سوا کون ہر اب پاس ہمار  
سو مرنے یہ تیار ہوا اکبر جگر افکار  
اسے سجائی علدار  
روتی ہے سکاینہ  
اسے سجائی علدار  
ایں اچھی ہے آب  
اسے سجائی علدار  
میں پیاسی رہو گی  
اسے سجائی علدار  
دل چھٹ گیا غم سے  
اسے سجائی علدار  
بیکس ہوا شہیر  
اسے سجائی علدار  
جو سر کو لٹا دے  
اسے سجائی علدار

محبان حیدر کرار و دوستان البیت اطہار سے توقع ہے کہ کتب مطبع ہذا کے خریداری فرما دین تاکہ مدد و اعانتہ مطبع کی جو حاصل سن مطبع میں کتب قیمتی مذہب امامیہ مطبع ہو اگر تے میں اور بفضلہ ہر قسم کا ذخیرہ کتب کا بیان سوچو دے اگر نہ نام را رقم تحریر یا رسال فراموش مال کتبغایت روانہ ہوگا۔

مرزا محمد علی مالک مطبع حنفی کنجاہ بدکنہ





